toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکمَۃً وَّاِ[illegible] ... یٰانِ لَسِحرًا

مصداق ایں کلام برکت نظام ایں منظ[illegible] ... ں از شعر مولائے

روم رحمۃ اللہ عل[illegible]

سِرِّ پنہاں [illegible]ت اندر

زیر و بم

فاش [illegible] ... [illegible]یم جہاں برہم زانم

[illegible] ... حکیم الامت زبدۃ العارفین حضرت مولانا

شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم

مع ترجمۂ منظوم

ترانۂ غم

از نتائج فکر وقاد جناب قاضی عبد الصمد صاحب کانپوری مدرس فارسی

گورنمنٹ ہائی اسکول سلمہم اللہ تعالے

بحسن انتظام احقر محمد عثمان غفر لہ المنان مدیر و ناشر رسالہ الہادی کو سالم الاقبا

از کتب خانہ اشرفیہ زیر جامع مسجد دہلی شائع گردید

toobaa-elibrary.blogspot.com

... راولپنڈی

مثنوی زیر و بَم (فارسی)

از:

حکیم الامت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ

اردو ترجمہ منظوم: ترانۂ غم

از: قاضی عبدالصمد کانپوری

بشکریہ: مشفق و محسن مفتی محمد امجد حسین صاحب

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعتذار از ین بندۂ خاکسار

بعد الحمد و التحیۃ لحقیقہما و الصلوٰۃ و السلام علی لیقہما ہمی گوید گرفتار
درد و نالہ نادان ہشتدہ سالہ خاکپائے درویشاں و گرد راہ عشق کیشاں
در زاویہ خمول افتادہ و سر بزانوئے گمنامی نہادہ الفقیر الی اللہ الغنی العاجز
اشرف علی غفر الغفار ذنوبہ و ستر الستار عیوبہ کہ ایں لالہائے چند
بر انگیختم از سوز نہانی و ایں سوز ہا بیروں افگندم از درد پنہانی ہر چہ
در دلم ریختند ریختم و بیختند بیختم نہ از قافیہ آگاہم نہ از ردیف اطلاعم
نہ از روئے خبرے نہ از وزن بنائے نہ عروض دانم نہ تقطیع خوانم
نہ اعتراضے بر من رود نہ سوالے بر من شود کہ مدعی نیم اعتراف
بقصور می کنم نہ مایہ دارم نہ بضاعتے نہ سودے نہ تجارتے از
بے زر آید چہ سازو از بے پر چہ پرواز پر و بال شکستہ ام و از بند
اعتراض و جواب رستہ ام۔ والسلام فقط محررہ ۱۲۹۸ھ
اشرف علی عفی عنہ

(مشورہ) ترجمہ زیر و بم صفحہ ۴ … سطر ۱۲ میں مصرعہ اس طرح ہے ع عشق سے عاشق تک ہے بام
چونکہ بعض مقامات پر ایسا محاورہ مستعمل نہیں ایسے لوگ بجائے اس کے یوں کر لیں ع
عشق عاشق کو بڑھائے فوق عرش ۱۲ محشی

اثرے

سلہ زیرا کہ ہنگام تصنیف این مثنوی عمر جناب ممدوح ہیزدہ سال بود و درین زمان بقصبہ دیوبند ضلع سہارنپور بتحصیل علوم عربیہ مشغول بودند ۱۲ محمد یعقوب الہ آبادی۔ ۲ قال تعالیٰ واللہ الغنی وانتم الفقراء ۱۲ محمد یعقوب عفی عنہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ

اے مرادِ عاشقان و طالبان — وے مرام جاں فدا سازندگاں
عاشقوں اور خواستگاروں کے مراد — جاں فدا اور جاں نثاروں کے مراد

اے ہمہ عشاق را مطلب توئی — طالباں را ملت و مذہب توئی
جملگی عشاق کا مطلب ہے تو — طالبوں کا دین اور مذہب ہے تو

اے توئی عشاق را مطلوبِ اصلی — خویش را گشتہ بتو جویند وصل
توہی ہے عشاق کا مطلوب اصل — میٹ کر اپنے کو تیرا ڈھونڈھیں وصل

در رہِ جاناں نثارِ جاں کنند — خان و مانِ خویش را قرباں کنند
راہ میں دلبر کے جاں قرباں کریں — اور فدا اپنا وہ خان و ماں کریں

نے خبردارند از فرزند و زن — نے خبر از غیر و نے از خویشتن
بیوی بچوں سے نہیں اصلا خبر — اپنوں غیروں سے نہیں ہیں باخبر

اے توئی مقصود و جملہ قاصداں — وے توئی معبود و جملہ عابداں
توہی ہے مقصود و سب ہیں قاصدین — توہی ہے معبود و سب ہیں عابدین

اے بہ پیشِ تو ہمہ سجدہ نما — ہم زمین و ہم جبال و ہم سما
سامنے تیرے ہیں سب سجدہ کناں — کیا پہاڑ اور کیا زمین و آسماں

کردہٗ موجود ہر معدوم را — دادہٗ مطلوب ہر محروم را
کردیا موجود ہر معدوم کو — دیدیا مطلوب ہر محروم کو

مثنوی ہذا از بحر رمل مسدس محذوف است کہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلن باشد و گاہے مقصور آید یعنی بجائے فاعلن فاعلات می شود ۱۲ محمد یعقوب عفی عنہ سلہ قال اللہ تعالیٰ۔ الم تران اللہ یسجد لہ من فی السمٰوٰت ومن فی الارض والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

میرسانی تا بجود عشاق را — می نمائی نور خود مشتاق را
اپنے تک پہنچاتا ہے عشاق کو — ہے دکھاتا راہ تو مشتاق کو

عابداں را لائق طاعت توئی — عاصیاں را واسع الرحمت توئی
عابدوں کو لائق طاعت ہے تو — عاصیوں کو واسع الرحمت ہے تو

ہر کہ قدر شبر آید سوے تو[1] — یک ذراع آئی ز رحمت سوئے او
جو بڑھے بالشت بھر تیری طرف — ہاتھ بھر بڑھتا ہے تو اس کی طرف

یک ذراع آید کسے گر جانبت — قدر باعے میروی از رحمتت
تیری جانب گر چلے وہ اک ذراع — اپنی رحمت سے چلے تو ایک باع

وانکہ آید مشی کردہ سوئے تو — سعی بنمائی ز رحمت سوئے او
آوے چل کر گر کوئی تیری طرف — دوڑ کر آتا ہے تو اس کی طرف

ایں چہ احسان ست از تو ای خدا — بر چنیں الطاف تو گردم فدا
کیا ہی ہے احسان تیرا اے خدا — ایسے لطفوں پر ترے ہو میں فدا

دادہ مارا ز منت عشق خویش — ہادی ایں رہ فرستادی بہ پیش
فضل سے ہے ہمکو عشق اپنا دیا — بھیجا ہے اس راہ کا اک رہنما

نام آں ہادی محمد احمد ست — اکرم و طٰہٰ و یٰسین امجد ست
ہیں محمد اور احمد اُن کے نام — طٰہٰ، یٰسین، اکرم، امجد انکے نام

ہادی و مہدی و نور ست و کریم — برد مارا سوئے محبوب قدیم
مہدی و ہادی و نور ہیں اور کریم — لے چلے ہمکو سوئے ربِّ قدیم

گمرہان و غاویاں را رہنما ست — دستگیر بیکسانِ بینوا ست
بھولے بھٹکوں کو لئے ہیں رہنما — دستگیر بیکسان و بے نوا

ہر کہ دستِ خویش در دستش نہاد[2] — فَوقَ اَیدِیھِم یدُ ربّ العباد
ہاتھ میں اُن کے دیا ہے جسنے ہاتھ — ہاتھ پر اللہ کا ہے اسکے ہاتھ

[1] و آں حدیث قدسی است من تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا و من تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا و من اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ الحدیث ۱۲ منہ
[2] یعنی ہر دست او شاں دست پروردگار بندگانست اشارہ است بآیۂ کریمہ ید اللہ فوق ایدیہم ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قد غفر ما تقدم من ذنبہٖ
بھول چوک اُن کی خدا نے بخشدی
با ہمہ ایں وعدہائے صادقہ
باوجود ان سچے وعدوں کے مدام
در خبر گفتہ علیٰ قلبی یغان
ہے یہ فرمان دلیہ آفتاب حجاب
ذوق عشق ایں عیست گر ایں گو کہ چیست
کیفِ عشق ہے یہ نہیں پس کیا ہے جی
نبع عشقِ الٰہی احمد ست
عشق مولے کے ہیں سر چشمہ یہی
عشق فوارہ صفت جوشاں ازو
عشق فوارہ سا اُن سے جوش میں
ہر کہ زاں سرچشمہ جامے نوش کرد
جسنے اُس چشمہ سے ایک پیالہ پیا
وانکہ ماندہ دور زاں عین الحیات
جو کہ اُس سرچشمہ سے محروم ہے
قلب کس از عشق و حب خالی مباد
عشق و حُب سے دل کو تو خالی نکر
عشق کو رے ہست زانوار خدا
عشق ہے اک نور احد انوار سے

قد عفا ما اخّر من زلّۃٍ
خواہ اگلی خواہ پچھلی ہوں سبھی
بارہا می کرد توبہ از گنہ
توبہ کرتے رہتے وہ خیر الانام
ایں چنیں قول و مراتب آنچناں
قول ہے یہ اور مراتب بے حساب
نیست عاشق گر نبی ہیں گو کہ کیست
گر نہیں عاشق کہو کیا ہیں نبی
مخزنِ حبِ خدائی احمد ست
حُبِ مولے کے خزانہ ہیں نبی
عاشقاں تشنہ نمط نوشاں ازو
اُن سے عاشق پیاسے ہیں نوش میں
محو عقل و صبر و ہو ہوش کرد
عقل و صبر و ہوش سب کو تج دیا
ایں حیاتِ اوست بدتر از ممات
گو ہے زندہ گویا وہ معدوم ہے
آنکہ خالی ہست ازوے نیست باد
اس سے جو خالی ہو اوس کو نیست کر
عشق سر ہست ز اسرارِ خدا
عشق ہے اک سرِ صمد اسرار سے

ا۔ یعنی ہر آئندہ معاف کرد گناہ پیشینہ او و زلہ ہائے او [illegible] گناہ [illegible] گفتہ [illegible]

م۔ نبی [illegible] اشارہ است بحدیث انی اتوب الی اللہ الیوم مائۃ مرۃ [illegible]

س۔ اشارہ است بحدیث انہ لیغان علیٰ قلبی پس ایں از عشق بود کہ اگر چیزے ماسوٰی حجاب [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

عشق رمزے از رموزے کُن بگو[1]
کنز مخفی کے اشارے عشق ہیں

اولیاء اللہ حقا عاشقون
سچے عاشق اولیاء اللہ ہیں

عشق فانی ما سوی اللہ را کند
ماسوا کو عشق نے فانی کیا

رمز کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا وا کند
مَنْ علیہا فان اشارہ کر گیا

عشق بربادیِ خان و ماں ہمہ
عشق سے بربادی خان و ماں کی ہے

عشق سوز خانہ و دکاں ہمہ
عشق سے سوزش مکان و دکاں کی ہے

عشق گرداند ازین و آں غنی
عشق کردے اس سے اور اُس سے غنی

روح و قالب را بہ بخشد روشنی
روح اور قالب کو بخشے روشنی

عشق می سازد زمال و جاں جدا
عشق جان و مال سے کردے جدا

عاشقاں را نیست مطلب جُز خدا
عاشقوں کا اصل مقصد ہے خدا

عشق عاشق را بردبالائے عرش
عشق سے عاشق تلے ہے بام عرش

کم نماید از زمین قالین و فرش
کم زمیں سے ہے اُنھیں قالین و فرش

عشق عاشق را کند زار و نزار
عشق عاشق کو کرے زار و نزار

عشق عاشق را کند رُسوا و خوار
عشق عاشق کو کرے رسوا و خوار

عشق طالب را کند با حق قریب
عشق عاشق کو کرے ربّ سے قریب

عاشقاں را می رساند تا حبیب
عشق سے عاشق کو ملجائے حبیب

عشق تمیز و خرد را گم کند
عشق تمیز و خرد کو گم کرے

عقل و ہوش و صبر را برہم زند
عقل و ہوش و صبر کو برہم کرے

عشق چوں در قلبِ عاشق جا کند
عشق جب عاشق کے دل میں جا بسے

ہر چہ جُز یار ست بیروں افگند
ماسوائے یار کو باہر کرے

عشق گم سازد ہمہ جزوی حواس
عشق گم کرتا ہے سب جزئی حواس

میفزاید حسِّ کُلّی بے قیاس
حسِّ کلی کو بڑھا دے بے قیاس

[1] یعنی ایجاد و اشارہ بقول کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف الخ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عشق آب ست و تیمم غیر او   آب چوں آمد تیمم خاست زو

عشق پانی اور تیمم ماورا   پانی جب آیا تیمم چل دیا

عشق مستغنی کند از دو جہاں   عشق عاشق را برد تا لا مکاں

عشق سے عاشق غنی کون و مکاں   عشق عاشق کو دکھائے لامکان

عشق سازد زرد روئے عاشقاں   ہم کند ژولیدہ موئے عاشقاں

عشق کر دے عاشقوں کے زرد گال   اور سدا عاشق کے رکھے بکھرے بال

عشق معشوق ست مر عشّاق را   من لہوب العشق ہم قالوا بلےٰ[1]

عشق ہی معشوق ہے عشاق کا   عشق کی سوزش سے چیخ اُٹھے بلےٰ

من لہوب العشق شوق الشائقین   من لہوب العشق ذوق الذائقین

عشق کی سوزش ہے شوق شائقین   عشق کی سوزش ہے ذوق ذائقین

من لہوب العشق سیر الواصلین   من لہوب العشق طیر الکاملین

عشق کی سوزش سے پہونچیں واصلین   عشق کی سوزش سے جائیں کاملین

عشق صادق را و لے کردم بیاں (دلیر)   آنکہ باشد پاکباز آں راں نشاں (دلیر) ۵

عشق صادق کا کیا میں نے بیاں   جو کہ ہے بس پاک لوگوں کا نشاں

وانچہ کاذب ہست آں فسق ست و ضیق   نسبتش فرمودہ اند اہلِ طریق

جو کہ کاذب ہے وہ فسق ہے اور ضیق   اوس کی نسبت کہہ گئے اہلِ طریق

ایں نہ عشق ست آنکہ در مردم بود   ایں فساد خوردنِ گندم بود

یہ نہیں ہے عشق جو لوگوں میں ہے   یہ تباہی کھانوں اور غلوں میں ہے

چونکہ صادق ہست گر باشد مجاز   ہم حقیقت را کند دروازہ باز

ہووے گر صادق اگرچہ ہو مجاز   وہ حقیقت کا ہے بس اک سِرّ و راز

[1] اشارہ است بآیۂ کریمہ الست بربکم قالوا بلیٰ یعنی جواب اوشان در روز ازل بہ بلیٰ از سوزش عشق بود و ترجمہ مصاریع عربیہ ایں کہ از سوزشہائے عشق اوشان بلی گفتند و از سوزشہائے عشق شوق شائقین است و از سوزشہائے عشق ذوق ذائقین ست از سوزشہائے عشق سیر اہلِ وصال ست و از سوزشہائے عشق طیر اہلِ کمال است منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

چوں حقیقی گشت حاصل مر ترا
جب حقیقی ہو گیا حاصل تجھے

گر نمایم لذتش را آشکار
اُس کی لذت گر کروں میں آشکار

گر کنم سِرِّ الٰہی آشکار
گر کروں سِرِّ الٰہی آشکار

گر کنم اظہار شوقِ عشق را
عشق کی حالت کروں گر میں بیاں

گر کنم ابراز ذوقِ عشق را
عشق کی لذت کو گر ظاہر کریں

گر کنم اعلان رمزِ عشق را
گر کروں اظہار رمزِ عشق کا ۶

گر کنم رازِ نہانی را بیاں
جو کروں رازِ نہانی کا بیاں

زانکہ کردن فاش رازِ یار را
فاش کرنا یار کے اسرار کا

ہر کہ ظاہر کرد رازِ یار را
جس نے ظاہر راز اوسکا کر دیا

ہر کہ رازِ یار را کرد آشکار
راز اس کا جس نے افشا کر دیا

زیں سبب فرمود آں خیر الانام
اس سبب سے کہتے ہیں خیر البشر

پس چہ گویم لذتِ او باور لے
لطف اوس کا کیا کہوں مخلوق سے

ایں سما و ارض گردد بیقرار
یہ زمین و آسماں ہوں بیقرار

بر کشند اینہاں چو منصورم بدار
مجھکو بھی منصور سی ملجائے دار

خوف دارم لرزد ایں ارض و سما
ڈر ہے تھرائیں زمین و آسماں

ترس دارم کایں جبال فتد ز پا
خوف ہے مجھکو پہاڑ گر پڑیں

در ہمیں ساعت شود محشر بپا
ہو اسی ساعت ابھی محشر بپا

سوختہ گردد ہمہ کام و زباں
تو بھسم ہو جائے سب منھ و زباں

ایں خیانت در امانت بر ملا
ہے امانت میں خیانت بر ملا

گردنِ او از تنش گشتہ جدا
تن سے گردن ہو گئی اوسکے جدا

ماند محروم از مراد اے کامگار
اوس کو مقصد سے رہا حرماں[1]

اِسْتَعِیْنُوْا فِی الْحَوَائِجِ بِالْکِتْمَانِ
تم چھپا کر حاجتیں ڈھونڈھو مگر

[1] ای یاری خواہید در نیاز ہا بہ پوشیدگی اشارہ است بہ حدیث استعینوا علی الحوائج بالکتمان ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہر کہ ظاہر کرد اسرارِ خفی
جسنے ظاہر کردیئے رازِ نہاں

مولوی شیخ محمد تھانوی
تھانہ کے شیخ محمد مولوی

کلکِ نے چوں زیر و بم را فاش کرد
کلک نے نے زیر و بم جب فاش کی

ورکنم[1] خاموشی و دم در کشم
صبر و خاموشی سے گر میں کام لوں

گر کنی محبوس جائے نار را
گر کرے تو آگ کے موقع کو بند

بند گشتم چوں دریں ہر دو بلا
جب میں ان دونوں سے تو نیز آ پھنسا

خوشتر آں باشد کہ سِرِّ دلبراں
ہے یہی بہتر کہ رازِ دلبراں

زیں سبب افسانۂ سازم بیاں
کرتا ہوں اس سے میں اک قصہ بیاں

گرچہ در ظاہر نماید داستاں
گو کہ ظاہر میں ہے یہ اک داستاں

نزدِ غافل نیست اِلّا قصہ
گو کہ غافل کی نظر میں اقصہ ہے

گفت کفار ایں رسول اللہ نیست
بولے کافر یہ رسول اللہ نہیں

پارہ پارہ شد زبانِ آن شقی
اوس شقی کی ہو گئی ٹکڑے زباں

بیں چہ فرمودست اندر مثنوی
کہتے ہیں کیا۔ دیکھ اونکی مثنوی

غیرتِ عشقش زباں دو قاش کرد
عشق غیرت نے زباں بس قاش کی

مغز اندر استخوانہا سوزدم
ہڈیوں کے مغز کو بھی بھون دوں

کنگرہ ہم سقف میسوزد ورا
چھت جلے اور کنگرہ۔ گو ہو بلند

کار بستم قولِ غوثِ روم را
قولِ غوثِ روم میں نے لے لیا

گفتہ آید در حدیثِ دیگراں
دوسرو نپر ڈھال کر کرتو بیاں

نیست افساں گنجِ اسرار است آں
قصہ مت کہہ راز کا گنجینہ جاں

لیک ہست انفع برائے راستاں
سچے لوگوں کو ہے نافع بیگماں

نزدِ عاقل ہست کامل حصہ
پر یہ عاقل کو ہی اعلیٰ حصہ ہے

ہر چہ میخواند مقول اللہ نیست
جو یہ کہتے ہیں مقول اللہ نہیں

[1] ایں حکایت اہلی حال ستکہ ہادعار شاعرانہ بخویش نسبت کردہ ۱۲ منہ مظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذکرِ ابراہیم و اسماعیل ہست
ذکر ابراہیم و اسمٰعیل ہے

ذکرِ موسےٰ ذکرِ فرعون آشکار
آیا فرعون اور موسےٰ کا ہے نام

ذکرِ مور و پشہ و ذکرِ مگس
چیونٹی مکھی اور مچھر کا ہے ذکر

این نہ فہمیدند از کوریِ خویش
وہ نہ اندھے پن سے یہ سمجھے مگر

حق بفرمود این چنینہا را ز بولا
حق نے فرمایا ہے ایسوں کو بُرا

اشرفا بودی کجا رفتی کجا
تھے تم اشرف کس جگہ پہو نچے کہاں

آغاز داستان — ۸

بادشاہے بود در ہندوستان
ہند میں اک شاہ با اقبال تھا

داشت جاہ و مال و افواج و حشم
رکھتا جاہ و مال اور فوج و حشم

یک پسر بودش حسین و بس جمیل
ایک لڑکا اوس کے تھا کیا ہی حسین

بیان خلق

خلق نیکو از خصالِ انبیا ست
نیک خلقی انبیا کا شیوہ ہے

بُرد سبقت بر تمامی انبیا
ہو گئے سالار جملہ انبیا

ذکرِ یوسف ذکرِ اسرائیل ہست
ذکر یوسف اور اسرائیل ہے

در کلام اللہ فسانہ را چہ کار
کیا کلام اللہ میں قصّوں سے کام

جز با فسانہ نباشد ہیچ بس
ہے فقط قصہ کہانی ہی سے فکر

کیں پئے تفہیم ما آورد پیش
بس اُنھیں سمجھانا ہے مقصود تر

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ ہُمْ لَا یَعْقِلُوْن[1]
بہرے گونگے اندھے ہیں اور ناسمجھ

زود باز آ و بیا ساز کُن قصہ را
جلد واپس ہو کرو قصہ بیاں

ملک گیر و مقبل و کشورستان
فاتح و منصور و با اجلال تھا

بود خلقش عدل و انصاف و کرم
عادت اوس کی عدل و انصاف و کرم

صاحبِ اخلاق و عاداتِ جلیل
خُلق و عادت میں کوئی ہمسر نہیں

عادتِ نیک از صفاتِ اولیا ست
نیک خوئی اولیا کا شیوہ ہے

با خصالِ نیک احمد مجتبےٰ
نیک خلقی سے محمد مصطفےٰ

[1] یعنی خدائے عز و جل او شاں را با لفاظ صم بکم عمی و نیز بلفظ لا یعقلون یاد نمودہ است در آیۂ کریمہ صم بکم عمی آمدہ کرے گنگ۔ کور ہستند پس ایشاں نمی فہمند ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

شد بد و ممدوح رحمان و رحیم
ہے خدا سے اونکے حق میں خود مقول

گفت احمد مصطفےٰ شافی زعی
جہل سے شافی محمد کہتے ہیں

الغرض آں شاہزادہ خوشخصال
الغرض وہ شاہزادہ خوشخصال

غم نہ گشتے گرد قلب خرمش
اوسکے خوشدل پاس تھا غم کا نہ نام

عیش[عہ] دنیا نافدست و فانی ست
عیش دنیانیست ہے فانی ہے وہ

رو لبوئے باقی و فانی گذار
چل طرف باقی کے اور فانی کو چھوڑ

رفتن از باقی بہ فانی احمقی ست
باقی سے فانی کا میل ہے حمقی

ترک کن دنیا سوئے عقبیٰ شتاب
چھوڑ دنیا عاقبت سے ہیں

نے غمِ دشمن نہ خوفے از غنیم
فکرِ دشمن کی نہ تھا خوفِ غنیم

گفت حق[لہ] اِنَّکَ عَلیٰ خُلُقٍ عَظِیم
آپ ہیں اعلےٰ صفت پراے رسول

اَحسَن[عہ] الاَخلَاقِ اَرضَاکُم اِلَیَّ
بھاتے مجھکو خو جو اچھی رکھتے ہیں

زندگی کردے با طمینان بال
زندگی کرتا باطمینان حال

با ندیماں می نمودے عیش خوش
عیش خوش کرتا جلیسوں سے مدام

انچہ عند اللہ باشد باقی ست
اور جو عند اللہ ہے باقی ہے وہ

چونکہ باقی ہست با فانی چہ کار
کیا ہے اوس باقی کو اس فانی سے جوڑ

این ز آثار و علامات شقی ست
جان آثار و علامات شقی

جیفۃ[سہ] دُنیا وَ طَالِبُهَا کِلَاب
دنیا مردار اوسکے طالب کتے ہیں

بود عیش و خورمی باوے ندیم
خرمی و عیش تھے اوسکے ندیم

لہ اشارہ است بآیت کریمہ وانک علی خلق عظیم۔ اے ہر آئینہ برخو بتر خوے بزرگ ہستی ۱۲ منہ مدظلہ۔

عہ اے خوب تریں خوہائے پسندیدہ تریں شماست نزد من اشارہ ست بحدیث ان من احبکم الی احسنکم اخلاقاً ۱۲ منہ۔

عہ اشارہ ست بآیت کریمہ ماعندکم ینفد وما عند اللہ باق ۱۲ منہ مدظلہ۔

سہ دنیا مردارست وجویندہ آں سگ دنیا مبتدا مخبر بحذف الف و لام جہت ضرورت دراصل الدنیا جیفۃ است
مولانا روم علیہ الرحمۃ گوید ے گفت پیغمبر بہ تمیز کسان + مرء مخفی لدی طی اللسان + دراصل المرء است ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہمچنیں بگذشت بروے مدتے | خواست تقدیر آنکہ بیند شدتے
اک زمانہ اس طرح او سپر گیا | خواہشِ تقدیر نے پلٹا لیا

بیان تقدیر

قدر[1] غالب ہست بر جملہ امور | ہست از قدر اینہمہ رنج و سرور
قدر سے مغلوب ہیں جملہ امور | قدر ہی سے ہیں یہ سب رنج و سرور

کار ناید حیلہ ہا پیشِ قدر | کہ اِذَا جَاءَ الْقَدَرُ عَمِیَ الْبَصَر
حیلے چل سکتے نہیں پیشِ قدر | جب قدر آجاوے ہو اندھی بصر

ہر کہ ایمانش نباشد بر قضا | نار جائیش ہست مردودِ خدا
جس کسی کو ہو نہ ایمانِ قضا | جائے دوزخ میں رہے مردودِ خدا

مباحثہ موسیٰ و آدم علیہما السلام

حاجّ[2] آدم و موسیٰ عند رب | گفت موسیٰ یا ابو الناس از غضب
موسیٰ آدم سے تھے مباحث پیش رب | بولے موسیٰ اے ابو الناس عجب

آفریدہ حق ترا از دستِ خویش | ہم ملائک سجدہ کردندت بہ پیش
حق نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا | اور فرشتوں نے تمہیں سجدہ کیا

گشت جنت ماویٰ و مثوائے تو | قرب حق شد منزلِ تو جائے تو
رہنے کو جنت ملا تم کو مقام | قرب مولیٰ میں ہوا بہتر قیام

دانۂ گندم چرا برخوردۂ | جملہ را با خود فرود آوردۂ
گیہوں کا دانہ تھا کھایا کس لئے | سب کو اپنے ساتھ لے کر آگئے

[1] در حدیث است کل شئ بالقدر حتی العجز والکیس اے نادانی و دانائی ۱۲ منہ عفا اللہ۔

[2] در حدیث است احتج آدم و موسیٰ عند ربہما فحج آدم موسیٰ قال موسیٰ انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملائکتہ واسکنک فی جنتہ ثم اہبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسیٰ الذی اصطفاک اللہ برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شئ وقربک نجیا فبکم وجدت اللہ کتب التوراۃ قبل ان اخلق قال موسیٰ باربعین عاما قال فہل وجدت فیہا وعصی آدم ربہ فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسیٰ ۱۲ منہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قالَ آدم اَنتَ مُوسےٰ الَّذِیْ
بولے آدم تم ہو موسےٰ جنکو رب

برگزید میداتی کہ ربِ ذوالمنن
کچھ خبر تم کو ہے وہ قادر قوی

کردہ است ارقام توراۃ عظیم
کرچکا تحریر توراۃ عظیم

قالَ ہَلْ طَالَعتَ فِیْہَا یَا فتےٰ
بولے آدم دیکھا اوس میں ای نبی

قَالَ مُوسےٰ قَدْ وَجَدتُّ یَا اَبِیْ
بولے موسےٰ پایا میں نے ای نبی

پس ہر انچہ خواست تقدیرِ خدا
جو کہ تھا حکم الٰہی وہ ہوا

ہم بدیں ایماست در قولِ نبیؐ
ہے اشارہ کرتا فرمانِ نبی

بیں کہ تقدیرِ خدا سازد چہ کار
دیکھ مرضی خدا کرتی ہے کیا

در پئے صیدے چو اسپ خویش راند
گھوڑے کو اک صید کے پیچھے کیا

مثلِ ماہی از تموز اوے تپید
تلملاتا مچھلی سا گرمی سے تھا

جانبِ آں باغ راندہ اسپ را
گھوڑے کو اوس باغ کیجانب کیا

اِصْطَفَاکَ اللّٰہُ بتکلیمہ ماتہٖ
کرتا اپنی باتوں میں ہے منتخب

چند مدت پیش از ہستیِ من
کتنی مدت قبل ہستی سے مری

اربعین سنۃً ع قالَ الکلیم
بولے چالیس سال وہ حق کے کلیم

وَعَصٰے آدمُ ربّہٗ فَغَوٰے
بھٹکے آدم حکم عدولی سے مری

قَالَ زَلَّتُ مَا اَرَادَ اللّٰہُ لِیْ
بولے آدم مرضی تھی اللہ کی

نیست شایانِ ملامت موسیا
اعتراض ہے نامناسب موسیا

حَجَّ آدمُ حِیْنَئِذٍ مُوسےٰ النَّجِیْ
موسےٰ پر غالب ہوئے آدم صفی

از برائے صید روزے شد سوار
کھیلنے لڑکا شکار اک دن گیا

گشت از لشکر جدا تنہا بماند
اپنے لشکر سے بچھڑ تنہا ہوا

ناگہاں از دور باغے خوش بدید
دور سے اک باغ دیکھا خوشنما

یافت باغے دلکشا و جانفزا
باغ پایا دلکشا اور جانفزا

ع۔ علی الاصل علی القولین لضرورۃ الشعر ۱۲ منہ

جا بجا درو ے رواں انہار ہا
جا بجا اوس میں تھے چشمے بہ رہے

طوطیانِ خوش نوا خنداں درو
طوطیانِ خوشنوا خنداں وہاں

گریہ و خندہ ست توام در جہاں
ہے جہاں میں رونا ہنسنا ایکساتھ

ہست ملت از اضداد ترکیبِ جہاں
ہے ضدوں سے دیکھ ترکیب جہاں

جہاں از اضداد ترکیب یافت است

نیستی و ہستی و نقص و کمال
نیستی ہستی۔ و نقصان اور کمال

ناتوانی و تواں رنج و سُرور
۱۲ ناتوانی اور تواں رنج اور سرور

شکر و کفراں عدل و ظلم و علم و جہل
شکر و کفراں عدل ظلم اور علم و جہل

یار و بد خواہ و قریب و اجنبی
دوست اور دشمن قریب اور اجنبی

تا کجا یا تو دہم تفصیل آں
میں کروں گا کب تلک اس کا بیاں

ہم درونش بد عماراتِ رفیع
اُسکے اندر تھیں عماراتِ رفیع

دیدہ در جائے نہادہ یک سریر
تخت اُسنے اک جگہ دیکھا بچھا

ہم درختانش پُر از اثمار ہا
اور درخت اوسکے پھلوں سے تھے لدے

بُلبلانِ خوش صدا گریاں درو
بلبلانِ خوشنوا نالاں وہاں

بعد گریہ خندہ و بالعکس داں
رو کے ہنسنا ہنسکے رونا ایکساتھ

گوش کن از من دو سہ امثال آں
سُنلے دو تین اوسکے تو مجھ سے بیاں

الفت و کیں پائداری و زوال
مہر اور کیں۔ پائداری اور زوال

پستی و بالائی و نزدیک و دُور
نیچا اونچا اور نزدیک اور دور

خُلق و بد اخلاقی و دشوار و سہل
خلق اور بد خلقی اور دشوار و سہل

دوستی و دشمنی نیکی بدی
دوستی اور دشمنی نیکی بدی

ہمچنیں داں جملہ ترکیبِ جہاں
جملہ ترکیبِ جہاں کو یوں ہی جاں

صحن ہم پیشش فراخ و بس وسیع
صحن بھی تھا سامنے اوسکے وسیع

چادرش غیرت دہ بدرِ مُنیر
چاند نے چادر سے اُسکی منہ ڈھکا

toobaa-elibrary.blogspot.com

از فرس آمدن شاہزادہ در باغ

ہم بروگلہائے نازک چیدہ بود
پھول کا بستر تھا اوپر اک لگا
عطر ورد وخس بروپاشیدہ بود
تھا گلاب وخس کا عطر اوپر پڑا

چونکہ شہزادہ چنیں باغے بدید
جبکہ دیکھا ایسا باغ پر فضا
طائرِ صبر وقرار از دل پرید
دل سے صبر اور ضبط سب جاتا رہا

از فرس آمد فرود آں خوش سیر
گھوڑے سے اپنے وہ اترا مہ لقا
آب خورد از نہر و میوہ از شجر
خوب میوہ کھایا اور پانی پیا

چونکہ جوع وعطش شد تسکیں پذیر
کھا چکا جب اور پانی پی چکا
خفت وکرد آرام بالائے سریر
تخت پر آرام سے وہ سو رہا

دنیا سر بسر خواب است

ہست دُنیا سر بسر خوابِ بسیر
عالمِ فانی ہے بس اک خواب سا
خواں تو النَّومُ اَخُوالمَوت[1] از خبر
سُن مقولہ۔ خواب بھائی موت کا

خُفتہ ہستند ایں ہمہ اہلِ جہاں
یہ تمامی اہلِ دنیا سوتے ہیں
خفتگاں را سر بسر اموات داں
تو سمجھ سوتوں کو بالکل مُردے ہیں

۱۳

خُفتہ ہستند ایں ہمہ اہلِ جہاں
سوتے ہیں یہ سب کے سب اہلِ جہاں
بیخبر از خالقِ کون ومکاں
بھولے اپنا مالک کون ومکاں

خُفتہ ہستند ایں ہمہ اہلِ جہاں
ہیں تمامی اہل دنیا سو رہے
تا ندارٗی[2] کارِ خود با خفتگاں
تم نہ رکھو کچھ غرض اِن سوتوں سے

خُفتہ ہستند ایں ہمہ اہلِ جہاں
اہل دنیا سب کے سب ہیں سو رہے
تا نگیری صحبتے با خفتگاں
تم نہ رہنا ساتھ ہرگز سوتوں کے

صحبتِ خُفتہ ترا خُفتہ کند
ساتھ سوتے کا تجھے بھی دے سُلا
قلبِ مجموعِ تو آشفتہ کند
تیری دلجمعی کو وہ کر دے بُرا

---

[1] النوم اخوالموت حدیث ست بلفظ معنیش آنکہ خواب برادر مرگ ست اے چنانکہ پس از مرگ از تمام عالم بیخبر میشود ہمچنیں غفلت بخواب نیز بدست آید ۱۲ منہ مدظلہ۔ [2] تا بمعنی ہرگز و زنہار سعدیؒ گوید سے زصاحب غرض تا سخن نشنوی + وگر کار بندی پشیماں شوی + اے ہرگز و زنہار مشنو ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

گن گریز از خفتگانِ ایں جہاں
اِس جہاں کے سوتوں سے پرہیز کر

گیر صحبت نیک و بد را ترک گن
اچھی صحبت رکھ بری کو چھوڑ دے

بود مالک باغ سلطاں دخترے
ایک ملکہ کے تھا قبضہ میں وہ باغ

آمدے بہر تفرج گاہ گاہ
آتی تھی وہ سیر کرنے گاہ گاہ

بیں کہ جذب عشق چہ بود مستقیم
عشق کی کیسی کشش ہے مستقیم

مرد بیگانہ بباغش خفتہ دید
سوتا دیکھا باغ میں اک اجنبی

چونکہ افتادش نظر بر حُسنِ آں
حسن پر اُسکے نظر جوں ہی پڑی

حسن انساں را کند دیوانہ وار
حُسن انسان کو کرے دیوانہ وار

قدر یوسف بود از حسن و جمال
حسن و خوبی سے ہوئی یوسف کی قدر

گشت بر داؤد آدم شیفتہ
بوالبشر کو میل داؤد ہو گیا

چونکہ دختر کرد بروے جاں فدا
لڑکی نے جب جان قربان اوسپہ کی

فیض یاب از صحبتِ صاحبدلاں
اہلِ دل کی صحبتوں سے لے ثمر

صحبت و تاثیر اورا درک گن
اوس کی صحبت اور اثر کو دیکھ لے

روئے او تاباں چو فرخ اختری
ماہ تاباں میں ہے جسکے رخ کو داغ

گاہ ہفتہ ہفتہ گاہے ماہ ماہ
ہفتہ ہفتہ آتی تھی یا ماہ ماہ

آمدہ او حسب دستورِ قدیم
آئی اپنے حسب معمولِ قدیم

از پئے تحقیق نزدیکش رسید
دیکھنے کو پاس اوس کے وہ گئی

گشت در حیرت غریق آئینہ ساں
آئینہ سی غرقِ حیرت ہو گئی

حُسن انساں را نماید بیقرار
آدمی کو حُسن کر دے بیقرار

بدر فائق شد بحُسنش بر ہلال
حسن ہی سے چاند میں نامی ہے بدر

آدمی از حُسن شد بفریفتہ
حسن ہی سے آدمی شیدا بنا

خواست تا مفتونِ خود سازد ورا
کرنا چاہا اپنا شیدا اوس کو بھی

لہ تا برائے رابط است چوں ہ بفرمود تا داغ شاں برگشتند ۲ امنہ مذظلہٗ

toobaa-elibrary.blogspot.com

پاے جنبانید و بیدارش نمود
جنبش پاسے دیا اوس کو جگا

دید بر بالیں ستادہ حور را
حور کو بالین پر دیکھا کھڑا

حیرتے در جانِ زارِ او فزود
اوس کی جانِ زار میں حیرت ہوئی

نے خبر ماندش ز دنیا نے ز دیں
دین و دنیا سے ہوا وہ بیخبر

شد چناں بیہوش از حسن و جمال
یوں ہوا بیہوش دیکھ حُسن و جمال

آں صنم بر سینہ یک دستش نہاد
اوسنے اک ہاتھ اسکا سینے پر رکھا

ایں اشارہ کرد و بیروں شد رواں
یہ اشارہ کر ہوئی باہر رواں

بُد فتادہ چوں جنازہ بر سریر
تخت پر تھا اک جنازہ سا پڑا

آمدہ ہوش و افاقہ چوں ورا
ہوش آیا اور افاقہ جب ہوا

از دلارامش چو خالی دید باغ
باغ پایا سُتھا نہ جسمیں حور تن

بیہوش شدن شاہزادہ و اشارہ لطیف کردن ملکہ و رفتن از باغ۔

شاہزادہ چشم خود را برکشود
شاہزادہ کی ہوئی جب آنکھ وا

از ہزاراں جاں شدہ بروے فدا
ہو گیا سو جان سے اوسپر فدا

رفت عقل و صبر و ہوش و غش[لہ] نمود
ہوش غائب غشی طاری ہو گئی

نے ز خود نے از چناں نے از چنیں
تھا نہ اپنا اوسکا اس کا کچھ اثر

گوئیا کردہ ز دُنیا انتقال
کر گیا دنیا سے گویا انتقال

دیگرے بر دیدۂ مستش نہاد
دوسرا مست آنکھ پر اسکے دھرا

شاہزادہ مُردۂ خالی ز جاں
شاہزادہ مردہ بے روح و رواں

جاے قوس و جاے ترکش جاے تیر
تیر و ترکش اور کماں باہم جدا

دید خالی باغ را از دل رُبا
باغ دیکھا واں نہ تھا وہ دلربا

در نگاہش بنمودے ہمچو راغ
اوسکی نظروں میں تھا گویا ایک بن

لہ غش بالفتح بمعنی بیہوشی اصلش غشی ست بیائے تحتانی کہ لفظ عربی باشد فارسیاں یارا حذف کردہ بالفظ کردن استعمال می نمایند خواجہ سلمان ساوجی گوید ؎ زاں شراب ناب غش دہ کہ اندر صومعہ + صوفی صافی بہوئے جرعۂ غش میکند + ملا طغرا گوید ؎ برقصے کہ خوبانِ دلکش کنند + بصوتے کہ عشاق از آن غش کنند ۱۲ محمد یعقوب۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہست بے معشوق ویراں شہرہا
بدتر از زہراب آبِ نہرہا
ہیں بلا معشوق سب ویران شہر
بدتر ہیں زہراب سے سب آبِ نہر

بوستاں بے یار باشد خارزار
ابرِ رحمت بار باشد زہربار
بوستان بے یار کے ہے خارزار
ابرِ رحمت بار ہووے زہربار

می نماید بادِ سحری چوں سموم
زندگی آزار دہ ہمچوں ہموم
بادِ سحری ہوتی ہے بادِ سموم
زندگی تکلیف دے مثلِ غموم

زندگی بدتر نماید از ممات
صَارَ سُمًّا قَاتِلًا مَاءُ الْحَیَاتِ[1]
ایسے جینے سے تو بہتر ہے ممات
زہرِ قاتل ہوتا ہے آبِ حیات

چوں نظر نامد انیسِ خویش و یار
می زدی او نعرہا مستانہ وار
جب نظر آیا نہ اپنا دلربا
نعرے مدہوشوں سے تھا وہ مارتا

ہائے و ہو می کرد از درد و الم
میدرید سے جیب و میگفتے ز غم
ہائے و ہو کرتا تھا با درد و الم
چاک کرتا جیب و پڑھتا سوزِ غم

تو کجائی اے انیسِ قلبِ من
تو کجائی یارِ من نازک بدن
اے مرے مطلوبِ دل ہے تو کہاں
اے مرے مرغوبِ دل ہے تو کہاں

تو کجائی اے شہِ رشکِ قمر
تو کجائی اے مہِ نیکو سیر
اے مرے رشکِ قمر ہے تو کہاں
ماہرخ نیکو سیر ہے تو کہاں

تو کجائی سرگروہِ دلبراں
تو کجائی غیرتِ نازک تناں
سرگروہِ دلبراں تو ہے کہاں
غیرتِ نازک تناں تو ہے کہاں

تو کجائی اے بقامت ہمچو سرو
تو کجائی اے بچالش چوں تدرو
قد میں گویا سرو تھی ہے تو کہاں
کبک کی سی چال بھی ہے تو کہاں

تو کجائی اے بتِ طنازِ من
تو کجائی اے صنم پُر نازِ من
اے بتِ طناز سچ کہہ ہے کہاں
اے سراپا ناز سچ کہہ ہے کہاں

[1] آبِ حیات زہرِ قاتل شد اے در مفارقت معشوق ۱۲ منہ مدظلہ

(باقی آئندہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو کجائی اے لبت آبِ حیات
لب ترے آبِ حیات ہیں تو کہاں
زیں نمط می گفت و می نالید زار
اس طرح کہتا تھا رو کر زار زار
مضطرب چوں گشت و بیصبر و قرار
جب ہوا بیتاب وہ اور بیقرار
نے خبر از تن نہ ہوشِ جاں بماند
تھی خبر تن کی نہ جاں کا ہوش تھا
نے خبر کہ می رود اسپش کجا
بیخبر تھا گھوڑا جاتا ہے کدھر
حالِ عشاق ایں چنیں ست اے پسر
تھا جو عشاق کا یہی ہے حال
جستجوے کرد اورا فوجِ او
ڈھونڈھتی پھرتی تھی فوج اوسکا اثر
در تلاشش خاکِ صحرا بیختند
ڈھونڈھنے میں خاکِ صحرا چھانڈی
رفتہ رفتہ گشت او شاں را گذار
اتفاقاً ہو گیا اون کا گذر
ذلت و خواری شعارِ عاشقاں
ذلت و خواری محبوں کا شعار (طرح)
شاہزادہ را چو فوجِ او بدید
فوج شہ نے دیکھی صورت بجسم کی

تو کجائی اے حسیناں از تو مات
ماہرو تجھ سے ہیں مات ہیں تو کہاں
ہر دو چشمانش ہمی بود اشکبار
دونوں آنکھیں اوسکی تھیں بس اشکبار
لاجرم برخاست شد مرکب سوار
اُٹھ ہوا مجبور گھوڑے پر سوار
رخشِ خود را جانبِ صحرا براند
گھوڑے کا مُنہ جانبِ صحرا کیا
نے بیاد آورد فوجِ خویش را
فوج کو بھی بھولا تھا اپنی مگر
می شود از ہر دو عالم بیخبر
ہوتے ہیں دونوں جہاں سے بیخبر
بے خبر از بحرِ عشق و موجِ او
بحرِ عشق و موج سے تھی بیخبر
جائے اشک اندر غمش خوں ریختند
آنسو کی جا خون روے غم میں بھی
جانبے کاں نیم جاں میگشت خوار
خوار و بسمل پھر رہا تھا وہ جدھر
نالہ و زاری دثارِ عاشقاں
نالہ و زاری محبوں کا دثار (رفیق)
جانِ رفتہ باز در قالب رسید
روحِ رفتہ جسم میں پھر آ گئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

نزدِ او رفتند و کردندش سلام
پاس اوسکے جا کیا اوسکو سلام

زانکہ او از حالِ کس آگہ نبود
گو کسی کے حال سے واقف نہ تھا

گفت لشکر چیست احوالِ شما
بولی فوج ہے آپ کا کیسا مزاج

گفت لشکر ایں معما حل نما
بولے حضرت یہ معما حل کریں

حلّال عقدۂ خدا ست۔

حل کُنِ ہر عقدۂ مشکل خدا ست
عقدۂ مشکل کا وہ ہے حل نما

دستگیرِ عاجز بیکس خدا ست
عاجز بیکس کا ہے حامی خدا

۱۸ آمدن شہزادہ بخانہ خویش و پرسیدن پدر حال او

الغرض با ہمچنیں حالِ تباہ
قصہ کوتہ یوں ہی با حالِ تباہ

چوں پدر دید ایں چنیں حالِ پسر
باپ یوں بیٹے کی حالت دیکھکر

ایں چہ حال ست آنکہ می بینم ترا
دیکھتا ہوں کیسی حالت میں تجھے

ایں چہ اشک ست ایں چہ زردیِ رُخ ست
چہرہ پیلا اشک کا چلنا ہے کیوں

آہ واویلا چہ شد جانا ترا
ہائے اے بچہ ہوا ہے کیا تجھے

لیک چیزے او نگفتہ از کلام
پر نہ اونسنے کچھ کیا اونسے کلام

ہائے ہوئے در فراقش می نمود
ہجر میں اوسکے وہ نعرہ مارتا

گفت چہ پرسید حالِ زارِ ما
بولا ہو کیا پوچھتے میرا مزاج

گفت حلّالش نماندہ جز خدا
بولا بس اسکو تو مولا حل کریں

سہل سازِ مقصدِ معضل خدا ست
سخت مطلب سہل کر دیوے خدا

ناتواناں را معاون بس خدا ست
ناتوانوں کو ہے بس کافی خدا

آمدہ تا خانۂ خود پور شاہ
آیا اپنے گھر پہ وہ فرزندِ شاہ

گفت اے فرزندِ من لختِ جگر
بولا اے فرزند اے لختِ جگر

خامشی پژمردگی ہستت چرا
خامشی پژمردگی ہے کس لئے

ایں چہ آہِ سرد و سوزِ بدن مُخ ست
ٹھنڈی سانس اور مغز کا جلنا ہے کیوں

دہ خبر از حالِ خود با ما مرا
اپنی حالت سے تو واقف کر مجھے

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو کجائی اے لبت آبِ حیات

لب ترے آبِ حیات ہیں تو کہاں

زیں نمط می گفت و می نالید زار

اس طرح کہتا تھا رو کر زار زار

مضطرب چوں گشت و بیصبر و قرار

جب ہوا بیتاب وہ اور بیقرار

نے خبر از تن نہ ہوشِ جاں بماند

تھی خبر تن کی نہ جاں کا ہوش تھا

نے خبر کہ می رود اسپش کجا

بیخبر تھا گھوڑا جاتا ہے کدھر

حالِ عشاق این چنیں ست اے پسر

عاجو عشاق کا یہ ہی ہے حال

جستجو مے کرد اورا فوجِ او

ڈھونڈھتی پھرتی تھی فوج اوسکا اثر

در تلاشش خاکِ صحرا بیختند

ڈھونڈھتے ہیں خاکِ صحرا چھاندی

رفتہ رفتہ گشت او شاں را گذار

اتفاقاً ہو گیا اون کا گذر

ذلت و خواری شعارِ عاشقاں

ذلت و خواری محبوں کا شعار (مرحوم)

شاہزادہ را چو فوج او بدید

فوج شہ نے دیکھی صورت بجسم کی

تو کجائی اے حسیناں از تو مات

ماہرو تجھ سے ہیں مات ہی تو کہاں

ہر دو چشمانش ہمی بود اشکبار

دونوں آنکھیں اوسکی تھیں ہیں اشکبار

لاجرم برخاست شد مرکب سوار

اُٹھ ہوا مجبور گھوڑے پر سوار

رخشِ خود را جانبِ صحرا براند

گھوڑے کا مُنہ جانبِ صحرا کیا

نے بیاد آورد فوجِ خویش را

فوج کو بھی بھولا تھا اپنی مگر

می شود از ہر دو عالم بیخبر

ہوتے ہیں دونوں جہاں سے بیخبر

بے خبر از بحرِ عشق و موجِ او

بحرِ عشق و موج سے تھی بیخبر

جائے اشک اندر غمش خوں ریختند

آنسو کی جا خون روئے غم میں بھی

جا بجا کاں نیمجاں میگشت خوار

خوار و بیسمل پھر رہا تھا وہ جدھر

نالہ و زاری دثارِ عاشقاں

نالہ و زاری محبوں کا دثار (رفیق)

جانِ رفتہ باز در قالب رسید

روحِ رفتہ جسم میں پھر آ گئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

عشاق تاب تجلی ندارند

ہست اگر حور آرم از باغِ ارمؒ
حور ہو گر لاؤں جنت سے ابھی

نور اگر ہست آرم از چرخِ بریں
آسماں سے لاؤں گر ہو آفتاب

گفت علمم نیست از نام و مقام
بولا کیا معلوم کیا نام اور مقام

بلکہ سیرش ہم نہ دیدم رفت ہوش
اک نظر دیکھے سے ہم بیہوش ہوئے

عاشقاں دیدار نتوانند دید
عاشقوں کو دید ناممکن ہے یار

در لقائے یارِ خود باشند محو
صورتِ دلبر پہ مفتوں ہوتے ہیں

لِلْجَبَلِ لَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗؒ
طور پر رب نے کیا جلوہ جو نہیں

ہاں وجودِ خود چو نمائید گم
ہاں جو اپنے کو فنا کر دوگے تم

لیک بعد از ہوش دستم یافتم
ہاتھ پایا - ہوش جب مجھ کو ہوا

آگاہ شدن مولانا از حال افتادہ و حیران شدن شاہ

گر پری ہست از پرستان آورم
اور پرستاں سے لے آؤں ہو پری

ہم بر آرم ہست اگر زیرِ زمیں
گر زمیں کے نیچے ہو لاؤں شتاب

نے فتادہ درمیانِ ما کلام
مجھ سے تو بالکل نہ تھا وہ ہمکلام

شد معطل دست و پا و چشم و گوش
آنکھ کان اور ہاتھ پاؤں سست تھے

شاں نماند طاقتِ گفت و شنید
بات چیت اونپر ہے گویا سخت بار

سکر غالب میشود بر ہوش و صحو
ہوتی مدہوشی ہے مجنوں سا ہوتے ہیں

خَرَّ مُوسٰی صَاعِقًا بر روئے او
گر پڑے بیہوش ہو موسیٰ وہیں

مثلِ شمسِ ترونَ ربکم
رب سورج کی طرح دیکھو گے تم

یک بہ چشم دیگرے بر سینہ ام
آنکھ پر اک ایک سینہ پر پڑا

ؒ ارم مثل عنب نام شہر عاد دیدر عاد ست و در کشف نوشتہ کہ ارم بہشت شداد است و اینجا مجازاً بمعنی بہشت بہم استعمال یافتہ محمد یعقوب
ؒ وقتیکہ جلوہ نمود رب او بر کوہ افتاد موسیٰ علیہ السلام بیہوش شدہ اشارہ است بہ آیت کریمہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقا ۱۲ منہ مدظلہ گہ جواب سوال مقدر را کہ چوں کہ مشتاق را تاب دیدار خداوندی نیست پس چگونہ بروز قیامت بلقائے آنحضرت خواہند شد تقریر جواب اینکہ پس از فنائے ایں وجود ناسوتی کہ مانع اوست خواہند دید و فقدانِ ایں وجود از مرگ حاصل میشود و ترجمہ مصرع ثانی ایں کہ پس خواہید دید پروردگار خود را و ایں مضمون حدیث صحیح ست رواہ الترمذی و فی روایۃ لہ کما ترکم ۱۲ مد مجیدہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

غیر آنچہ ذکر کردم با شما
کہہ چکا میں جسقدر اسکے ماسوا

چوں نہ شد معلوم نامِ دلربا اش
جب نہ دلبر کا ہوا معلوم نام

گشت حیران شاہ در تدبیرِ کار
اس عمل میں شاہ بس حیران ہوا

گر شدے معلوم نام و جائے او
ہوتا گر معلوم نام اور اوسکا گھر

جستجو ہا کردمے یار ورا
ڈھونڈھکر لاتا میں اوسکے یار کو

چوں نشانے نیست از نام و مقام
جبکہ معلوم ہی نہ ہو نام و مقام

چوں[1] نہ رائیش ایں گرہ را بر کشود
جب نہ اوسکی رائے سے یہ حل ہوا

تا کہ با ایشاں نماید مشورہ
تا کہ اون کے ساتھ کرے مشورہ

شَاوِرُوا فِی اَمرِکُم فِی کُلِّ حَال[2]
اپنے تم ہر کام میں شورے کرو

کرد شورے با ملائک ذوالکرم[3]
حق نے شورے تھا فرشتوں سے کیا

ہیچ علمے نیست از حالش مرا
حال کا اوسکے نہیں ہے کچھ پتا

نے شدہ ظاہر مقام و نام جاش
اور نہ معلوم ہو سکا گھر اور مقام

چہ کنم تا باشدش مقصد برآر
کیا کروں تدبیر ہوں عہدہ برآ

کردمے تدبیر بر طرز نکو
کرتا میں تدبیر عمدہ با اثر

کردمے موجود دلدار ورا
کرتا حاضر اوسکے میں دلدار کو

پس چگونہ سازم او را انصرام
تو کروں میں اوس کا کیسے انتظام

جمع میران و وزیراں را نمود
جمع میروں اور وزیروں کو کیا

بو کہ بکشاید عقیلے ایں گرہ
کوئی عاقل کھولے شاید یہ گرہ

رَبُّنَا شَاوِرْہُم فِی الاَمر قَال
شاورہم فی الامر قرآں میں پڑھو

کہ خلیفہ بر زمیں پیدا کنم
ہوں زمیں پر اک خلیفہ بھیجتا

۲۱

[1] بو بالضم بمعنی امید و طمع و کا شکے و شاید ۱۲ منہ مدظلہ [2] مشورہ کنید ہر حال در کار خود پروردگار ما فرمود و شاورہم فی الامر یعنی مشورہ کن اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم با مردماں در کارہا ۱۲ منہ مدظلہ [3] چوں خدائے عزوجل خواست کہ آدم علیہ السلام را پیدا فرماید با ملائکہ مشورت گرفت و فرمود انی جاعل فی الارض خلیفۃ یعنی من گرداندہ ام نائبے در زمین ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رب ما را حاجت شوری نبود
مشورہ سے اوس کا کچھ مطلب نہ تھا
از برائے بندگاں سنت نمود
محض بندوں کے لئے سنت کیا

خالقوا انتم با خلاق الالہ[1]
کرلو تم مولے کی عادت اختیار
مشورت را ترک منمائید گاہ
مشورہ کو چھوڑنا مت زینہار

مشورت آساں نماید کارہا
مشورہ آساں کرے ہر کام کو
سہل سازد مشورت دشوارہا
مشورہ آساں کرے دشوار کو

مشورت گلہا نماید خارہا
مشورہ کانٹوں کو گلدستہ کرے
مشورت سازد سبکتر بارہا
مشورہ ہر بوجھ کو ہلکا کرے

پیش کردن شاہ معمّا بر امیران

عقدہ لاحل برایشاں کرد پیش
شہ نے اونسے عقدۂ لاحل کہا
کرد تقریر از غم فرزند خویش
اپنے بچہ کا وہ سارا ماجرا

ہم ز نامعلومی آں جائے و نام
نام اور مسکن کی لاعلمی کہی ۲۲
داد آگاہی شہ عالی مقام
شہ نے ظاہر اپنی کی بے آگہی

زاں اشارہ نیز شاں آگاہ کرد
اوس اشارہ سے اونھیں آگہ کیا
گشت ز ایشاں طالب درمان درد
درد کا درماں طلب اون سے ہوا

فکر کردن امیران

چوں شنیدند ایں چنیں حال پسر
جب انھوں نے یوں سنا حال پسر
جملہ را از غمش خوں شد جگر
سب کا غم سے ہو گیا پر خوں جگر

ہر یکے در فکر کردہ سر نگوں
سر جھکایا سوچ میں ہر ایک نے
کانتظام کار او باشد چگوں
کام اس لڑکا کس طرح کیونکر بنے

غور و فکرت ہر یکے کردہ بسے
غور و فکر ہر ایک نے از بس کیا
لیک ایں عقدہ نہ شد حل ز کسے
پر نہ عقدہ یہ کسی سے حل ہوا

چونکہ عاجز گشت ہر فرد بشر
جب کہ ہر فرد بشر عاجز ہوا
لاجرم برداشتند از جیب سر
تب گریباں سے انھوں نے سر اٹھا

[1] اے خوگیرید بہ خوہائے خدا تو الی اشارہ است بہ حدیث تخلقوا باخلاق اللہ ۱۲ منہ مجددہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

جملہ گفتندش بدون نام و جائے
سب نے اُس سے یوں کہا بے نام جائے

ہم ز وضع دستہا بر صدر و عین
ہاتھوں کے رکھنے سے صدر و چشم پر

چوں جوابِ صاف شہ زیشاں شنید
شہ نے ان سے جب جواب لیا سنا

صبر تریاق از پئے سم حرج
زہر مشکل کے لئے امرت ہے صبر

از صبوری عقدہا حل می شود
صبر سے کل عقدے کھل جاتے ہیں یار

از صبوری میشود راضی خدا
صبر ہی سے ہوتا ہے راضی خدا

از صبوری کار تو آساں شود
کام تیرا صبر سے آسان ہو

حالِ آں عاشق بیاں کن اشرفا
حالِ عاشق کا کہو اشرف ذرا

گریہ و زاری او از من مپرس
مجھ سے اُس کی گریہ و زاری نہ پوچھ

نے غرض از خواب نے از خورد و نوش
سونے کھانے پینے سے مطلب نہیں

نے خبر بودش ز گفت و نے شنید
کہنے سننے کی خبر ہوتی نہ تھی

دلبر او را کجا جوئیم ما
اس کے دلبر کو کہاں ڈھونڈھینگے ہائے

ہیچ پردہ می نہ بکشاید ز بین
کوئی بھی پردہ نہیں کھلتا مگر

جز بہ صبر و خامشی چارہ ندید
کچھ نہ سمجھا صبر و خاموشی سوا

اِصْبِرُوْا فَاِنَّ الصَّبْرَ مِفْتَاحُ الْفَرَج
ٹھہرو۔ ہر ایک قفل کی حکمت ہے صبر

از صبوری سہل معضل می شود
صبر سے مشکل کو لگ جاتے ہیں پار

از صبوری کار تو باشد بجا
صبر ہی سے کام تیرا ہو بجا

صبر جملہ درد را درماں شود
صبر ہی کل درد کا درمان ہو

چہ بر و می بگذرد رنج و بلا
کیا گذرتا اُس پہ ہے رنج اور بلا

پستی و خواری او از من مپرس
مجھ سے اُس کی پستی و خواری نہ پوچھ

نے خبر از دین و دنیا رفتہ ہوش
دین و دنیا سے اُسے مطلب نہیں

روز و شب در ہجر یارش می تپید
ہجر میں تھی یار کے بس بیکلی

ل صبر کنید زیرا کہ صبر کلید کشادگی ست لفظ حدیث الصبر مفتاح الفرج ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہجر درد و رنج افزوں میکند
ہجر درد و رنج کو افزوں کرے

ہجر عاشق را جگر خوں میکند
ہجر عاشق کے جگر کو خوں کرے

ہجر خواب و خورد را سازد حرام
ہجر کھانے سونے کو کردے حرام

ہجر سازد فارغ از گفت و کلام
ہجر کردے فارغ از گفت و کلام

ہجر اشکِ عاشقاں جاری کند
ہجر اشک عاشق کے بس جاری کرے

ہجر از ہوش و خرد عاری کند
ہجر فہم و عقل سے خالی کرے

ہجر سازد از دو عالم بیخبر
ہجر کردے دو جہاں سے بیخبر

ہجر پارہ پارہ می سازد جگر
ہجر ٹکڑے ٹکڑے کردیوے جگر

ہجر دشمن را مبادا ہم نصیب
ہجر دشمن کو نہ ہو یارو نصیب

کس مبادا دور از یار و حبیب
یار سے بچھڑے نہ کوئی بھی حبیب

جملہ میگفتند با آں سوختہ
سب کے سب کہتے تھے کہ اے سوختہ

کُن چراغِ خرمی افروختہ
کر چراغِ خرمی افروختہ

دُور کُن از قلبِ خود رنج و الم
دل سے تو رنج و الم کو دور کر

دور افگن از دلِ خود بارِ غم
دل سے اپنے بارِ غم کو دور کر

شاد بنشین و بکن با ما کلام
شاد بیٹھ اور ہنس کے کر ہم سے کلام

باش خرم خواب و نوش و خور طعام
چین سے سو اور پی اور کھا طعام

جُز بایں مصرع نہ دادے شاں جواب
اُن کو اس مصرع ہی سے دیتا جواب

تو کجائی رشکِ ماہ و آفتاب
تو کہاں ہے رشکِ ماہ و آفتاب

چونکہ حالِ شاہزادہ شد تبہ
جب کہ اس لڑکے کا حال ابتر ہوا

وز کسے بکشادا[1] ایں لا حل گرہ
اور کسی سے یہ نہ عقدہ کھل سکا

در غضب شد شہ دلش آمد بدرد
شہ ہوا ناخوش اور اس کا دل دکھا

در ہمہ اقلیم خود تشہیر کرد
سلطنت بھر میں ڈھنڈورا کر دیا

[1] کشادن اینجا لازم مستعمل مرزا صائب — ز آہ تا نشود نرم دل کواکب را + کہ دود آہ ز چشم شرار بکشاید - منہ مدظلہ -

(باقی آئندہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ نگشتے پنز دپئے خوردن طعام
کہ کسی کے یاں نہ کھانا پک سکے
مردمانِ خویش را فرمود نیز
اپنے لوگوں کو بھی یہ فرمان دیا
ہر کہ دود از خانہ اش باشد بلند
جس کسی کے گھر سے اونچا ہو دھواں
یا جوابِ عقدۂ ما را دہد
یا ہمارے عقدہ کا دیوے جواب
حکم شہ مشہور شد در خاص و عام
حکم شہ مشہور ہوا در خاص و عام
مردماں از جوع کردند انتقال
بھوک سے لوگوں میں آیا انتقال
چوں تبہ شد حالِ زارِ مردماں
حال جب لوگوں کا یوں پتلا ہوا
کاے خدائے راحم و رحمانِ ما
راحم و رحماں ہمارے اے خدا
ایکہ ما را باسطی و قابضی
تو ہمارا باسط و قابض بھی ہے
کردۂ موجود ما را از عدم
تو نے ہمکو نفی سے مثبت کیا
اے کفیلِ کارِ ما حاجاتِ ما
اے ہماری حاجتوں کے کارہ ساز

تا جوابِ عقدہ ام نارد تمام
جب تلک عقدہ مراحل کر نہ دے
جستجو دارید با ہوش و تمیز
دیکھو بھالو خوب با فہم و ذکا
پشت او نیلی کنید از زیر بند[1]
پیٹھ تسمہ سے کرو نیلی وہاں
یا بدرّہ پشت خود خستہ کنند
پیٹھ یا دُرّہ سے کرلیوے خراب
ترک شد در خانہا پختِ طعام
اور گھروں میں بند ہوئی پختِ طعام
ملک شہ آورد رو سوئے زوال
اور شاہی ملک میں آیا زوال
روئے آوردند با شاہِ شہاں
شاہِ شاہاں کی طرف رخ تب کیا
اے تو ئی اسلامِ ما ایمانِ ما
ہے نہیں اسلام و ایماں تجھ سوا
قادری و رافعی و خافضی
قادر و رافع بھی اور خافض بھی ہے
بذل کردی بیعدد بر ما کرم
بیشمار ہمپر کرم بھی کر دیا
اے مجیبِ خواہش و دعواتِ ما
اے ہماری دعوتوں کے چارہ ساز

۲۵

[1] تسمہ کہ زیر اسپ بہ بندند اینجا مراد از مطلق تسمہ است ۱۲ منہ عفا

۲۶ مستجاب شدن دعا — فضیلت دعا

اے تو ئی غفّارِ ما ستّارِ ما
ہے تو ہی غفار اور ستار بھی

اے تو ئی بینائے حالِ زارِ ما
ہے تو ہی بینائے حالِ زار بھی

مبتلا گشتیم در بندِ عظیم
قید ہم کو ہو گئی قیدِ عظیم

رحم بر ما کن تو اے ربِّ رحیم
رحم کر ہم پر تو اے ربِّ رحیم

شاہِ صورت کرد بر ما یاں ستم
ظاہری شہ نے کیا ہم پر ستم

اے حقیقی شاہ کن بر ما کرم
اے حقیقی شاہ کر ہم پر کرم

او معلّق کردہ رحم خویش را
اس نے رحم اپنا معلق کر دیا

بر جوابِ خویش یا بیدن ز ما
ہم سے پالے ہر جواب اپنا شہا

ہست بے تعلیق رحمت اے خدا
تیری رحمت میں تو تعلیق ہے نہیں

رستگاری دہ تو ما را زیں بلا
اس بلا سے مخلصی دے تو کہیں

یا جوابِ او بما القا شود
یا جواب اس کا ہمیں دے تو بتا

یا فرست آں کس کہ از وے وا شود
یا تو بھیج اس کو کہ جس سے ہووے وا

چوں ز حد بگذشت خلقاں را خروش
جب کہ گذرا حد سے لوگوں کا خروش

آمدہ دریائے بخشایش بجوش
کھایا تب دریائے بخشائش نے جوش

کن تضرع پیش آں شاہِ شہاں
گڑگڑا شاہِ شہاں کے روبرو

تا کہ باشی از بلا ہا در اماں
ہر بلا سے تار ہے محفوظ تو

یدفع اللّٰہ البلایا بالدعاء[1]
ہے دعا سے ٹالتا رب ہر بلا

لا یرد القدر الا بالدعاء
اور دعا ہی سے ہے بس ٹلتی قضا

شسع[2] نعل و ملح ہم زو کن طلب
جوتی کا تسمہ نمک بھی اس سے مانگ

ورنہ آید آں کریم اندر غضب
ورنہ دیوے وہ تجھی غصہ کی بانگ

---

[1] دور کند خدا بلاہا را بسبب دعا و تقدیر رد نمیشود مگر بدعا ارشاد است ، بحدیث لا یرد القضاء الا الدعاء ۱۲ –

[2] شسع نعل دواں آں اشارہ است بحدیث لیسأل احدکم ربہ حاجۃ کلہا حتی الملح وحتی یسألہ شسع نعلہ اذا انقطع و مصرع ثانی ہم مضمون حدیث شریف است ۱۲ منہ –

toobaa-elibrary.blogspot.com

الدعا مخ العبادۃ گوش کن[1]
ہے دعا مغز عبادت گوش کر
ربکم فادعوا باخلاص یجب[2]
سن لے اب دل سے کرو تم گر دعا
چوں دعائے خلق گشتہ مستجاب
جب ہوئی مقبول خلقت کی دعا
از دعا شد خلق و عاشق کامگار
خلق و عاشق ہیں دعا سے کامگار
دیر شد اشرف چناں تدبیر ساز
دیر ہوئی اشرف کرو وہ انتظام
بود مردے مولدش بود ایں دیار
اک جواں اُس دیس کا باشندہ تھا
پیر در عقل و جواں در عمر و سال
عقل میں بوڑھا۔ جواں در سن و سال
لیک از خانہ نشینی داشت عار
پر اُسے خانہ نشینی سے تھی عار
السفر مفتاح ابواب النجاح[3]
سخت دروازوں کی مفتح ہے سفر
بے سفر مرد ست چوں بے دست و پا
بے سفر کے مرد ہے بے دست و پا

روزگار

ایں قساوت دور ساز و ہوش کن
یہ قساوت دور کر اور ہوش کر
قال فی القرآن ادعوا استجب
ہے قرآں میں مانوں مانگو جو دعا
کام سلطاں زادہ راشد فتحیاب
شاہزادہ کا بھی مطلب حل ہوا
یک کرشمہ شد برآمد ہر دو کار
اک کرشمہ سے ہیں نکلے دونوں کار
کاں ملکزادہ شود مسرور باز
وہ ملکزادہ ہو پھر با عیش و کام
عاقل و دانا شجاع نامدار
دانا اور ہشیار و نامی سورما
مادرے میداشت او دیرینہ زال
ماں بھی رکھتا تھا وہ اک دیرینہ زال
باسفر بود انس او را بے شمار
اُنس اُس کو تھا سفر سے بیشمار
السفر مصباح اسباب الفلاح
نیکی کے راہوں کی مصبح ہے سفر
گفت فامشوا فی مناکبہا خدا[4]
ہے چلو سڑکوں میں فرمانِ خدا

۱ اے دعا مغز پرستش است و ایں حدیث است بلفظہ ۱۲ منہ
۲ یعنی بخوانید پروردگار خود با خلاص او خواہد پذیرفت و گفت در قرآن مجید ادعونی استجب لکم اے دعا کنید من خواہم پذیرفت ۱۲ منہ
۳ سفر کلید ست برائے درہائے کامیابی و سفر چراغ است برائے اسباب فلاح ۱۲ منہ ۴ پارہ آیت قرآن است یعنی بروید در جاہائے زمین

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

آمدن [illegible] سپاہی در وطن

کُن حضر را ترک و گیر اندر سفر
ترک کر گھر کو سفر کر اختیار
و آنچہ فرمود السفر مثل سقر
یوں جو فرمایا سفر مثل سقر
در وطن او را ندید ندیدے اثر
دیس میں اس کا نشاں پاتے نہ تھے
اتفاقاً شوق دیدِ مادرش
اتفاقاً ماں کی زیارت کا خیال
از سپہ سالار رخصت خواستہ
چھٹی افسر سے بھی اپنے مانگ لی
الغرض با محنت و رنج و محن
قصہ کوتہ کلفتیں سہتا ہوا ۲۸
بود در ماندہ گرسنہ[1] از سفر
بھوک شدت سے سفر سے تھا تھکا
چوں ز حکم شاہ او مجبور بود
وہ تو حکم شاہ سے مجبور تھی
بر چنیں بیچارگی مادر گریست
ایسی ناچاری پہ ماں نے رو دیا
مادرش گفتا ز اول تا اخیر
ماں کے لے اول سے تا آخر کہا

تا بیابی مطلب خود در سفر
تا کہ ہووے تو سفر میں کامگار
معنیش آئندہ گویم اے پسر
اس کا مطلب پھر کہوں گا اے پسر
بُد میانِ لشکرِ شاہ دگر
بھرتی تھا وہ فوج میں اک شاہ کے
جانشین و پختہ شد اندر دلش
اُس کے دل میں بیٹھا بحد اور کمال
بہر قصدِ خانۂ خود خاستہ
اپنے گھر آنے کی تیاری بھی کی
زاں مقام آمد سپاہی در وطن
دیس میں واں سے سپاہی آگیا
گفت با مادر بپز ناں زود تر
بولا ماں سے جلدی سے روٹی پکا
واں پسر را جوع و عطشی می فزود
بھوک پیاس اُس بچہ کی حد سے بڑھی
گفت فرزندش کہ ایں گریہ چیست
بچہ بولا رونے کا باعث بتا
ہم ز حکم شاہ کرد او را خبیر
حکم شہ سے بھی اُسے آگاہ کیا

[1] گرسنہ بالضم بمعنے. جوع پس بریں تقدیر گرسنہ ترجمہ جائع باشد و کلمہ سہ دریں ترکیب برائے نسبت باشد مثل تشنہ کہ بمعنی عطش و عطشان باشد و گرسنہ بفتح دوم نیز آمدہ است چنانکہ در بیت استعمال یافتہ و ایں نوع از اشرف است محمد سعید اشرف کہ از فصحائے ایران است گوید ے رسید دلبر من مست و گرم رقاصی ۔ کشید تیغ ز خوئم گرسنہ و عاصی ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

گفت بے خوف و خطر نانے پزند
بولا بے خوف و خطر روٹی پکائیں

چوں دلش بر جوع فرزندش بسوخت
بھوک پر بچہ کی جب دل جل گیا

چونکہ دود از خانۂ او شد بدر
اُس کے گھر سے جب دھواں باہر ہوا

بر درش آواز داد ندآ پختاں
اُس کے در پر ایا للکارو میاں

کس نگوید کذب گفتی اشرفا
یوں نہ کہئے جھوٹ اشرف نے کہا

کاے قریب الموت از خانہ بر آ
موت پر تیار گھر سے باہر آ

آں سپاہی گفت از من چیست کار
وہ سپاہی بولا مجھ سے واسطہ

نیست آگاہی ترا از حکم شاہ
حکم شہ سے تجھ کو آگاہی نہیں

ہر کہ دود از خانہ اش باشد بلند
جس کے گھر سے ہو دھواں و نچا کہیں

یا جوابے عقدہ ما را دہد
یا ہمارے عقدہ کا دیوے جواب

دیدہ خواہد شد کہ ما را چہ کنند
دیکھا جائے گا کہ ہمکو کیا بتائیں

مادرش ناچار شد آتش فروخت
ماں نے مجبور ہو دیا چولھا جلا

مردمان شاہ را گشتہ خبر
شاہی لوگوں کو پتہ بھی لگ گیا

کہ از و لرزد زمین و آسماں
جس سے تھرائیں زمین و آسماں

کاندریں فن ایں چنیں باشد روا
کیونکہ اس فن میں تو ہے ایسا روا

زود افتد بر سرت رنج و بلا
تیرے سر پر جلد نازل ہو بلا

آں ہمہ گفتند اے غفلت شعار
سب کے سب بولے کہ اے بیواسطہ

کو بفرمودہ است با فوج و سپاہ
فوج کو یہ بات بتلائی نہیں

پشت از نیلی کنید از زیر بند
پیٹھ نیلی تسمہ سے کردو وہیں

یا بدُرّہ پشت خود خستہ کنند
پیٹھ یا دُرّہ سے کرے وہ خراب

لہ یعنی در فنون افسانہ سنجی و شعر گوئی اینچنیں مبالغہ روا باشد بلکہ اکثر کلام مشتمل بر مبالغہ در کتاب و سنت نیز وارد شدہ کقولہ تعالے حتی یلج الجمل فی سم الخیاط وقولہ تعالی یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ نار وکقولہ علیہ الصلوۃ والسلام ما کان من فزع وان وجدناہ لبحرا قال فی فرس ابی طلحۃ ویقال لہ مندوب رواہ الترمذی ۱۲ منہ

پس جوابے عقدہ ما را بدہ
پس ہمارے عقدہ کا اب دے جواب

گفت[۱] خواہم داد عقدہ را جواب
بولا اُس عقدہ کا میں دونگا جواب

نزدِ سلطاں آمدہ گفتند حال
شہ کے پاس آکر کہا کل ماجرا

گفت[۲] بے تاخیر نزدِ او روید
بولا تم فی الفور اُس کے پاس جاؤ

باز واپس گشتہ نزدش آمدند
آئے اس کے پاس پھر وہ لوٹ کر

گفت لبیک امر شہ را لشکری
بولا حاضر حکم شہ کو لشکری

تا توانی[۳] حکمِ سلطاں را برار
جب تلک ہو حکم شہ کو کر ادا

ذاک[۴] امر المصطفےٰ فی کلِ حال
ہے یہ ہر حالت میں حکمِ مصطفےٰ

گفت[۵] پیغمبر شو دگر بر شما
تم پہ گر ہو آمر و فرماں روا

پس بدل آرید فرمانش بجا
دل سے لاؤ حکم اُس کا تم بجا

یا جگر بندت بہ پیشِ زاغ نہ
یا کہ سولی پر تو چڑھ جا بس شتاب

آں ہمہ گشتند واپس با شتاب
سب کے سب واپس گئے با صد شتاب

از خوشی پرید شہ بے پر و بال
شہ خوشی سے بے پر و بال اُڑا

زود او را نزدِ ما حاضر کنید
جلد اوس کو پاس ہمارے لیکر آؤ

حکمِ شہ در گوشِ او انداختند
حکم شاہی کو کہا سن کان دھر

ہمرہ شاں شد برائے حاضری
چلدیا ساتھ اُن کے دینے حاضری

تا کہ آفت را نیفتد با تو کار
تا نہ ہو آفت میں تو بھی مبتلا

قَدْ عَصَانِیْ مَنْ عَصَی السُّلْطَانَ قَالْ
شہ کا باغی مجھ سے باغی ہوگیا

عبدِ حبشی حاکم و فرمانروا
عبد حبشی ہے یہ قول مجتبا

از شما باشد بدیں راضی خدا
اس میں ہوگا تم سے راضی بس خدا

---

[۴] یعنی ایں فرمودہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم است در حالی گفت ہر کہ نافرمانی کرد بادشاہ را نافرمانی من کرد
اشارہ است بحدیث من یعص الامیر فقد عصانی ۱۲ منہ

[۵] در حدیث است اسمعوا و اطیعوا وان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اُولی الْأمر اَطِیعُوا گفت حق[1]
شہ کا مانو حکم۔ حق نے ہے کہا

بود آنجا منتظر شاہ زمن
اس طرف تھا منتظر شاہ زمن

آں سپاہی چوں بدر گاہش رسید
اس کی درگہ میں سپاہی جو گیا

جست از جائے و کشیدش در کنار
واں سے اٹھکر گود میں اسکو لیا

مرحبا[2] قد جئت خیر المقدم
واہ کیا خوب آئے اچھا آئیے

مرحبا اے حل کُنِ اشکالِ ما
خوش رہو تم اے مرے مشکلکشا

مرحبا اے فاتحِ اغلاقِ ما
واہ میری مشکلوں کے حل نما

مرحبا اے باعثِ شادیٔ ما
اے مری شادی کے باعث مرحبا

مرحبا اے دیدنت مشکلکشا
واہ تیری دید ہے مشکلکشا

مرحبا اے مشکل ما را کلید
مرحبا اے میری مشکل کی کلید

زیں بری بر دیگر آں گوئی سبق
راہ دیں میں اس سے تو بڑھ جائیگا

در راہ دیں

کاید آں حلّال اشکال و محن
آوے حل فرمائے مشکل اور محن

در نگاہش آں مَہ چوں ماہ عید
اس کی آنکھوں میں وہ تھا چاند عید کا

بود جاری بر زباں مستانہ وار
یہ زباں پر بیخودی میں جاری تھا

مرحبا اکرمت خیر المکرم
واہ کیا خاطر کریں بتلائیے

مرحبا اے موضحِ اعضالِ ما
واہ میری دقتوں کے حل نما

۳۱ مرحبا اے مُبرِدِ احتراقِ[3] ما
اے مری سوزش کے دافع مرحبا

مرحبا اے شکل آبادیٔ ما
میری آبادی کی صورت واہ وا

مرحبا اے روئے تو صد عید ما
تیرا رخ ہے عید ہماری مرحبا

مرحبا اے رحمتِ ربِّ مجید
شاد باش اے رحمتِ ربِّ مجید

[1] اے اطاعت کنید اہل حکومت را اشارہ است بآیت کریمہ یایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۱۲ منہ

[2] ہر آئینہ آمدی بہتر آمد مرحبا گرامی کردہ شدن ۱۲ منہ مدظلہ۔

[3] بالفتح جمع حرق بالتحریک بمعنی آتش مراد آتش غم یا آتش عشق شہزادہ بنسبت آں بجود مجازاً ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرحبا اہلاً و سہلاً مرحبا
آیئے اپنوں میں آیئے آیئے

جائے عالی داد او را نزد خویش
اوس کو اپنے پاس اونچی جگہ دی

آں سپاہی گفت اے شاہِ زمن
وہ سپاہی بولا اے شاہ زمان

باد روز افزوں شہا اقبال تو
آپ کا اقبال دن دونا رہے

دوستانت با خوشی و خرمی
دوست تیرے خوش رہیں اور شادکام

دُور بادا از تو و فرزند تو
۳۲ تجھ سے اور شہزادہ سے دوری رہے

تا شنیدم حال صاحبزادہ را
حال شہزادہ کا ہے جب سے سنا

ما ہمہ درگاہ شہ را بندہ ایم
بارگاہِ شہ کے ہیں ہم سب غلام

گر نہ کار آییم در وقتے چناں
گرہ ایسے وقت میں ہم کام آئیں

ہست واجب بر غلاماں بندگی
ہے غلاموں پر تو لازم بندگی

حقیقت بندگی

ہر غلامے کو نیارد بندگی
بندگی بندہ نہ جو کوئی کرے

مرحبا او تیت عقلاً مرحبا
واہ اچھی فہم لائے لایئے

جملۂ اعیان دولت ہم بہ پیش
سامنے ارکان دولت تھے سبھی

دُور باشی از بلاہا و محن
آپ رنج اور غم سے بس پا دیں اماں

شوکتِ تو ملک تو اجلال تو
شان و عظمت ملک سب بڑھتا رہے

دشمناں پیوستہ در زیرِ زمی
مخفف زمین

پائمال اعدا رہیں تیرے مدام

جملہ اندوہ و الم از فضلِ او
جملہ رنج و غم خدا کے فضل سے

گویا جاں نیست در قالب مرا
گویا میرا جسم بے جاں ہے شہا

پیشِ حکمِ شاہ سر افگندہ ایم
حکم شہ پر نیچی گردن ہے مدام

پس چساں گوئیم خود را بندگاں
پھر غلام اپنے کو ہم کیسے جتائیں

ورنہ دعوے بندگی شرمندگی
بہ فک اضافت ۱۲

ورنہ ہے بے بندگی شرمندگی

مُردنِ او بہتر ست از زندگی
جینے سے تو اوس کا مرنا خوب ہے

لہ مرحبا آدمی اہل را وقطع کردی زمین ہموار را مرحبا دارہ شدہ عقل ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بندہ میگوئی تو خود را اے زبوں
اپنے کو اے پست کہتا ہی غلام

بندہ گفتن سہل و گشتن مشکلست
بندہ کہلو۔ ہونا مشکل ہی کہیں

گر گزاری زیں جوارح صد نماز
جو پڑھو ان اعضا سی تم سو نماز

از ہمیں جا شافعِ یوم النشور
ہے یہ قولِ شافعِ روزِ جزا

ایستادہ اسپ قصہ زود تاز
جلد چل قصہ کا مرکب ہے کھڑا

چیست رنج و کلفتِ فرزند تو
کلفت و غم تیرے بچہ کا ہے کیا

با سپاہی گفت آں فرماں روا
لشکری سے جملہ اُس شہ نے کہا

ہم ازاں عقدہ نمود اور اخبیر
اُس کو اُس عقدہ سے بھی آگہ کیا

آں سپاہی گفت با میرانِ شاہ
شاہی رکنوں سے سپاہی نے کہا

حق شمارا در خرد کردہ بزرگ
حق نے تم کو عقل میں، برتر کیا

من کیم پیشِ چنیں دانشوراں
ایسے دانشمندوں میں کیا چیز ہوں

می ندانی بندگی باشد چگول
بے خبر ہے۔ ہی غلامی کس کا نام

بندگی نے از زباں بل ز دلست
بندگی دل سے زباں سے ہے نہیں

نیست سودے تا نگردی با نیاز
ہے یہ لاحاصل نہ ہو جب تک نیاز

گفت لا صلوٰۃ[1] الا بالحضور
بے حضورِ دل نماز ہے نفع کیا

کاں سپاہی گفت با سلطاں چہ باز
پھر سپاہی نے کہا سلطان سے کیا

چیست مشکل چیست عقدہ ہیچ گو
کیا ہے دقت پیچ کیا ہے کچھ بتا

جملہ حال از ابتدا تا انتہا
ابتدا سے انتہا تک ماجرا

کاں ہمہ را در بلا کردہ اسیر
جس نے اُن سب کو دیا غم میں پھنسا

گفتنم پیشِ شما ہست از گناہ
بولنا تم سب کے آگے ہے خطا

ہم بعلم و فضل بنمودہ سترگ
نیز علم و فضل میں رتبہ دیا

کہ بگویم ہیچ قولے از زباں
کہ زباں سے بات کچھ کہہ بھی سکیں

۳۳

[1] نیست نماز مگر باحضور دل لفظ حدیث این ست۔ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب ۱۲ منہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

پند گیر اے ناظر این مثنوی
لے نصیحت مثنوی کو دیکھ کر
کبر الاکبر[1] بفرموده نبیؐ
کر بڑوں کا وقر ہے قول نبیؐ
ہر کہ تعظیم بزرگاں میکند
جو کہ کرتا ہے بڑوں کی عظمتیں
ہر کہ وقر شاں نہ کرده اے پسر
جس نے ان کا وقر چھوڑا اے پسر
ہست رای و فکر تاں جملہ صواب
عقل و فکر ہے آپ لوگوں کی صواب
جملہ گفتندش کہ اے آئینہ دل
سب کے سب بولے کہ اے آئینہ دل ۳۴
عقل ما گشتہ درین عرصہ زبوں
عقل ہماری اس میں تو گند ہو گئی
پس کجا ماندیم دانا و بزرگ
تو بڑے۔ اور عاقل ہم کیسے رہے
الغرض ما را تو شرمندہ مکن
الغرض تو ہم کو شرمندہ نہ کر
گفت اگرچہ گفتنم زیبا نبود
بولا گو کہنا مجھے زیبا نہ تھا

کہ بزرگاں را بہ پیش خود نہی
کہ بڑے لوگوں کی تو تعظیم کر
با بزرگاں پیشہ ات کن عاجزی
تو بڑوں کے سامنے کر عاجزی
رتبۂ او پیش حق عالی شود
بالکل کے اس کے رتبے بڑھتے ہیں
لیس منا[2] نیست یا داور امگر
ہے نہیں ہمسے۔ وہ بھولا ہے مگر
پس بہ فرمائید عقده را جواب
آپ ہی بتلائیں عقده کا جواب
میکنی ما را چرا خوار و خجل
کرتا کیوں ہے ہم کو تو خوار اور خجل
فکر و رای و ما فتاده سرنگوں
سوجھ بوجھ ہم سب کی ہے اوندھی پڑی
آدمی از عقل خود باشد سترگ
آدمی تو عقل ہی سے ہیں بڑے
حل نشد از ما تو آنرا حل بکن
ہم ہیں قاصر تو ہی حل عقده کر
امر کم فوق[3] الادب عاجز نمود
حکم ادب پر راج ... نے سر خم کیا

---

[1] گرامی کن بزرگاں را این حدیث است ۱۲ منہ [2] تمام حدیث این است۔ من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا ولم یجل عالمنا فلیس منا۔ یعنی ہر کہ توقیر نکرد بزرگان ما را و نہ رحم آورد بر خوردان ما را و نہ تعظیم نمود عالماں را پس نیست از ما یعنی چنیں کار ہا از مسلمانان نہ آید ۱۲ منہ

[3] مثل مشہور است الامر فوق الادب یعنی حکم و فرمان بالائے ادب است ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

این خطا از امرِ تاں گشتہ صواب
حکم والا سے خطا یہ ہے صواب

آنکہ[1] بر چشمش نہادہ بود دست
ہاتھ اُس کی آنکھ پر رکھا جو تھا

زانکہ در ہندی است نام چشم نین
نَینْ ہندی میں ہے بس نام آنکھ کا

وانکہ بر سینہ نہادہ بود دست
اور رکھا ہاتھ سینہ پر جو تھا

زانکہ گوید ہند چھاتی سینہ را
چونکہ ہے چھاتی مرادف سینہ کا

گر[2] کسے گوید کہ شہرے چھاتہ نیست
گر کہے کوئی کہ چھاتہ ہے نہیں

پس جوابش آنکہ این دورِ سپہر
سو جواب ہے یہ کہ دور چرخ سے

صد ہزاراں نامداراں گم شدند
بے پتہ لاکھوں ہی نامی ہو گئے

چہ عجب گر چھاتہ باشد ہمچنیں
کیا عجب ایسا ہی ہووے چھاتہ بھی

گم شدہ باشد نشان و نام شاں
گم ہوا ہو نام اور اُن کا نشاں

ان[3] مافی دارِ[4] دنیا ذو فنا
جو ہے دنیا میں سو ہے اُس کو فنا

پس بناچاری ہمی گویم جواب
پس بمجبوری میں دیتا ہوں جواب

نام خود گفتا کہ نینا ونتی ست
نام نینا ونتی اُس نے ہے کہا

این اشارہ بود از دستش بعین
یہ اشارہ ہاتھ سے آنکھوں پہ تھا

از وطن گفتا کہ شہر چھاتہ است
شہر چھاتہ دیس ہے بتلا دیا

آں صنم نام و مقامش کرد وا
اُس نے نام اور دیس ہے بتلا دیا

نیز نینا ونتی نام ملکہ نیست ۳۵
نیز نینا ونتی ملکہ ہے نہیں

گم نمودہ بے عدد سلطان و شہر
شہر اور شہ بے نشاں کتنے ہوئے

زانقلاب و دورِ این چرخ بلند
انقلاب اور اس فلک کے دور سے

نیز نینا ونتی دخترِ مہ جبیں
اور نینا ونتی نام ملکہ بھی

ہم شدہ باشد فنا تاریخِ آں
مٹ گئی ہو اُس کی تاریخ اے میاں

ان مافی دار عقبے ذو بقاء
جو ہے عقبیٰ میں سو ہے اُس کو بقا

[1] ہر آئینہ ہر چہ در دار دنیاست فانی است و ہمانا ہر چہ در آخرت است باقی است ۱۲ منہ عہ چنانچہ دریں زمانہ ہم پرگنہ ایست مسمی بہ چھاتا ۱۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

چشم عبرت برکشا و در نگر
کھول آنکھ عبرت کی اور تو غور کر

گاہ شام و گاہ لیل و گہ سحر
گاہ شام اور گاہ رات اور گہ سحر

تندرستی گاہ و گہ بیماری ست
ہے کبھی صحت کبھی بیماری ہے

آن یکے اندر بلا گشتہ اسیر
ایک وہ تو ہے مصیبت میں اسیر

آن یکے در خرمی خورسند و شاد
اک بجاتا چین کی بنسی ہے یار

آن یکے مشغول طاعات خدا
۳۶ ایک طاعت میں خدا کی ہے لگا

شد زبان معترض بند اشرفا
معترض کی بند ہی اشرف زباں

چونکہ حل کرد آن سپاہی عقدہ را
لشکری نے جب وہ عقدہ حل کیا

شاہ داد انعام او را بیشمار
شاہ نے بخشش دی اس کو بیشمار

گفت اے حلال حل کردی گرہ
بولا عقدہ حل کیا مشکلکشا

ہمچنانکہ حل نمودی عقدہ را
جیسے تو نے عقدہ کو ہے حل کیا

میشود عالم چگوں زیر و زبر
کیسے دنیا ہوتی ہے زیر اور زبر

در وطن گاہے اقامت گہ سفر
دیس میں رہنا کبھی اور گہ سفر

جائے عدل و جائے دل آزاری ست
عدل اک جا اک جا دل آزاری ہے

واں دگر پوشیدہ سنجاب و حریر
دوسرا پہنے ہے سنجاب اور حریر

واں دگر دادہ بغم عمرش بباد
اک نے اپنی عمر غم میں کی ہے بیاد

واں دگر مشغوف با حرص و ہوا
دوسرا حرص و ہوا میں مبتلا

زود باز آ و بیان کن قصہ را
جلد لوٹو اور کرو قصہ بیاں

گفت ہر یک مرحبا و مرحبا
بولا ہر اک شادباش اور واہ وا

کرد بر فرقش جواہر با نثار
اس کے سر پر سے کئے موتی نثار

آفریں بادا ترا اے مرد رہ
تجھ کو ہے شاباش اے مرد خدا

ہمچنیں تدبیر وصل او نما
ویسے ہی تدبیر ملنے کی بتا

toobaa-elibrary.blogspot.com

گر شود لشکر کشی نافع دراں
فوج اُس میں بھیجنا گر ہو مفید
گر شود قاصد فرستادن مفید
ایلچی کا بھیجنا نافع ہو گر
یا ببر ہمراہ خود شہزادہ را
یا تو اپنے ساتھ لڑکا لیتا جا
یا شود تدبیر دیگر غیر ازیں
یا کہ ہو تدبیر اور اس کے سوا
چارۂ کن دیر و تاخیرے مکن
کر علاج اور ڈھیل ڈھال ہرگز نکر
آں سپاہی گفت اے با عز و شاں
عالی جاہا۔ اُس سپاہی نے کہا
والدِ آں دختر نازک بدن
اے حضور اُس ناز نیں لڑکی کا باپ
نیز از قاصد نباشد ہیچ کار
ایلچی سے بھی نہ ہوگا کوئی کام
کہ بجز عاقل نجوید وصل کس
کہ خرد ور ہی سے وہ شادی کرے
ہر کہ پیغامِ وصالش مید ہد
جو ہے دیتا اُس کی شادی کا پیام
ہمچنیں دل باشد بدرگاہِ خدا
ایسے ہی درگاہِ حق میں ہو ویگا

پس بگو گردہ شود تا ہمچناں
تو بتا ہم بھیجدیں فوج مزید
پس فرستم مرد دانا و حمید
تو میں بھیجوں مرد عاقل خوش سیر
تا باں دختر رسائی کن ورا
حتیٰ اُس لڑکی کے واں پہنچا ذرا
پس بگو گردہ شود تا ہمچنیں
تا کہ کی جاوے وہی سو وہ بتا
تا کہ باشد دُور ایں رنجِ کہن
تا مصیبت دور ہو یہ اے پسر
نیست از لشکر کشی سودے عیاں
۳۷ ہے چڑھائی سے بتاؤ نفع کیا
ہست سلطانِ عظیم وصف شکن
ہے بہادر اور شاہنشاہ آپ
زانکہ کردہ شرطِ آں زیبا نگار
کیونکہ اسنے یہ کیا ہے التزام
ورنہ تنہا بگذراند عمر و بس
عمر بھر ورنہ کنواری ہی رہے
بیندش ہم امتحانش میکند
دیکھکر ہے جانچتی اُس کو مدام
امتحانِ نیک و بد روزِ جزا
نیک و بد کا امتحاں روزِ جزا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہر کرا[1] نامہ فتد در دستِ راست
جس کے سیدھے ہاتھ میں نامہ پڑے
وانکہ در دستِ چپش نامہ فتد
جس کے اُلٹے ہاتھ میں خط آپڑے
ہمچنیں[2] باشد گذر بر پُل صراط
ہو گذرنا پُل پہ جو ہے پل صراط
کافران و فاسقان و فاجراں
بدچلن۔ بدکار اور منکر جو ہیں
ہمچنیں[4] میزان باشد امتحاں
اک ترازو سے بھی ہو گا امتحان
فی نعیم[5] من ثقل میزانہٗ
پلّہ بھاری والا جنت میں بسے ۳۸
پس نخواہد شد ز قاصد اکتفا
ایلچی سے کام چلنے کا نہیں
در رود شہزادہ خود در شہرِ او
جائے شہزادہ اُس کے واں اگر
ویں نگینِ خاتمِ سلطانِ ما
مہر شاہی کے نگینہ نے ابھی

او بعیش و خور مہیا دائماست
وہ ہمیشہ عیش و عشرت میں رہے
شد ہلاک و راست در دوزخ رسد
ہو تبہ اور سیدھا دوزخ میں گرے
عابر[3] بالخیر یخلد فی النشاط
خیر سے گذرا۔ کرے دائم نشاط
سرنگوں افتند در دوزخ ازاں
مُنہ کے بل دوزخ میں اُس سے جاگریں
از پئے اعمال نیکان و بداں
نیک و بد کے کام کا اس کو تو جان
فی جحیم من کثر عصیانہٗ
ہوں گنہ زائد تو دوزخ میں پڑے
تا نہ او خود بیند ایں شہزادہ را
ہاں وہ خود اس لڑکے کو دیکھے وہیں
کرد خواہد قدر عقلش جستجو
اک نظر ڈالے گی اس کی عقل پر
کہ نمودہ۔ جان خود بروے فدا
جنے اُسپر جاں نثار اپنی ہے کی

[1] کما قال اللہ تعالیٰ۔ فاما من اوتی کتابہٗ بیمینہ فیقول ہاؤم اقرؤا کتابیہ الخ واما من اوتی کتابہٗ بشمالہ فیقول یالیتنی لم اوت کتابیہ ۱۲ منہ
[2] کما قال اللہ تعالیٰ وان منکم الا واردہا ۱۲ منہ مدظلہ۔
[3] گذرندہ بخیریت خواہد ماند ہمیشہ بہ شادمانی ۱۲ منہ۔
[4] کما قال اللہ تعالےٰ ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا ۱۲ منہ۔ [5] در جنت است ہر کہ ترازوئے اوگراں شد در دوزخ ست آنکہ نافرمانی او بسیار شد کما قال اللہ تعالیٰ فاما من ثقلت موازینہٗ الخ ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم ندیدہ گرم و سردِ ایں جہاں
بے خبر دنیا کے گرم و سرد سے

نیست پختہ ہست طفل و خام کار
ہے نہیں پکا۔ ہے بچہ۔ بے خبر

ترسم اندر امتحاں خامی کند
ڈرتا ہوں میں جانچ میں پورا نہ ہو

گفت شہ ہرگہ شوی ہمراہ او
شاہ بولا جب تو اُس کے ساتھ ہو

گفت زامرت نیست انکاری مرا
بولا تیرے حکم سے انکار کیا

لیک معذورم ازیں خدمت شہا
پر میں اس خدمت سے معذور ہوں شہا

مہلتِ من ختم شد اے شہریار
ختم رخصت ہو گئی میری جناب

گفت سلطاں دور افگن ایں خیال
بولا سلطاں دور کردے یہ خیال

نصف مُلکِ خود بتو بخشش کنم
تجھ کو آدھی سلطنت بخشوں ابھی

گفت للہ المنن طامع نیم
بولا شکر اللہ کا میں طامع نہیں

لیک وعدہ زود واپس آمدن
پر ہے وعدہ جلد واپس ہونے کا

نے چشیدہ تلخ و شیرینِ زماں
کچھ نہ چکھے تلخ و شیریں وقت کے

نیست عاقل ہست بل غفلت شعار
سیدھا ہے۔ بھولا ہے شہزادہ مگر

وز مرادِ خویش ناکامی کند
اپنے مطلب میں کہیں بگڑا نہ ہو

گر د خواہی نظم بر طرز نکو
تو کرے تدبیر وہ ہو خوب جو

حکم تو از جان و دل آرم بجا
جان و دل سے حکم لاؤں میں بجا

نوکری خود دگر جا کرد وا
نوکری اپنی بیاں کی اور جا

باشد آنجا انتظارِ بیشمار
انتظار ہوگا وہاں پر بے حساب

گر میسر شد ز تدبیرت وصال
ہو اگر تدبیر سے تیری وصال

پس غنی باشی ز دینار و درم
سو درم دینار سے ہو تو غنی

از دل و جاں شاہ را خدمت کنم
جاں سے خدمت آپکی کر دوں کہیں

کردہ ام آنجا من ای شاہِ زمن
کرلیا میں نے وہاں شاہنشہا

۳۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

خلف[۱] وعدہ در شریعت ناروا است
خلف وعدہ شرع میں ہے ناروا

خلف[۱] وعدہ از علامات نفاق
خلف وعدہ ہے مخالف کا نشاں

گفت سلطاں نیست خلف وعدہ ایں
بولا شہ ہے خلفِ وعدہ سے بعید

خلف[۲] وعدہ معنی آنست اے فتا
خلف وعدہ سے ہے مطلب صاحبا

ورنہ گر مانع قوی آید بہ پیش
ورنہ شرعی مانع پیش آئے اگر

لم یف[۲] للعذر لا اثم علیہ
عدم ایفا عذر سے جرم ہے نہیں

گفت مانع چیست از ایفا مرا
بولا ایفا سے مجھے مانع ہے کیا

گفت مانع چیست از حکم قوی
بولا میرے حکم سے مانع بڑا

زانکہ ناید غیر تو از ہیچ کس
تجھ سوا جتنے ہیں سب ہیں اس میں پست

الغرض[۳] ہر چند کردہ عذرہا
الغرض ہتیرے عذر اُس نے کئے

کردن ایفا وعدہ را حکم خدا است
وعدہ پورا کرنا ہے حکم خدا

یخلف المیعاد اصحاب الشقاق
خلف وعدہ تو مخالف ہی سے جان

کہ وعید شرع باشد اندریں
ہے شریعت کی نہیں اس میں وعید

کہ نباشد نیتش ز اول وفا
ہو شروع ہی سے نہ نیت میں وفا

زاں وفا کردن نیتاند وعد خویش
(تخفف تواند)
اُس سے عذر اور وعدہ کو پورا نکر

لیس ذنب عائداً اصلا الیہ
کچھ گنہ عائد نہیں مطلق کہیں

کہ شوم معذور نزدیک خدا
جو میں ہوں معذور نزدیکِ خدا

حیلہا بگذاری وہمرہ روی
کیا ہے، حیلے چھوڑ، اور تو ساتھ جا

نظم و نسق کار تو دانی و بس
جانتا تو ہی ہے اس کا بند و بست

یک نشد مسموع آں فرمانروا
کچھ نہ آیا دھیاں میں اس شاہ کے

ف ۱ ایفاء وعدہ۔
ف ۲ معنی خلف وعدہ۔
ف ۳ منظور کردن بہادر خان عذر در سپاہی۔

لہ در حدیث است اربع من کن فیہ فہو منافق خالص و ان صلی و صام و زعم انہ مسلم و ان کانت فیہ خصلۃ منہن ففیہ شعبۃ من النفاق حتے یدعہا من اذا حدث کذب و اذا وعد خلف و اذا ائتمن خان و اذا خاصم فجر و فی روایۃ و اذا عاہد غدر و معنی مصرعہ ثانی خلاف وعدہ میکنند صاحبان مخالفت لہ وعدہ وفا نکرد بجہت عذرے گناہے نیست بر وے ہرگز گناہ بر و عائد نیست ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

چوں ندیدہ چارہ جُز امتثال
جب نہ دیکھا مان لینے کے سوا

گفت بہتر میروم ہمراہ او
بولا اچھا جاؤں گا میں ہمرکاب

پس مہیّا کرد سلطاں زادِ راہ
تب مہیّا شہ نے زادِ رہ کیا

آں سپاہی مرد گفت اے بادشاہ
وہ سپاہی آدمی کہنے لگا

بندہ و شہزادہ تنہا می روند
فدوی اور شہزادہ تنہا جائینگے

آنچہ در خلوت بیاید کار راست
جیسا خلوت میں ہو کام اچھا میاں

گفت[1] پیغمبر سلامت وحدت ست
ہے سلامت وحدت میں قولِ بشیر

سرو آزاد ست و تنہا از ثمر
سرو ہے بے پھل اور آزاد ہے مدام

باش تنہا قلب خود را صاف کن
رہ اکیلا اپنے دل کو صاف کر

تا کہ عکسِ نورِ حق در وے فتد
جھلکے اُس میں تا کہ نورِ ایزدی

بر دلِ تو او فتادہ صد حجاب
تیرے دل پر ہیں پڑے صدہا حجاب

منقطع کردہ جواب و ہم سوال
کوئی چارہ۔ گفتگو کو بس کیا

میکنم تدبیر بر طرزِ نکو
کرتا ہوں میں انتظام لاجواب

کرد ہمرہ لشکر و فوج و سپاہ
فوج و لشکر اوس کے ہمرہ کر دیا

احتیاجے نیست با فوج و سپاہ
عالی جاہا فوج و لشکر ہو گا کیا

زود واپس گشتہ در خدمت رسند
لوٹ کر خدمت میں جلد آجائیں گے

در کثرت آں در ستیہا کجاست
خوبیاں وہ پیارے جلوت میں کہاں

صد ہزار آفات اندر کثرت ست
اور کثرت میں ہیں آفاتِ کثیر

می شود محفوظ ز آفاتِ حجر
ڈھیلے پتھر کی نہیں آفت سے کام

کوش و مثلِ آئینہ شفاف کن
حُب جا مثل آئینہ شفاف کر

ینکشف للقلب اسرار الصمد
دل میں آویں رازہائے سرمدی

ورنہ نورش اظہر ست از آفتاب
ورنہ کم اُس نور سے ہے آفتاب

[1] لفظ حدیث ایں ست السلامۃ فی الواحدۃ ۱۲ منہ سکے ہویدا خواہد گشت بر اکے دل رازہائے خدا ۱۲ منظ

گر نہ بیند شپرک خورشید را
شپرہ دیکھے نہ گر خورشید کو

بلکہ در چشمش قصورے ظاہر ست
بلکہ اُس کی آنکھ میں خود ہے کمی

ہمچنیں چشم تو کورست اے مرید
یوں ہی نابینا ہے تو کہتا ہوں میں

اشرفا باز آ کہ قصہ گفتن ست
لو ٹو اے اشرف کہ قصہ کہنا ہے

الغرض شہزادہ و مردِ عقیل
الغرض شہزادہ اور مرد عقیل

سوئے شہر آں صنم راہی شدند
اُس صنم کے شہر کو راہی ہوئے ۴۲

ہم بیابانہا ترا در پیش ہست
ہیں بیاباں تیرے آگے بھی کثیر

ہیچ دانی کز پئے رہ چیست زاد
کچھ خبر ہے توشہ کیا ہے راہ کا

اتقِ اللہ فیحبک المتین
ڈر خدا سے تجھ کو چاہے گا خدا

راہ دورست و مہیا نیست ہیچ
دور ہے رہ اور نہ کچھ ساماں کئے

پس نمی باشد ازیں نفیِ ضیا
روشنی کی نفی اس سے تو نہ ہو

خور ز تاریکی بری و طاہر ست
اور تاریکی سے سورج ہے بری

ور نہ اقرب نحن من حبل الورید
ورنہ شہ رگ سے بھی ہم نزدیک ہیں

اندرونِ شہر چہاتہ رفتن ست
شہر چہاتہ میں بھی تو اب جانا ہے

زادرہ بگرفتہ ہم قدر قلیل
زادرہ بھی لیکے کچھ قدر قلیل

گاہہا اندر بیابانہا زدند
اور بیابانوں کو طے کرنے لگے

ہیچ زادے ہم مہیا ہمرہ ست
توشہ کچھ ہے ساتھ بھی رکھتا فقیر

گفت ربِ ما کہ تقویٰ خیر زاد
تقویٰ بہتر توشہ ہے حق نے کہا

انہ قال یحب المتقین
متقی کا پیار ہو اُس نے کہا

پس چگونہ بگذری از ہیچ ہیچ
کیسے جائے گا رہ پر ہیچ سے

لہ اشارہ است بآیت کریمہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ما نزدیک تریم باو از رگ گردن ۱۲ منہ لہ پرہیزگاری توشہ نیک ست اشارہ است بآیت کریمہ تزودوا فان خیر الزاد التقویٰ ۱۲ منہ لہ یعنی بترس از خدا محبوب خواہد داشت ترا ہر آئینہ او گفتہ است یحب المتقین اے دوست می دارد پرہیزگاران را ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہست در پیشت مناز لہا سخت
گھاٹیاں ہیں سامنے تیرے بھی سخت

زاد راہے را بکن با خود رفیق
زادرہ کو اپنا تو ساتھی بنا

گر پئے یک روز می سازی سفر
گر تو اک دن کا بھی کرتا ہے سفر

پس عجب کہ میروی دور و دراز
ہے اچنبھا جارہا دور و دراز

پس فزوں تر زیں چہ باشد احمقی
اس سے بڑھکر اور نادانی ہو گیا

بود مردے در عزیزانِ شہے
مرد اک تھا ایک سلطان کا عزیز

کارِ دنیا چیست باطل سر بسر
کام دنیا کا ہے باطل سر بسر

از خدا غافل کند ایں سیم و زر
کرتا غافل ہے خدا سے مال و زر

لعنت اللہ علی ما یبعد
لعنت اللہ کی ہے اُس پر جو کرے

الغرض آں مردِ دیں را مرد ماں
الغرض اُس مردِ دیں کو آدمی

شاہ ہم پنداشتے او را چنیں
شہ بھی اُس کو یوں ہی کرتا تھا شمار

کن مہیا زادرہ اے نیک بخت
زادرہ تیار کر اے نیک بخت

تا کہ درماندہ نباشی در طریق
تا نہ ہو رہ میں پریشاں اے فتا

زادرہ دو چند بنہی پیشتر
دو گنا ہے توشہ رکھنا بیشتر

نصف توشہ نیست ہم اے پاکباز
توشہ آدھا بھی نہیں اے پاکباز

کہ سفر دور ست و دستِ تو تہی
ہاتھ خالی اور سفر ہے دور کا

بے خبر از کارِ دنیا بیدے
دنیوی کاموں سے تھا وہ بے تمیز

خاک افگن بر سر ایں سیم و زر
خاک ڈال اس مال و زر پر اے پسر

ترک کن دنیا و ما فیہا پسر
دنیا و ما فیہا کو تو بس ترک کر

قلب عبد اللہ عمّن یعبد
دور ۔ دل کو بندے کے معبود سے

می نمودندے شمار از احمقاں
سب سمجھتے پاگل اور احمق سڑی

کانَ عاقل عندَ ربّ العالمین
پر وہ تھا نزدیک رب کے ہوشیار

سلہ لعنت خدا براں چیز کہ دور گرداند دل بندہ را کہ پرستیدہ میشود ۱۲ منہ　　۲ے حالانکہ او خردمند بود نزد خدائے تعالیٰ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اقسام عقل

اے بسا عاقل بہ نزدیکِ خدا
وا ہیں بہت - نزدیک رب ہوشیار

عقل دنیا را ہمی گویند عقل
دنیوی دانش کو کہتے ہیں وہ عقل

عقل گفتہ عقلِ جزوی را خطا
عقل کہتا فہم جزوی کو خطا

عقل کُلّی را بگفتہ مصطفےٰ
عقل کُلّی ہی کو حضرتؐ نے کہا

عقل کُلّی از صفاتِ انبیا
عقل کُلّی انبیا کی شان سے

۴۴ عقل جزوی گر شدے کافی درس
عقل جزوی ہوتی گر کافی اخی

لیکؔ حالِ مردمان معکوس شد
حال لوگوں کا ہے پر پلٹا ہوا

گر کسے باشد منافق پُر دغا
جو منافق اور ہو اہل دغا

بے خبر باشد کسے گر زیں جہاں
بے خبر ہو اس جہاں سے کوئی گر

خلق گوید غافلاں را عاقلاں
خلق غافل کو ہے کہتی ہا ذکا

جاہلاں را می شمارد عالماں
جاہلوں کو اہل علم ہے جانتی

مردماں دانند بس احمق ورا
جن کا نادانوں میں کرتے ہیں شمار

بر خلافِ مقتضائے عقل و نقل
جو سراسر ہے خلافِ عقل و نقل

عقل کُلّی عقل دین ست اے فتا
فہم دینی عقل کلّی ہے فتا

عقلؔ اوّل ما خلق ربّ العلےٰ
حق نے پہلے عقل کو پیدا کیا

عقل کُلّی میرساند تا خدا
عقل کُلّی دے ملا حق سے تجھے

پس ولی گشتے رئیس الملحدین
تو رئیس الملحدیں ہوتا ولی

عقل ورائے شاں ہمہ منکوس شد
سست ان سب کی ہوئی فہم و ذکا

مردماں دانند بس عاقل ورا
جانتے اس کو ہیں با فہم و ذکا

پس شمارندش ز جملہ احمقاں
اس کو احمق جانتے ہیں بیخبر

عاقلاں را می شمارد ابلہاں
عاقلوں کو ہے سمجھتی وہ بڑا

گمرہاں را می شمارد ہادیاں
گمرہوں کو ہادی وہ ہے مانتی

سلے در حدیث است اول ما خلق اللہ العقل سب سے پیشتر ہیں ہر چہ کہ آفرید خداوندگار خرد است ہو منہ مظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عالمان وہادیاں گشتند گم

عالم اور ہادی ہوئے یاروفنا

فوت گشتند آں ہمہ مردانِ پاک[1]

وہ مقدس لوگ سب ہی چل دیئے

اے کجا رفتند آں مردانِ راہ

ہائے وہ صوفی کدھر کو چل دیئے

اے کجا رفتند پاکانِ خدا

ہائے پاکانِ خدا کس جا گئے

اے کجا رفتند سلطانانِ دیں

ہائے سلطانانِ دیں کس جا گئے

اے کجا رفتند دیں را حاملاں

ہائے جو تھامے تھے دیں کو کیا ہوئے

اے کجا رفت آں زبوئے وگل غنی[2]

ہیں کہاں جو بوئے وگل سے تھے غنی

بود او ہندو عرب را پیشوا

تھے عرب اور ہند کے وہ پیشوا

ہر کسے کو می نمودے یک نگاہ

جس کے اوپر ڈال دیتے اک نگاہ

دستگیر مستفیدانِ طریق

سالکان رہ کے تھے وہ دستگیر

التحذ زتم جاہلین را سلم

گم رہوں کو رہنما تم نے کیا

اے کجا رفتند اندر زیر خاک

ہائے وہ زیر زمیں کیا چل بسے

اے کجا رفتند مقبولانِ شاہ

ہائے پیارے حق کے کس جانب گئے

اے کجا رفتند شاہانِ ہدیٰ

ہائے شاہانِ ہدیٰ کس جا گئے

اے کجا رفتند آں اہلِ یقیں

ہائے وہ اہلِ یقیں کس جا گئے

اے کجا رفتند جمعِ کاملاں

ہائے کامل لوگ سب کس جا گئے

یعنی مولانا شہ عبد الغنی

ہیں وہ مولانا شہ عبد الغنی وفات ۱۲۹۵ھ

نیز روم وشام را بُد رہنما

نیز روم وشام کے تھے رہنما

می شدے واصل بدرگاہِ الٰہ

اس کو حاصل ہوتا بس قربِ الٰہ

طالباں را در حقیقت بُد رفیق

طالبوں کے تھے طریقت میں وہ پیر

[1] گر فقید شما گم بازار رہنمائے خود ۱۲ منہ۔

[2] مولانا شاہ عبد الغنی صاحب علیہ الرحمۃ اصلش از دہلی است پس از ادائے ہجرت بسوئے مدینہ منورہ شتافت وبہ پنجم محرم ۱۲۹۵ھ این مسیحی سرا گذاشت ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بود کامل ہم بعلمِ ظاہری
علم ظاہر میں تھے اچھے مولوی

اے کجا رفت آں تقی و آں نقی
اُف کہاں ہیں وہ تقی اور وہ نقی

بود دریائے بعلمِ ظاہری
علم ظاہر میں وہ دریائے عظیم

صورتش چوں خضر و سیرت چوں مَلَک
تھے مَلَک سیرت میں صورت خضر سی

در کلامش آں چناں تاثیر بود
گفتگو میں اُن کے یہ تاثیر تھی

قطب کامل بود و مقبولِ خدا ۴۶
قطب کامل اور مقبولِ خدا

ہست او را یک خلیفۂ ہمام
اک خلیفہ بھی تھے اُن کے اے ہمام

پرتوِ مرشد درو جلوہ گر ست
اُن میں مرشد کا ہے پرتو جلوہ گر

یا الٰہی دار اورا بالدوام
یا الٰہی رکھ انھیں تو بالدوام

اے کجا رفت آں بعلمِ دیں امیر
اُف کدھر ہیں علم دیں کے وہ امیر

بود شیخے در احادیثِ نبی
تھے احادیثِ نبی میں شیخ بھی

مولوی شیخ محمد تھانوی[1]
مولوی شیخ محمد تھانوی

بحر موّاجے بعلمِ باطنی
علم باطن میں تھے اک بحر ضخیم

ہمتِ او بود عالی از فلک
آسماں سے اُن کی ہمت تھی بڑھی

مردماں را ہوش و صبرے میر بود
ہوتی لوگوں میں تھی پیدا بیکلی وفات ۱۲۹۶ھ

یا الٰہی پوشش در رحمت ورا
یا الٰہی ان کو رحمت میں چھپا

قاضی اسماعیل منگلوریست نام
قاضی اسمٰعیل منگلوری ہے نام

رتبۂ او از فلک بالاتر ست
مرتبہ اُن کا فلک سے بالاتر

بر سرِ طلّاب و جملہ خاص و عام
خاص و عام اور طالبوں پر بھی مدام

مولوی احمد علی بے نظیر[2]
مولوی احمد علی بے نظیر

مولانا شیخ محمد صاحب تھانوی۔

مولانا احمد علی صاحب ۔

۱؎ شاگرد رشید جناب مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی وطنشا کی ہماجرا تاریخ وفات ۱۲۹۶ھ مادہ تاریخ اختر نام ۱۲ منہ ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

در سہارنپور بود اورا وطن
تھا سہارنپور میں اُن کا وطن

منبعِ فیض و عطا بود آں جناب
چشمۂ فیض و عطا تھے وہ جناب

بود عابد متقی و پارسا
تھے وہ عابد متقی اور پارسا

صد ہزاراں اند شاگردانِ او
لاکھوں ہی شاگرد اُن کے ہو گئے

اُف کجا رفت آں مدارِ ابتدا
اُف کدھر ہیں وہ مدارِ ابتدا

آیتے بودہ ز آیاتِ خدا
اک نشانی تھے ز آیاتِ خدا

بود در اخلاص نیکو بے سہیم
تھے خوش اخلاقی میں بس وہ بے بدل

منبعِ علم لدنّی بود آں
چشمہ علم لدنی تھے میاں

حامیِ اسلام و دینِ احمدی
حامی اسلام اور دیں نبی

مرشدِ موصل برائے طالباں
مرشد موصل تھے بہرِ طالباں

بُد محدث ہم فقیہ اندر زمن
تھے محدث اور فقیہ اہلِ زمن

بود جاری فیضِ او چو آفتاب
فیض اُن کا جاری مثل آفتاب

معدنِ جود و سخا کانِ عطا
کھان تھے بخشش کی اور کانِ سخا

با مروت بود و با خلقِ نکو
با مروت اور خوش اخلاق تھے وفات ۱۲۹۷ھ

آں محمد قاسم مولائے ما
وہ محمد قاسم آقائے ما

منبعِ جود و سخا کانِ عطا
چشمۂ جود و سخا کانِ عطا

سابق الاقران بالخلق العظیم
ہم زماں سے وہ گئے آگے نکل

وقت تقریرش بُدے گوہر فشاں
وقت تقریر ہوتے تھے وہ در فشاں

رد کنِ جملہ ہنود و پادری
ہارے اُن سے کتنے ہندو پادری

ہادیِ کامل برائے گمرہاں
ہادی کامل تھے بہر گمرہاں

۱؎ وطن حضرت قصبہ نانوتہ است بفتح ہر دو نون در ضلع سہارنپور قیام بہ دیوبندی بود مزار شریف ہم دراں ست مادۂ تاریخ وفات مرکز فخرِ علما ہاسے ہاسے ۱۲۹۷ھ منہ مدظلہ۔

۲؎ سبقت بردہ بود بر ہمعصران خود در خلق بزرگ ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

داشت صرفِ علم دیں ہمت بلند
عزم عالی علم دیں میں صرف تھا

مہتمم جملہ مدرس بے نظیر
مہتمم اور سب مدرس بے نظیر

آنکہ سازد مدرسہ را اہتمام
ہیں جو کرتے مدرسہ کا اہتمام

عقل کامل دارد و رائے صواب
عقل کامل رکھتے ہیں رائے صواب

خُلق چوں خُلقِ عظیم انبیا
خُلق تھا جیسا کہ خُلقِ انبیا

رہنمائے غاویان و گمرہاں
بھولے بھٹکوں کے لئے ہیں رہنما

ہم شریک[2] مشورہ اے نورِ عین
ہیں شریک مشورہ اے نورِ عین

عامل کامل ولی مردِ خدا
اچھے عامل اور ولی مردِ خدا

ہم جلالی ہم جمالی شانِ او
تھی جمالی اور جلالی ان کی شان

نقش و تعویذش مثال نقش قدر[3]
نقش و تعویذ ان کا گویا نقش قدر

مدرسہ کردہ بنا در دیوبند[1]
دیوبند میں مدرسہ بنوا دیا

فیضِ شاں لامع چو خورشید منیر
فیض روشن مثل خورشید منیر

ہست مولانا رفیع الدین بنام
ہیں وہ مولانا رفیع الدین ہمام

عقل اول ہست شاگرد جناب
یعنی عقل اول فلاسفہ
عقل اول ہی ہے شاگرد جناب

طالبِ راہِ خدا را پیشوا
طالب راہِ خدا کے پیشوا

ہادیِ راہِ خدائے مستعاں
رہنما و ہادئے راہِ خدا

ہست حضرت حاجیِ عابد حسین
یعنی حضرت حاجی عابد حسین

پائے او بر پائے فخر الانبیا
پیرو سنت کے فدائے مصطفےٰ

کانِ حلم و مخزنِ خلقِ نکو
حلم و خوش خلقی کے مخزن اور کان

فیض او بر خاص و عامی مثل بدر
فیض اُن کا عام مثل مہر و بدر

[illegible] ۱۲ منہ

مولانا رفیع الدین صاحب مرحوم

حاجی عابد حسین صاحب مرحوم ۴۸

[1] دیوبند قصبہ ایست در ضلع سہارنپور آنجا مدرسہ ایست بزرگ تعمیر مدرسہ قابل دید است جناب مولانا استاذنا مولوی محمد یعقوب صاحب تاریخ تعمیر داشرف عمارات یافتہ اند ۱۲ منہ [2] وقت نظم کتاب ہذا بقید حیات بودند ۱۲ منہ [3] بالفتح و التحریک اندازہ و حکم خدا ۱۲ منہ لیکن عامی در اصل بتشدید میم است منسوب بہ عامہ فارسیاں حرف مشدد را اکثر مخفف سازند ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ششش مدرس ہست اندر مدرسہ
چھ مدرس مدرسہ میں ہیں جناب

مولوی یعقوب[1] صاحب اولیں
مولوی یعقوب صاحب ہیں بڑی

ہم بعلم باطنی دارد کمال
علم باطن میں رکھتے ہیں کمال

مرشد کامل ولی بے بدل
شیخ کامل اور ولی بے نظیر

اوست بحر کامل واستاد کل
ہیں سمندر اور سب کے استاد

دومیں[2] آں سالک شرع نبی
دوسرے وہ سالک شرع نبی

وصف ذہن او اگر سازم رقم
ذہن کی اُن کے صفت گر ہو رقم

خاتم معقول و علم فلسفہ
ختم تھی معقول و علم فلسفہ

پارسا و متقی، کم گو، حلیم
پارسا اور متقی کم گو حلیم

ہر یکے استاد کامل آمدہ
ہے ہر اک استاد کامل لاجواب

عالم جملہ فن دنیا و دیں
دین و دنیا کے فنوں ہیں جانتے

ہست مقبول خدائے ذو الجلال
ہیں وہ مقبول خدائے ذو الجلال

عابد و زاہد نقی و بے خلل
عابد اور زاہد مصفا بے بخیر

اوست جز اکمل استاد اجل
ہیں بڑے طباع مولا کی ہے داد

مولوی سید[3] احمد دہلوی
سید احمد مولوی ہیں دہلوے ۴۹

ختم نبود بشکند صدہا قلم
ختم تو ہووے نہ ٹوٹیں قلم

ہم ریاضی و علوم مشکلہ
اور ریاضی اور علوم مشکلہ

ہم سخی و ہم جواد و ہم کریم
تھے سخی اور تھے جواد اور تھے کریم

[1] وقت نظم ایں کتاب دریں دار فانی تشریف می داشتند ۱۲ منہ۔

[2] وقت تصنیف ایں کتاب زندہ بودند ۱۲ منہ مدظلہ۔

[3] اگرچہ ریاضی ہم از اقسام علوم فلسفہ است لیکن وجہ تخصیص اینکہ جناب مولانا بالخصوص در فنون ریاضیہ ید طولی می داشتند و بہ کمال مہارت ایں فنون مشہور و معروف ۱۲ محمد یعقوب۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سومیں ہیں آں متقیِ نامور
تیسرے وہ نامور ہیں متقی

در حدیث و فقہ و تفسیر و اصول
فقہ اور تفسیر حدیث اور نیز اصول

یلمعی و لوذعی دریائے علم
قابل اور ہشیار اور دریائے علم

بر زبانش ہست مضمونِ کتاب
ہے زباں پر اُن کی مضمون کتاب

چارمیں آں صاحبِ ذہن و ذکا
چوتھے صاحب، صاحبِ ذہن و ذکا

ذہن کامل دارد و فکرِ سلیم
رکھتے کامل ذہن ہیں فکرِ سلیم

عالمِ معقول و منقول ست آں
عالمِ معقول اور منقول ہیں وہ

فہم ثاقب دارد و عقلِ رسا
رکھتے روشن فہم ہیں عقل رسا

پنجمیں استاد درسِ فارسی
پانچویں استاد درس فارسی

آں ششم از بہر قرآن مجید
اور چھٹے قرآں پڑھاتے ہیں یار

ہست یک منشی امیناں را امام
ایک منشی ہیں امینوں کے امام

مولوی محمود صاحب خوش سیر
خوش سیر محمود صاحب مولوی

شہرتے کامل بدارد در فحول
ان میں ہیں مشہور خوب ان کو نہ بھول

منبع خلق و تواضع کانِ حلم
چشمہ خلق و تواضع کان حلم

ہست تقریرش چو بارندہ سحاب
ان کی تقریر ہے کہ بارندہ سحاب

شیخ محمود حسن مولائے ما
شیخ محمود حسن سردار ما

فطرتِ عالی و طبعِ مستقیم
عالی فطرت اور طبع مستقیم

نزدِ اہلِ فضل مقبول ست آں
فاضلوں کے پاس بھی مقبول ہیں وہ

متقی و صالح ست و پارسا
متقی ہیں۔ نیک ہیں اور پارسا

مولویِ منفعت صاحب تقی
منفعت صاحب تقی ہیں مولوی

یعنی حافظ نامدار خاں سعید
ہیں پٹھان اور نیک حافظ نامدار

مردِ دیں منشی سراج الحق بنام
دیندار۔ ان کا سراج الحق ہی نام

ا ہنگام تصنیف ایں کتاب زندہ بود ۱۲ منہ مدظلہ۔ ۲ ہر دو وقت تصنیف کتاب زندہ بودند ۱۲ منہ مدظلہ۔

یا خدا ایں مدرسہ قائم بدار
باقی رکھ اس مدرسہ کو کردگار

فیض عام مدرسہ تا دائم ست
مدرسہ کا عام فیض ہے جبتک

چونکہ مولانا ازیں دار الفنا
جب سے مولانا نے یہ دار الفنا

مدرسہ را شد مربی سرپرست
مدرسہ کے ہیں مربی اک جناب

یعنی[۱] مولانا رشید احمد ولی
ہیں وہ مولانا رشید احمد جناب

متقی و حافظ خیر الکلام
متقی اور حافظ خیر الکلام

ہم محدث ہم فقیہ و ہم وجیہ
ہیں محدث اور فقیہ اور ہیں وجیہ

ہم[۲] خلیفہ خاص آں کامل ولی
ہے خلیفہ خاص اُن کامل کا نام

آنکہ فیضش ہست مثل آفتاب
فیض ہے جنکا کہ مثل آفتاب

فیضِ او جاری شود لیل و نہار
جاری اوس کا فیض ہو لیل و نہار

واں ز مولانا محمد قاسم ست
قائم رہی ہے جان اس کی تبتک

کرد رحلت سوئے آں دار البقا
چھوڑا عازم ہو سوئے دار البقا

آنکہ نورِ فیضِ او ہمچوں خور ست
نور فیض ہے جن کا گویا آفتاب

آنکہ ہند ست از فیوضش ممتلی
فیض جن کا ہند میں ہے بیحساب

مرشدِ کامل ولی دیں را امام
ہیں کامل ولی ۔ دین کے امام

صوفی صافی مفسر ہم نبیہ
ہیں مفسر اور صوفی اور نبیہ

حاجیِ امدادِ[۱] اللہ تھانوی
تھانوی امداد اللہ حاجی عام

گر نہ بینی ہست بر قلبت حجاب
گر نہ دیکھے ہے ترے دل پر حجاب

۱ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ اصلشاں از قصبہ تھانہ بھون ست بہ ایام غدر بعزم ہجرت بمکہ معظمہ رفتند و از فیوض خویش ہمہ عالمیاں را از ذات زمین با اقطار عالم سیراب می نمودند تا اینکہ بتاریخ سالِ دوازدہم ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ وقت اذان صبح قبل طبع مثنوی ہذا واصل بحق شدند ۔ رضی اللہ عنہ و قدس سرہ مزار شریف بہ جنت المعلی است بہ جنب جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ قریب نماز ظہر مدفون شدند انا للہ و انا الیہ راجعون ۱۲ منہ

۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

سر گروہِ اولیاءِ کاملیں
اولیاء کاملیں کے سر غنہ

چوں ہوس کردم کہ مدح او کنم
جب ہوس کی میں نے اُن کی مدح کی

آنکہ چوں در مدحش اندیشد خیال
وہ ہیں۔ اُن کی مدح گر سوچے خیال

کے میسر گردد ایں سر شگرف
ہے نہیں ممکن کہ یہ راز غریب

ہیچ بہ زاں نیست کیں امر خطیر
اس سے بہتر کیا ہو یہ امر خطیر

تا کنم از فضل و احسان و کرم ٥٢
تا کہ احسان اور کرم اور فضل سے

مدح خورشید از نگوید ہوشمند
گر نہ عاقل مدح سورج کی کرے

ور بمدح مشک نہ کشاید نفس
گر نہ کوئی مشک کی مدحت کرے

چوں بمدح کس ندارد افتقار
مدح کا ان کو نہیں ہے افتقار

باد دائم با خدائے مستعاں
اے خدائے مستعاں دائم رہے

دور رفتی اشرفا واپس بشو
تم گئے ہو دور اشرف واپس ہو

اعظم الاقطاب کہف العارفین
ہیں بڑے قطب عارفوں کے ہیں پنہ

قول جامی کرد جانرا روشنم
قول جامی نے دی دل کو روشنی

ناطقہ حیراں بماند نطق لال
ناطقہ حیراں رہے گویا گونگے لال

جلوہ دادن در لباس صوت و حرف
جامہ پہنے لفظ کا ہے یہ عجیب

واگذارم ہم بآں صافی ضمیر
چھوڑوں خود اپنے جو ہیں روشن ضمیر

مدح خود ہم در عرب ہم در عجم
وصف عجم میں اور عرب میں خود کرے

فیض نور او بود مدحش پسند
مدح اُس کی فیض ہے اُسکے نور سے

مشک را اوصاف بوئے مشک بس
مشک کے اوصاف ہیں اس کی بو ہی ہے

بر دعا اولیٰ نمایم اختصار
ہے دعا پر کرنا بہتر اختصار

سایہ افگن بر روس طالباں
سایہ افگن سر پہ وہ طلاب کے

قصہ آں مرد دانا باز گو
قصہ عاقل مرد کا پھر تم کہو

toobaa-elibrary.blogspot.com

شاہ روزے خواند اورا نزدِ خویش
ایک دن اُس کو بلایا شاہ نے

یک عصا در دست بنہادہ ورا
ہاتھ میں ایک لاٹھی دیکر یوں کہا

گر بہ بینید احمقے از خویش تر
اپنے سے ناداں زیادہ دیکھو گر

ایں عصا در دست او بنہید زود
دیدو فوراً ہاتھ میں اُس کے عصا

از قضا آمد اجل آں شاہ را (ناگہاں)
اتفاقاً وقت آیا شاہ کا

اذا جاء اجلہم لا یستأخرون[1]
موت جب آتی ہے پھر ٹلتی نہیں

گفت حق با مصطفائے رہنموں
حق نے فرمایا رسول پاک سے

نزد سلطاں اقربایش آمدند
شہ کے رشتہ دار اکٹھے ہو گئے

نالہ و زاری ہمہ بے سود ہست
ہے یہ سب بیکار رونا پیٹنا

بر طریق ہزل بنشاندش بہ پیش
خوش مزاجی سے بٹھایا سامنے

گفت ملاجی بدارید ایں عصا
ملا صاحب پاس رکھئے یہ عصا

کز شما باشد بغفلت بیشتر
جو کہ غفلت میں ہو تم سے بیشتر

گفت بہتر ہمچنیں خواہم نمود
بہتر ایسا ہی کروں گا میں۔ کہا

شد قریب الموت اقرب بالفنا
شاہ مرنے کے قریب اب ہو گیا

ساعۃً[2] ولا یستقدمون
اک گھڑی بھی آگے وہ چلتی نہیں

انک[3] میت وانہم میتون
موت ہے تم کو اور اُن کے بھی لئے

نالہ و زاری و گریہ ساختند
پیٹنے اور رونے چلانے لگے

بر ہدف چوں تیر حکم او نشست
جب نشانہ پر لگا تیر قضا

[1] اشارہ است بآیۃ اذا جاء اجلہم لا یستأخرون ساعۃ ولا یستقدمون ای چوں اوشاں را مرگ آید یک ساعۃ ہم نہ تاخیر نمایند نہ تقدیم چہ زمانہ متحرک و زمانیات ساکن اند پس زمانیات تقدیم و تاخیر نمی توانند کرد فائدہ در زمان ظرف متحرک و مظروف ساکن باشد و در مکان بالعکس آں کذا قال استاذی مولانا محمد یعقوب صاحب مدظلہ ۱۲ منہ

[3] ہر آئینہ تو میرندہ و اوشاں ہم خواہند مرد اشارہ است بآیہ کریمہ۔ انک میت و انہم میتون ۱۲ منہ۔

ھ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

آں سراپا عقل کو راہ درماں
سر سے پا تک عقل جس کی آدمی
نیز آمد گفت حال تست چوں
وہ بھی آیا بولا کیسا ہے مزاج
گفت تاکے ہست عزم آمدن
بولا کب تک قصد ہے آپکا جی
گفت آنجا دائما باشی مقیم
بولا واں دائم رہو گے تم مقیم
گفت خیمہ ہم فرستادی بہ پیش
بولا خیمہ بھیج بھی کب پہلے دیا
گفت آنجا ساختی جائے قیام
بولا واں تیار کی رہنے کی جا ۵۴
گفت سامانِ خورش کردی رواں
بولا بھیجا کھانے کا ساماں واں
گفت اینک ایں عصا گیر و بداں
بولا اب لو یہ عصا اور جان لو
کہ برائے پنج روزِ ایں جہاں
اس جہاں کے پانچ دن کے تو لئے
وز برائے چند روزِ ایں جہاں
اس جہاں کے چند دن کے واسطے
نقد عمرِ خود دریں جا باختی
نقد اپنی عمر کی یاں ہاردی
میگرفتند بے حساب از ابلہاں
تجھے سمجھتے بالکل احمق اور سڑی
گفت از دنیا شوم رخصت کنوں
بولا دنیا سے ہوں ہوتا رخصت آج
گفت گاہے نیستم واپس شدن
بولا میں واپس نہیں ہونگا کبھی
گفت ہاں دائم بماندم اے سلیم
بولا ہاں دائم رہوں گا اے سلیم
گفت نے من می روم تنہا بہ خویش
بولا نہ تنہا ہی ہوں خود جا رہا
گفت نے جا ساختیم و نے مقام
بولا بنوائی نہیں بسنے کی جا
گفت نے چیزے فرستادم نہ ناں
بولا روٹی جنس کچھ بھیجی نہ واں
احمقے تر نیست از تو در جہاں
تم سے بڑھکر دنیا میں احمق نہ ہو
ساختی صد قصر و ایوان و مکاں
سیکڑوں کوٹھی محل بنوا لئے
داشتی ہم مطبخ و باورچیاں
مطبخ ہے باورچی بھی ہیں رکھ لئے
گو چہ سامان بہرِ عقبیٰ ساختی
بولو کیا واں کے لئے تیاری کی

گے لفظ ہاں کہ کلمہ ایجاب ست در زبان ہند شعرائے فارسی ہم بہ استعمال آوردہ سے چو گفتم مرا ای گشتی ای صنم ۔ بلے گفت ہاں گفت آرے نعم
محمد یعقوب ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

احمقی بالاتر از ایں امر چیست
بیوقوفی اس سے بڑھکر ہوگی کیا

ایں سخن پایاں ندارد اشرفا
حد نہیں اس بات کی اشرف میاں

جز برفتن ہر دو را کارے نبود
تھا نہ کوئی کام چلنے کے سوا

بود کارِ شاں سفر شام و سحر
رات دن چلنے سے اُن کو کام تھا

شہر مقصود آمدہ نزدیک شاں
آگیا پاس اُن کے اب وہ شہر بھی

عاشقاں را بادِ یارِ یار خود
عاشقوں کو دیس سے محبوب کے

از ہمیں باشد عبادِ نیک را
اچھے بندوں کو اسی سے مدلقا

من تعلق بالمساجد قلبہ
جس کا دل مسجد سے ہو بس لگ گیا

با مدینہ عاشقانِ آنجناب
جاں فدایانِ نبی کو بھی بڑی

در مدینہ دہ وفاتم یا خدا
میں مدینہ میں مروں میرے خدا

احمقے اندر جہاں فوق از تو کیست
تجھ سے بڑھکر کون احمق ہوویگا

منتظر ہستند مردم قصہ را
لوگ قصہ سننے کے شائق ہیں یہاں

پس ہمی رفتند ہر دو زود زود
دونوں کو۔ جاتے تھے دونوں تیز پا

تا کہ طے کردند منزلہائے دور
لمبی چوڑی منزلوں کو طے کیا

شاہزادہ را معطر گشت جاں
شاہزادہ کی معطر جاں ہوئی

اُنس می باشد بروں از حد و عد
ہوتی ہے الفت بہت جی جان سے

با مساجد اُنس وافرائے فتے
مسجدوں سے اُنس ہوتا ہے بڑا

فی ظلال العرش یظلل ربہ
اس کو سایہ عرش کا دیوے خدا

اُلفتے دارند بیحد و حساب
ہے مدینہ سے محبت لبس دلی

حشر من کن با محمد مصطفےٰ
مصطفےٰ کے ساتھ مجھکو تو اُٹھا

سلہ ہر کہ دلش بہ مسجد ہا آویختہ است پروردگار او را در سایہ ہائے عرش خواہد گذاشت اشارہ است بحدیث سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل الخ ۱۲ منہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

متصل باشہر بودہ یک چمن
متصل اُس شہر کے تھا اک چمن

شد پسند خاطر و منظور شاں[1]
دل کو بھایا ان کی آنکھوں میں کھپا

باغباں میگشت دروے شاد و خوش
مالی اُس میں شاد و خوش تھا پھر رہا

باغباں زن را سپاہی گفت ہاں
اِس سپاہی نے یہ مالن سے کہا

گفت زن من مرسلہ بندی کنم
بولی مالن ہار ہم ہیں گوندھتے

گر شود تاخیر در بُردن مرا
دیر لیجائے میں ہو مجھ کو اگر 56

گفت نانے پز تو اے فرخ شگول
بولا۔ بندی نیک تو روٹی پکا

پس بدستش داد آں زن مرسلہ
ہار تب مالن نے اس کو دیدیا

تا دریں کار امتحانِ تو کنم
پہلے میں اس کام میں پرکھوں تجھے

او کہ در جملہ فنون اُستاد بود
چونکہ وہ ہر کام میں اُستاد تھا

صنعتش دیدہ شد اطمینان تام
ہوگئی تسکین دیکھا اُس کا کام

قمری و بلبل در وَش نعرہ زن
بلبل اور قمری تھیں اُسمیں نعرہ زن

پس فروکش ہر دو گشتند اندراں
دونوں نے اُسمیں بسیرا کرلیا

می نمودی مرسلہ[1] بندی زنش
ہار مالن گوندھتی تھی پھول کا

از برائے ما بپز دو چار ناں
تو ہمارے واسطے کھانا پکا

بہرِ نیناوتیِ فرخ شیم
پیاری ملکہ نیناوتی کے لئے

پس بیاید بر سرم رنج و بلا
آوے تکلیف اور مصیبت میرے سر

مرسلہ بندی ہمی سازم کنول
ہار میں بدلے ترے ہوں گوندھتا

گفت دو سہ بندِ پشم دہ گرہ
اور کہا دو چار پھندے تو لگا

گر پسند افتاد من نانے پزم
ہاں پکادوں روٹی گر اچھا بنے

نیک تر زاں مرسلہ بندی نمود
ہار اسنے اُس سے گوندھا خوشنما

رفت تا پختہ کند ہیچک طعام
وہ گئی واں سے پکانے کچھ طعام

[1] مرسلہ بندی یعنی ہار گوندھنا ۱۲ منہ مدظلہ

آں نخستیں پاہی شکلِ گل کاغذ برید
کاٹا کاغذ لشکری نے پھول سا
اندراں از سوئے شہزادہ نوشت
اُس میں شہزادہ کی جانب سے لکھا
جانِ من جانانِ من سلطانِ من
میری جاں پیاری مری ملکہ مری
آں منم کاندر فلاں باغ و چمن
میں وہی ہوں جو فلانے باغ میں
تو مرا جلوہ نمودی ہمچو ماہ
تونے مجھ پر چاند سا جلوہ کیا
باز بنہادی یکے دستم بصدر
ہاتھ اک سینے پہ میرا رکھ دیا
امتحاں کردی تمیز و عقلِ ما
امتحاں تھا عقل کا میری کیا
داد مارا عقلِ فرقِ نیک و بد
نیک و بد کے فرق کی عقل ہمکو دی
آمدیم اکنوں بشہرت اے صنم
آئے تیرے شہر میں اب میری ماہ
آں گلِ مصنوع را در مرسلہ
ہار میں اُس پھول مصنوعی کو بھی
مرسلہ چوں یافت ترتیبِ تمام
ہار جب بالکل مکمل ہو گیا

کاندر اصل و نقل نتواں فرق دید
فرقِ اصلی نقلی میں ممکن نہ تھا
سوئے نینا ونتیِ نیکو سرشت
نام نینا ونتی شہزادی کے تھا
اے توئی اسلامِ من ایمانِ من
تو ہی ہے مذہب مری ملت مری
خفتہ بودم بے مشقت بے محن
بے دھڑک سویا تھا تیرے باغ میں
حالتِ من شد ہماں ساعت تباہ
حال میرا بس دگرگوں ہو گیا
دیگرے بر چشم من اے رشکِ بدر
دوسرا آنکھوں پہ تونے مہ لقا
قالمنن[1] للہ خلّاقِ السماء
شکر حق کا جس نے ہے پیدا کیا
آں اشارہ فہم کردیم از خرد
عقل سے وہ بات ہمنے جان لی
کن بسوئے ما نگاہے از کرم
تو کرم کی مجھ پہ ٹک کر یو نگاہ
ہمرہ گلہا بدادہ ہم گرہ
باندھا پھولوں میں گرہ اُس میں لگا دی
ہمدریں اثنا مہیا شد طعام
اتنے میں کھانا بھی آموجود ہوا

[1] پس احسان ست خدائے پیدا کنندہ آسمان را ۱۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

زن طعام پختہ پیش شاں نہاد
کھانا اُن کے آگے مالن نے دھرا
نے خبر اورا چہ رمز ست اندراں
بھید اس میں کیا ہے وہ واقف نہ تھی
آمد و بنمود اورا پیشکش
آ کے مالن نے اُسے تحفہ دکھا
در نگاہش طرز او نیکو نمود
ڈھنگ بھی اُس لڑکی نے دیکھا جدا
پس ورا میدید از زیر و زبر
نیچے اوپر اُس کو تھی وہ دیکھتی
خواند اورا در دلِ خود گشت شاد
پڑھکر اُس کو دل میں اپنے خوش ہوئی ۵۸
گفت با زن راست گو کایں مرسلہ
بولی شہزادی کہ مالن سچ بتا
گفت جز من نیست صناعش کسے
بولی میں نے ہی بنایا ہے اُسے
گفت دختر راست گوئی ماجرا
بولی لڑکی حال تو سچ دے بتا
بر سرِ کاذب ہمی آید بلا
جھوٹے کے سر ہوتی ہی نازل بلا
راستکاری رستگاری از بلاست
سچا رہتا ہے بلا سے مخلصی

آں سپاہی مرسلہ در دست داد
ہار اُس کے ہاتھ میں اُس نے دیا
جانبِ ایوان شاہی شد رواں
محل شاہی کو ہوئی وہ چل کھڑی
پیش نینا وتیِ خورشید وش
پیاری نیناوتی کے آگے دھرا
زانکہ از ہر روز خوب و نیک بود
ہار بھی سب دن سے تھا وہ خوشنما
تا کہ افتادش بآں نامہ نظر
اِتنے میں اُس کی نظر خط پر پڑی
کہ بر آمد حسب شرطِ او مراد
بولی گھر بیٹھے مرادِ دل ملی
کیست صناعش کہ دادا و داگرہ
ہار کس نے گوندھا اور پھندا دیا
بہ ازیں دیدی زمن صنعت بسے
اِس سے بہتر کام دیکھے آپ نے
ورنہ آرم بر سرت رنج و بلا
ورنہ تیرے سر کروں نازل بلا
ہست صادق بے کدورت دائما
اور ہمیشہ سچا رہتا ہے صفا
باعثِ خوشنودیِ خلق و خداست
خالق و مخلوق کی بھی ہے خوشی

راستی عز و وقار افزوں کند
آبرو۔ عزت کو سچ زائد کرے
رستگاری از معاصی راستی ست
سچا رہتا ہے گناہوں سے بچات
صدق سازد مرد را با اعتبار
سچ کرے انسان کو با اعتبار
راستی محفوظ دار داز خطر
سچ بچائے رکھے خطرہ سے نڈر
کذب را ہرگز نمی باشد فروغ
جھوٹ کو ہرگز نہیں ہوتا فروغ
کذب سازد مرد را رسوا و خوار
جھوٹ انساں کو کرے رسوا و خوار
گفت پیغمبر کہ الکذب[۲] فجور
ہے پیمبر نے کہا جھوٹ[۲] ہے فجور
کذب بدتر باشد از جملہ عیوب
جھوٹ سب عیبوں سے زائد ہی خراب
گفت زن احوال چوں ناچار شد
کہدیا سب حال جب مجبور ہوئی
یک مسافر آمد و گفتا مرا
اک مسافر آیا اور مجھ سے کہا

رتبۂ صادق ز گردوں بگذرد
آسماں سے سچے کا رتبہ بڑھے
وز غم و کلفت خلاصی راستی ست
رنج اور تکلیف سے سچ دے نجات
نزد مردم می فزاید اقتدار
ہے بڑھاتا لوگوں میں بھی اقتدار
صدق[۱] منجی کذب مہلک در خبر
سچ بچاوے جھوٹ مارے ہی خبر
خوار و بیقدر ست ہم اہلِ دروغ
ہے ذلیل اور خوار جو بولے دروغ
کذب سازد مرد را بے اعتبار
جھوٹ انساں کو کرے بے اعتبار ۵۹
و ہو یہدی الناس للنار الحرور
آگ میں پہونچائے بدکاری فجوری
اثر الصدق[۳] علی القول الکذوب
جھوٹ چھوڑ سچ کو کر تو انتخاب
کہ بدم مشغول ایں صنعت بخود
میں تو اپنے کام میں مشغول تھی
کہ طعامے پز برائے خورد ما
تو ہمارے واسطے کھانا پکا

---

[۱] اشارہ است بہ حدیث الصدق ینجی والکذب یہلک ای راستی وامی رہاند و دروغ ہلاک می نماید ۱۲ منہ مدظلہ
[۲] ای دروغ فجور ست و فجور آدمیان را بآتش گرم میرساند اشارہ است بحدیث ان الکذب فجور والفجور یہدی الی النار ۱۲ منہ
[۳] اے برگزین راستی را از ناراستی ۱۲ منہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تحریر مضمون ملاقات مالن و شہزادہ

عذر کردم کہ منم مشغول کار
کر رہی ہوں کام تھا میرا بیان
گفت من ایں کار سازم بہ ز تو
بولا کردوں کام یہ تیرے لئے
پس برفتم تا پزم ہیچک طعام
میں گئی کھانا پکانے کے لئے
گفتم ایں احوال جملہ راست راست
میں نے یہ سب حال سچ سچ کہدیا
چوں شنید احوال از زن ایں چنیں
حال جب مالن سے اسنے یوں سنا
گفت در دل ہست دانائے زمن
ہے بڑا ہشیار دل میں یوں کہا
ہست ہم استاد صنّاع تمام
ہے وہ استاد اور کاری گر بڑا
از برایم آمدہ از راہِ دور
دور سے میرے لئے یاں آگیا

مہمان نوازی

گفت بازن کاں مسافر را بگو
بولی مالن سے مسافر سے کہو
تا توانی[1] میہماناں را نواز
مقدرت بھر قدر مہمانوں کی کر
ہست مہماں ہدیہ از نزدِ خدا
میہماں ہدیہ ہے حق کا کر قبول
از طعامت پختنم معذور دار
تو پکانے سے مجھے مجبور جان
تو طعامے پز برائے من برو
جا کے تو کھانا پکا میرے لئے
واں مسافر داد ایں را انتظام
گوندھ کر پھول اسنے مجھ کو دیدیئے
نیست در وے قدر ذرہ بیش و کاست
ہے نہیں بیشی کمی اس میں ذرا
آمدِ شہزادہ را کردہ یقیں
آنے کا شہزادہ کے باور کیا
کہ بیاید زاں اشارہ تا بمن
اُس اشارہ سے وہ مجھ تک آگیا
مرسلہ دادہ چہ نیکو انتظام
ہار کیا خوب اسنے گوندھا ہے عرا
پس ضیافت سازم اورا بالضرور
اُس کی دعوت کرنا مجھکو ہے بجا
کہ بامشب میہمانِ ما بشو
آج کی شب وہ مرا مہمان ہو
بر رُخِ مہماں بکن دروازہ باز
در کھلا مہمانوں پر رکھو اے بشر
اکرموا الضیف بگفتہ مصطفےٰ
قدر کر مہماں کی ہے قولِ رسول

[1] ای گرامی کن مہمان را اشارہ است بحدیث من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ۱۲ منہ

(باقی آئندہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ینزل بالرزق ان ضیف نزول[1]
مہماں آتا ہے روزی ساتھ لے
از نزولِ ضیف رزق افزوں بود
مہمان کے آنے سے روزی ہو بڑھی
پس اگر باشد کسے مہماں ترا
سو اگر مہماں ہو کوئی ترا
باغباں زن آمدہ واپس شتاب
لوٹ کر جلدی سے مالن نے کہا
گفت نیناونتی خورشید رُو
پیاری نیناونتی نے ہے یوں کہا
گفت باشہزادہ مردِ لشکری
شاہزادہ سے سپاہی نے کہا
رَو بامشب نزدِ یارِ خویش تو
آج شب کو یار پاس اپنے رہو
امتحانت لیک او خواہد نمود
امتحاں بھی لیگی لیکن وہ ترا
گفت ہاں ہشیار خواہم ماند من
بولا چوکنا رہوں گا سن اسے
لم یقل انشاء اللہ القدیر[2]
انشاء اللہ کہنے کو بھولا وہ یار

تو در اطعامش چرا سازی کسل
اس کی مہمانی میں ڈھیل ہے کس لئے
رحمتِ رحمان نازل می شود
حق سے رحمت کا نزول ہوتا رہے
شکرِ رازق باید آوردن بجا
شکرِ حق کا چاہیئے لانا بجا
با سپاہی گفت اے والا جناب
اُس سپاہی سے کہ سن یہ ماجرا
کہ بامشب میہمانِ ما بشو
آج کی شب میہماں ہو تو مرا
شاد بنشیں با خوشی و خرمی
اب تو جامہ میں نہ تو اپنے سما ۶۱
بیں جمال و کن وصال و شاد شو
حسن دیکھو اور ملو اور شاد ہو
پس بہشیاری بمانی نے غنود
ہوش میں رہنا نہ ہو غفلت ذرا
از پس و از پیش و از جان و بدن
آگے پیچھے سے بدن سے جان سے
بیں چہ رسوا باشد و خوار و حقیر
دیکھ کیسا ہوتا ہے رسوا و خوار

[1] اگر مہمانے فرود آید با روزی خود می آید چنانچہ شاعرے گفتہ ؎ شکر بجا آر کہ مہمانِ تو ÷ روزی خود می خورد از خوانِ تو ۱۲ منہ مدظلہ

[2] اسے نگفت انشاء اللہ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

گفت حق با احمدِ محبوبِ خویش

حق کا ہے پیارے نبی سے اپنے بول

کہ بقصدا کرد خواہم ہمچناں

کہ کروں گا اس طرح سے میں نکل

قصۂ اصحاب جنت را ببیں

باغ والوں کی کہانی دیکھ تو

لَمْ یَقُولُوا اِنْ اَرَادَ رَبُّنَا

یہ نہ نکلا منہ سے گر چاہے غنی

اصبحت جنّاتہم مثل الصریم

باغ ہوئے جیسے کہ کاٹا کھیت ہو

چوں شب آمد شاہزادہ شد رواں

رات ہوئی جسوقت۔ شہزادہ چلا ٦٢

شاہزادہ را گذار اندر سبیل

شاہزادہ کو تو رستہ ہی میں چھوڑ

از کنیزانش پرستارانِ چند

اپنی لونڈی باندیوں سے چند کو

منتخب کرد و بپوشانید شاں

چن لیا اور اُن کو پہنایا لباس

کہ مگو تو ہیچ چیزے راز پیش

تو کسی شے کے لئے پہلے نہ بول

ہاں مگر خواہد خدائے مستعاں

ہاں اگر چاہے گا ربِ عز و جل

اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّہَا مُصْبِحِیْن

تھی قسم کاٹیں گے اس کو صبح کو

طاف طوف ربک قہراً بہا

قہر رب آفتِ غیبی گری

احرقت روضاتہم نار الجحیم

آتشِ دوزخ نے جھلسا باغ کو

جانبِ ایوانِ آں آرامِ جاں

اُس کی کوٹھی کو تھا جس سے دل لگا

گوچہ کردہ نیناوتی عقیل

کہہ کیا کیا نیناوتی نے ہے توڑ

کہ بشکل و صورتش اشبہ بدند

شکل و صورت میں تھیں ملتیں اُس سے جو

جامہ اسود نیز خود پوشید آں

کالا۔ اور خود بھی وہی پہنا لباس

لہ اشارہ است بآیۂ کریمہ ولاتقولن لشیءٍ انی فاعل ذٰلک غداً الّا ان یشاء اللّٰہ ۱۲ منہ ۳ہ اے سوگند خوردند صاحبان باغ کہ ہر آئینہ بامداداں خواہیم برید آں را و نہ گفتند کہ اگر خواست پروردگار ما پس فرود آمد آنجا آفت غیبی از پروردگار تو واروے خشم پس بگشت باغہائے اوشاں چوں کشت بریدہ از بن و بسوخت از آتش دوزخ مرغزار ہائے آنہارا و ایں قصہ در سورۂ ن بتفصیل مذکور است ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

درمیانِ شاں نشست آں ماہرو
بیچ میں اُن سب کے بیٹھی مہ لقا
چونکہ آمد شاہزادہ در مکاں
گھر میں داخل جب وہ شہزادہ ہوا
گشت حیران و بدل گفت ای عجب
ہے تعجب بولا اور حیراں ہوا
چوں بروآثارِ حیرت شد عیاں
اس پہ حیرت کا نشاں پیدا ہوا
گشت معلومش کہ عقلش نیست بیش
ناقص العقل ہے پتہ جب لگ گیا
خادماں راندند باذلت ورا
دھکے دیکر واں سے وہ ہانکا گیا
ہر کہ یارِ خویش را نسیاں کند
جو کہ اپنے یار کو دیوے بھلا
یکٌ جماعت یوم دیں اعمیٰ بود
اندھے ہونگے لوگ کچھ روزِ جزا
باخدائے پاک گویند ای خدا
پاک رب سے وہ کہیں گے اے خدا
حق بگوید کہ اتتک آیاتنا
رب کہیگا آیتیں آئیں مری

حشر ما کردی

عقل شہزادہ کمند تا جستجو
عقل شہزادہ کی لینے امتحاں
دید کالواحد ہمہ جمع زناں
عورتوں کا دیکھا جمگھٹ ایک سا
کیست نیناونتی شکر بلب
کون نیناونتی ہے شیریں ادا
از فراست یافت آں شکر دہاں
عقل سے اُس نازنیں نے پالیا
گفت باخدام رانید ش زپیش
ہانکو اس کو نوکروں سے کہدیا
رو نمودہ بعید خفت ورا
بیدا اس پر ہو گئی خفت سوا
نیز ازوے یار بے پرواشود
یار کو اس کی نہ ہو پروا ذرا
آنکہ نسیاں کرد آیاتِ صمد
بھولے جو دنیا میں آیاتِ خدا
ساختی مارا تو نابینا چرا
تو نے اندھا کس لئے ہم کو کیا
فنسیت انت تنسی ھکذا
سو بھلا دیں تو نے بھولا تجھکو بھی

٦٣

لہ اشارہ است بدیں آیتہا۔ ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیٰمۃ اعمیٰ قال رب لم حشرتنی اعمیٰ وقد کنت بصیرا قال کذلک اتتک ایتنا فنسیتہا وکذلک الیوم تنسی ۱۲منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

آمدہ[1] نزدِ سپاہی با الم
غمزدہ آیا سپاہی کے وہ پاس

طالع فرخ رساندت تا حبیب
خوش نصیبی نے تجھے پہونچا دیا

شاد باید گشتنت نے پُر الم
ہے خوشی کی بات الم کی جا نہیں

شکر می گرداند افزوں نعمتے
شکر نعمت کو بڑھاتا ہے اجی

احمدوا[1] اللہ علیٰ آلائہٖ
نعمتوں پر رب کی کر ہردم ثنا

للذی یشکر من اللہ المزید
شکر حق لاوے بجا پاوے مزید

گفت[2] شہزادہ کہ وصلے آنچناں
بولا شہزادہ کہ ایسا وصل تو

گفت خیرست ایں معمّا حل نما
بولا خیر ہے راز تو بتلا ذرا

شاہزادہ گفت جملہ واقعہ
شاہزادہ نے کہا سب واقعہ

آں سپاہی گفت کاے بیعقل و ہوش
لشکری بولا کہ اے کودن غبی

گفت اے شہزادہ اکنوں چیست غم
بولا اے شہزادہ اب کیوں ہے اُداس

گشت وصلِ او ترا بے غم نصیب
دوست تک ۔ تو اس سے بے کھٹکے ملا

شکر باید کردنت نے رنج و غم
شکر[1] کی ہے بات غم کی جا نہیں

شاکراں را می فزاید دولتے
شاکروں کی بڑھتی ہے دولت اجی

اشکروا اللہ علیٰ نعمائہٖ
نعمتوں پر رب کی کر شکر خدا

للذی لا یشکر السجن الشدید
اور ناشکرے کو ہے قید شدید

ہم مبادا در نصیب دشمناں
دشمنوں کو بھی کبھی حاصل نہ ہو

ہیچ گو آخر چہ رفت ماجرا
کچھ بتا آخر ہوا کیا ماجرا

کہ گذشتہ بود بروے سانحہ
جو تھا گذرا اس کے اوپر سانحہ

جامہ حمق و سفاہت را بپوش
تو پہن کپڑے حماقت کے سڑی

[1] حمد کنید خدائے را بر نعمتہائے او و شکر کنید خدائے را بر نعمتہائے او و برائے آنکہ شکر کند اللہ تعالیٰ را ثواب مزید است و برائے آنکہ شکر نہ کند قید شدید است اشارہ است بآیۂ کریمہ لئن شکرتم لازیدنکم و لئن کفرتم ان عذابی لشدید دسوی آیۃ دالان اشکروا بر غیر لکم ۱۲ منہ۔

واپس آمدن شہزادہ نزد سپاہی۔

۶۲ حال خود گفتن شہزادہ نزد سپاہی و ملامت کردن او۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

این ندانستی کہ سردارِ گروہ
یہ نہ تو سمجھا کہ سردارِ گروہ

بود نیناوُنتی در جمع زناں
نیناوُنتی عورتوں کی صف میں تھی

بود لازم نزد آں مہ رفتنت
تجھکو اس کے پاس جانا تھا ضرور

ایں قدر عقل و تمنائے وصال
اس قدر عقل اور تمنائے وصال

گفت بگذشت انچہ بگذشت ای فتا
بولا اب گذرا سو گذرا اسکو چھوڑ

گفت خیر اکنوں پئے تو اے غنی
بولا خیر اب واسطے تیرے۔ غنی

پس بنزدِ باغباں زن رفت او
سو گیا مالن کے پاس اور یوں کہا

راحت وافر رسانیدی بما
چین تو نے ہے بہت ہم کو دیا

حقِ تو بر ذمۂ ما یاں بس ست
ہے ہمارے ذمہ حق تیرا بڑا

لیک اینجا از وطن ہستیم فرد
پر یہاں ہم دیس سے بچھڑے ہیں بی

لیک میخواہم کہ حسبِ وسعتم
پر سمائی بھر یہ خواہش ہے مری

می نشیند درمیاں شاں باشکوہ
بیچ میں ہے بیٹھتا با صد شکوہ

ہمچو دیگر سر گروہاں درمیاں
بیچ میں اور افسروں کے مثل بھی

حال او پرسیدن از خود گفتنت
پرسش اس کی اپنی کہنی تھی حضور

رو بملکِ خویش و کن دور ایں خیال
گھر چل اپنے دور کر تو یہ خیال

باز تدبیرِ دگر اکنوں نما
دوسرا اب پھر لگا تو جوڑ توڑ

ہیچ تدبیرِ دگر سازم ہمی
۶۷ کرتا ہوں تدبیر میں کچھ دوسری

گفت اے مہماں نواز و خندہ رو
قدرداں میری اور ہنسمکھ تو سدا

حقِ مہمانیِ ما کردی ادا
حق مہمانی کیا تو نے ادا

شکرِ تو بر گردنِ ما ہر کس ست
اور ہم دونوں پر ہے احساں ترا

زیں ترا خدمت نتانستیم کرد
اس سے خدمت کر نہیں سکتے تری

ہر چہ باشد من ترا خدمت کنم
جو کچھ ہو خدمت سو کردوں میں تری

[illegible] مالن سے کہا [illegible] مہمان نواز و خندہ رو۔

لیکنی در مرحلہ محنت بسے
ہاریں کرتی ہے تو محنت بڑی
من کنم ایں کار را از بہرِ تو
واسطے تیرے کروں یہ کام اب
گفت زن احسان خواہد شد بمن
ہوگا احساں مجھ پہ مالن نے کہا
باز یک نامہ ز شہزادہ نوشت
لڑکے کی جانب سے پھر اک خط لکھا
کاے ستمگر بے مروت بیوفا
اے ستمگر بیمروت بے وفا
ہست آئین وفاداری ہمیں
قاعدہ یہی وفاداری کا ہے
کز پیت آیم ما از راہ دور
میں تو آؤں دور سے تیرے لئے
تو کنی ما را چنیں زار و نزار
مجھ کو تو ایسا کرے زار و نزار
شد گمانِ بد ترا دانم مگر
ہوں سمجھتا بد ہوا تیرا گماں
لیک ایں نادانی و بیعقلی ست
ہے یہ ناسمجھی اور نادانی مگر
داد ما را شرم وافر آں خدا
حق نے مجھکو شرم زائد کی عطا
کہ بجمع نزدِ تو بنشستمی
مجمع میں میں پاس تیرے بیٹھتا

تا قیام من نشیں فارغ زوے
بیٹھ فارغ تو سکونت تک مری
گر خدا خواہد کنم بہتر ز تو
تجھ سے اچھا دوں بنا گر چاہے رب
الغرض آں اوستادِ جملہ فن
آخر اُس اُستاد ہر فن نے فتا
سوئے نینا و نتی نیکو سرشت
نیک طینت نینا و نتی کو فتا
سنگدل بے مہر و رحمت پُر جفا
سنگدل بے مہر و الفت پر جفا
ہست رسم و شیوۂ یاری ہمیں
طرز اور شیوہ یہی یاری کا ہے
تو ز ما یاں ہمچناں باشی نفور
مجھ سے میری جان تو نفرت کرے
تو کنی ما را چنیں رسوا و خوار
مجھ کو تو ایسا کرے رسوا و خوار
از جدا استادن من زاں قمر
تھا کھڑا جو دور میں۔ نو رجہاں
آرے غفلت نارسا از طفلی ست
بھولاپن تو کمسنی کا ہے اثر
من نہ بودم چوں تو بیشرم و حیا
میں نہ تھا تیری طرح سے بیحیا
در زناں من نیز حلقہ بستمی
عورتوں میں میں بھی گھر کے بیٹھتا

toobaa-elibrary.blogspot.com

عقل خودکم دیگراں مجرم شوند
عقل خود کم دو سروں سے ہوں خفا
چونکہ نیتا و نتی را نامہ رسید
جب کہ نیتا و نتی کو چٹھی ملی
گشت بر خود بس پشیمان و خجل
وہ بہت جھیپی اور شرمندہ ہوئی
آرے آں عاقل ز من داناترست
ہے وہ عاقل مجھ سے بھی دانا بڑا
گفت زن را کاں مسافر را بگو
بولی مالن سے مسافر سے کہو
زن رسانیدہ سپاہی را پیام
اُسنے پہنچایا سپاہی کو پیام
باز رو امشب باں آرام جاں
آج کی شب پھر تو مہ کے پاس جا
ہوش خود را کن درست و مستقیم
ہوش اپنا کر درست اور مستقیم
در نصائح شاہزادہ را گذار
شاہزادہ کی نصیحت چھوڑ دو
ساخت یک حوضے مصفا پُر آب
ایک شفاف حوض پانی سے بھرا
می نمود ے موجہا در وے طواف
تھیں جسکو لا مارتیں لہریں فنا

آفریں برایں چنیں فہم بلند
ایسی عالی فہم پر صد مرحبا
مرغ جانش در قفس از غم تپید
دل پہ اُس کے بیکلی سی چھا گئی
بیوقوفی ساختم گفتا بہ دل
سوچی دل میں ہیں نے ناسمجھی تو کی
عقل او از عقل من بالاترست
عقل اُس کی عقل سے میری سوا
کہ بامشب باز مہمانم بشو
آج کی شب پھر مرا مہمان ہو
گفت با شہزادہ کاے عقل تمام
٦٧ بولا شہزادہ سے اے عقل تمام
لیک در حیرت مشو از امتحاں
امتحاں سے پر نہ گھبرانا ذرا
نیک و بد شناس با عقل سلیم
نیک و بد پہچان با عقل سلیم
گو دریں نوبت چہ کرد آں گلعذار
کیا کیا اس ماہ نے ابکی کہو
ہم در وش ماہیاں با آب و تاب
مچھلیوں کو اس میں بھی تیرا دیا
ساخت بر وے فرش از بلور صاف
فرش بلوریں دیا اُسپر بچھا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ساخت او را ہمچناں دانائے فرد
مستری نے اس کو تھا ایسا جڑا[1]

کرسی خود در میانِ او نہاد
اپنی کرسی بیچ میں اس کے دھری

وقتِ شب شہزادہ آمد در مکاں
رات کو شہزادہ آیا اس کے گھر

چوں قریب آمد بدید آبِ رواں
پاس آیا دیکھا تب آبِ رواں

چوں عیاں آثارِ حیرت شد برو
ہو گئے ظاہر نشانِ فکر جو

چوں براند آن عاشقِ بیچارہ را
ہانک اُس عاشق کو جب اُس نے دیا ۶۸

آں سپاہی گفت چہ کردی کنوں
اُس سپاہی نے کہا اب کیا کیا

شاہزادہ گفت جملہ ماجرا
شاہزادہ نے کہا سب ماجرا

گفت سوئے ملک خود واپس شو
بولا اپنے ملک کو واپس چلو

ایں ندانستی کہ بودے آب اگر
یہ نہ تم سمجھے کہ ہوتا پانی گر

با سپاہی گفت شہزادہ کہ باز
اس سپاہی سے کہا شہزادے نے

کاندر آب و شیشہ نتواں فرق کرد
فرق شیشہ پانی میں ممکن نہ تھا

گشت جلوہ گر بر دخور سند و شاد
چین سے اسپر وہ جلوہ گر ہوئی

یار خود را دیدہ سویش شد رواں
لپکا اپنے یار کو وہ دیکھ کر

ایستادہ شد ہماں جا آں جواں
رُک گیا بس اُس جگہ پر وہ جواں

خادماں را گفت ایاہ اطردو
نوکروں سے بولی اس کو ہانک دو

آمد نزد سپاہی با بکا
لشکری پاس آیا وہ روتا ہوا

نخل عقلت بار آوردہ چگوں
کیا نتیجہ آیا تیری عقل کا

من وعن از ابتدا تا انتہا
جزو کل از ابتدا تا انتہا

زیں تمنا درگذر در خانہ رو
یہ تمنا چھوڑو گھر کو راہی ہو

چوں شدے کرسیش بروے مستقر
کیسے رہتی اُس کی کرسی پانی پر

ہیچ تدبیر دگر با عقل ساز
پھر کرو کچھ فکر اپنی عقل سے

[illegible]

[illegible]

[1] دفع گیند ایں را ہو جہ

(باقی آیندہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

گفت تدبیرے نماندہ نزد من
پاس تدبیر اب نہیں اسنے کہا

گفت خواہم مرد در ہجرش زغم
بولا غم سے ہجر میں مرجاؤں گا

سخت شد ناچار وآخر کار باز
وہ سپاہی سخت مجبور ہوگیا

کائے خمیرت از تعدی وجفا
ذات تیری پرستم اور پُرجفا

مہر ویاریؔ ترا باد آفریں
مہر و یاری کو ہو تیری آفریں

کز پیت قطع بیاباں ہا کنیم
جنگلوں میں ہم پھریں تیرے لئے

باز مارا ایں چنیں رسوا کنی
پھر تو ہم کو اس طرح رسوا کرے

ماندانستیم آیا کہ برآب
کیا نہ سمجھے ہم کہ سطحِ آب پر

لیک اندیشہ نمودم کہ دراں
سوچ کر میں نے کہ اس میں آ چکا

تو لطیفی بیش از حور و پری
تو پری اور حور سے بھی ہے لطیف

از نشستِ تو نشد او را زیاں
بیٹھنے سے تیرے کیا نقصاں ہوا

خیز زیں جا عزم کن سوئے وطن
اُٹھ یہاں سے کر ارادہ دیس کا

تا زیم ما نیم باندوہ و الم
عمر بھر کو رنج و غم میں پھنس گیا

نامۂ بنوشت باآں شاہِ ناز
اُس نے شہزادی کو پھر اک خط لکھا

گہ ندیدی صورتِ مہر و وفا
تو وفا و مہر سے ناآشنا

پاسداریؔ ترا باد آفریں
انس و خلت کو ہو تیری آفریں

وز برایت رنج و محنت ہاکشیم
٦٩ رنج و کلفت ہم سہیں تیرے لئے

ورچنیں جور و ستم جانم کنی
ایسے ظلموں سے ہماری جان لے

فرشِ بلوریں نمودہ آنجناب
فرشِ بلوریں بچھایا تھا مگر

صرف گشتہ بود نقدِ بیکراں
مال کثرت سے تھا بیشک خرچ ہوا

بیشتر از برگِ گل نازک تری
پھول کی پتّی سے نازک اور لطیف

بود لیکن جسم من از بس گراں
تھا بہت ہی بھاری لیکن تن مرا

پس بترسیدم کہ گر بروے روم
خوف کھایا بندہ نے گر اس پہ جائے

خیر خواہی کردمت پاداش آں
خیر خواہی کی تو اس کی یہ جزا

واقعی پاداشِ نیکی ساختن
بدلہ نیکی کرنے کا تو واقعی ☆

رسیدن نامہ سوئے ملکہ و از جوابش گریز کردن

نزدِ دختر چونکہ ایں نامہ رسید
جب کہ یہ تحریر ملکہ کو ملی

سر نگوں شد از ندامت آں صنم
شرم سے اُسنے لیا سر کو جھکا

از حماقت امتحانش میکنم
امتحاں کرتی ہوں نادانی سے میں ۷۰

گفت با زن کاں مسافر را بگو
بولی مالن سے مسافر سے کہو

ہم بگو کامشب نسازم امتحاں
جا لے جانچ اب کہا نہیں کرونگی میں

زن رسانده با سپاہی آں پیام
اُسنے بھیجا یا سپاہی کو پیام

رو بامشب باز نزدِ یارِ خود
شب میں جا پھر پاس اپنی یار کے

آمدن شہزادہ نزد ملکہ

آمده وقتِ شب و شہزادہ ہم
وقت آیا رات کا شہزادہ بھی

بشکنند شاید ز بار رفتنم
وہ دھمک سے اُس کی شاید ٹوٹ جائے

از کرم دادی تو ما را آنچناں
مہربانی سے ہے کی ہم کو عطا

جز بدی کردن نمانده در زمن
کچھ نہیں دنیا میں بس کرنا بدی

گشت بر رویش خجالتہا پدید
مُنھ پہ اُس کے بس ہوائی سی اُڑی

کہ باآں عاشق چہا کردم ستم
اور کہا کیا میں نے کی اس پر جفا

باز آخر کار نادم مے شوم
پھر خجل ہوتی ہوں بے سمجھی سے میں

کہ بامشب باز مہمانم بشو
میہماں میرا ہو پھر اس رات کو

بلکہ بر خوانے نشینم من با آں
ساتھ اس کے خوان پر بیٹھوں گی میں

شاہزادہ را بگفت اے عقل خام
بولا شہزادہ سے وہ اے عقل خام

مطمئن شو امتحاں خواہد نشد
رہ نڈر مستثنےٰ ہے تو جانچ سے

آمده خرسند نزدِ آں صنم
آیا اس بت پاس اب باصد خوشی

toobaa-elibrary.blogspot.com

چوں بدیدش سرو قد تعظیم داد
دیکھا اُس کو اُٹھکے کی تعظیم ادا

الغرض سفرہ بیامد پیش شاں
آیا دستر خوان اُن کے سامنے

ہر دو بنشستند بر خواں باخوشی
دونوں بیٹھے خواں پر باصد خوشی

آں صنم دُرِّ سخن را بسفت
بول کے موتی پرو کر وہ پری

کہ کدام از ما خورد اوّل طعام
کھانا ہم دونوں میں پہلے کون کھالے

لقمہ برداشت شہزادہ زخواں
خوان سے شہزادہ نے لقمہ اُٹھا

گفت وہ از یار خود خوردی تو پیش
پہلے اپنے دوست سے ہی کھا لیا

آں پر دانست از بے دانشی
اپنی ناسمجھی سے سمجھا تاجدار

گفت ہاں کردم غلطہا لیک خیر
بولا ہاں بھولا میں لیکن یار خیر

چوں شنید از وے کلامے آنچناں
اس نے جب ایسا کلام اس سے سُنا

نیست ایں را عقل ورا وے ہوش ہیچ
باؤلا دیوانہ اور ہے یہ سڑی

شاہزادہ در دلِ خود گشت شاد
شاہزادہ اپنے دل میں خوش ہوا

بود ما کولات گونا گوں بر آں
سب طرح کے کھانے اسپر تھے چنے

شاہزادہ بُد بغایت خرّمی
شاہزادہ کو تھی بیحد خرّمی

بر سبیلِ طیبِ خوش طبعی بگفت
دل لگی کے طور پر کہنے لگی

چابک وچالاک ہست از ما کدام
کون دیکھیں چستی اور تیزی دکھالے

پس شتاب او را نہاد اندر دہاں
71 جھٹ سے اُس کو مُنہ کے اندر رکھ لیا

شد گوارا چوں ترا بے یار خویش
دوست بن کیسے گوارا ہو گیا

یار من گوید سپاہی را ہمی
یہ سپاہی کو ہے کہتی میرا یار

از برائیش ہم بتہ کہ نیست غیر
ہے نہیں اس کے لئے بھی رکھ وہ غیر

شد یقینش دیگرست ہمراہ آں
دوسرا ساتھ اس کے ہے باور ہوا

او ہمی تدبیر سازد پیچ پیچ
ہے وہی تدبیر کرتا اک نئی

خادماں را گفت ایاه او فعوا[1]
نوکروں سے بولی اس کو ہانک دو

با مذلت باز رانده شد ز یار
دوست سے خواری سے وہ ہانکا گیا

چوں بدیده اشکبار او را گفت
روتا اس کو دیکھ وہ کہنے لگا

از تمامی ماجرا آگہ نمود
اُسنے پورا واقعہ بتلا دیا

آں سپاہی گفت کای دانائے دہر
وہ سپاہی بولا اے مرد عقیل

نیز از من آگہی گشتش کنوں
حال میرا بھی اُسے معلوم ہوا

ہم دریں خیر ست کز ایں جا رویم
ہے اسی میں خیریاں سے چل ہی دو

الغرض ہر دو از آنجا خاستند
الغرض دونوں وہاں سے چل دیئے

پس ہمی رفتند ہر دو تیز تیز
دونوں ہی چلتے تھے بس چھٹے ہوئے

گفت لا تلقوا بایدیکم خدا[2]
آیۂ لا تلقوا ہے قولِ خدا

آخر جوا ایاه ایاه اصفعوا
مار و اس کو اس کے تم چانٹے جڑو

آمده نزد سپاہی اشکبار
لشکری پاس آیا وہ روتا ہوا

کاندریں نوبت بگو چہ گل شگفت
بول اب کی مرتبہ کیا گل کھلا

کہ ز رنج و غم برو بگذشتہ بود
اس پہ گذرا رنج و غم جو کچھ کہ تھا

ہم مرا با خود بیفگندی بہ قہر
کر دیا ساتھ اپنے مجھکو بھی ذلیل

پس خدا داند بلا آید چگوں
اب خدا جانے کہ کیا آوے بلا

سوئے ملکِ خویشتن واپس شویم
بس پلٹ جاویں ہم اپنے دیس کو

از غم و خوفِ ہلاکت کاستند
سوکھ غم اور موت کے ڈر سے گئے

می نمودندے ز خوف جاں گریز
جان کے ڈر سے تھے دونوں بھاگتے

جانِ خود یعنی میفگن در بلا
مت کرو آفت میں خود کو مبتلا

[1] دفع کنید ایں را او را لطمانچہ زنید ۱۲ منہ مدظلہ۔

[2] قرآن شریف آمدہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ۔ یعنی نمی افگنید دستہائے خود بجانب ہلاک ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

از بلائے نفس و شیطاں جاں رہاں
نفس و شیطاں کی بلا سے جاں بچا

شد زیاں کار آنکہ او گشتہ اسیر
اس کو بس پورا خسارہ رہ گیا

کن خلافِ نفس در جملہ امور
کر خلاف نفس تو جملہ امور

دشمنِ تو ہست ایں نفسِ شریر
نفس امّارہ جو ہے دشمن ترا

زیں عدو باید شدن بس پر حذر
ایسے دشمن سے رہو تم پر حذر

واں عدو ما را بہ بیند دائما
دیکھتا رہتا ہے وہ دشمن مجھے

ایں چنیں دشمن نمودن زیر دست
ایسے دشمن کو دبانا کر یقیں

نامیدہ[ل] بالجہاد الاکبر
ہے اسی کا نام بس اکبر جہاد

بند لب پایاں ندارد ایں سخن
اس سخن کی حد نہیں بس چپ رہو

گو کہ نیناونتی در عقل فرد
نیناونتی عاقلہ نے اب بتا

خادماں را با غضب فرماں نمود
نوکروں سے ڈانٹ کر یہ کہدیا

تا شود راضی خدائے مستعاں
تا کہ تجھ سے راضی ہو تیرا خدا

اندرونِ دست ایں نفسِ شریر
نفس سرکش کے جو پنجہ میں پھنسا

تا کہ باشی از بلا و رنج دور
تا رہے تو رنج اور آفت سے دور

او ہمی خواہد کہ افتی در سعیر
تو گرے دوزخ میں وہ ہے چاہتا

زانکہ او ہشیار و ما در خواب و خور
جو ہے چوکس ہم کو شکر خواب و خور

۷۳ مانمی بینیم گاہے ہم ورا
میں نہیں ہوں دیکھتا ہرگز اسے

کار روبہ نیست کار شیر ہست
شیر کا ہے کام روبہ کا نہیں

کہ رجعنا من جہادِ اصغر
جس سے ہم لوٹے وہ تھا اصغر جہاد

زود باز آ و بیانِ قصہ کن
جلد لوٹو قصہ کو پورا کرو

از پسِ اخراج شہزادہ چہ کرد
شاہزادہ کو نکال کر کیا کیا

کہ کشید آں حیلہ سازاں را بزود
کاٹو سر جلدی سے ان مکاروں کا

[ل] ایں نامیدہ شد بجہاد اکبر دلیلش قول مشہور است رجعنا الخ کہ باز آمدیم از جہاد اصغر بجہاد اکبر ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ور شدہ باشند غائب باد غا
چھپ گئے ہوں تم سے گروہ پر دغا
بر کنید و بر کنید و بر کنید
دو اُڑا اور دو اُڑا پھر دو اُڑا
حیلہ سازاں را شود تا عبرتے
جعلیوں کو تا نصیحت حاصل ہو
پس بہ فورِ حکم آں مردانِ جنگ
فوجیوں نے حکم کے پاتے ہی یار
چونکہ آوازش کہ بد سخت و شدید
چونکہ آواز اس کی تھی تیز اور کڑی
آں سپاہی گفت مر شہزادہ را
۴۷ لشکری نے شاہزادہ سے کہا
ورنہ ما ہم ہر دو گشتندے ہلاک
ورنہ ہم دونوں بھی پڑتے تاک میں
حمد للہ کز بلا رستہ شدیم
شکر حق کا بچ گئے آفت سے ہم
چوں شنیدہ آں پسر نام وطن
نام لڑکے نے سنا جب دیس کا
بے وصالِ یار خواہم شد ہلاک
بن ملے محبوب کے ہوں گا ہلاک
ہیچ تدبیرے دگر کن بہرِ وصل
ملنے کی تدبیر تو کچھ اور کر

بس بہ بندوق و تفنگ آں جائے را
اُس جگہ دو باڑھ توپوں کی لگا
چوں دگر ویراں ہا ویراں کنید
کردو ویراں اس کو اور ویراں سا
کس نہ سازد با کسے ایں حیلتے
ایسے جعلوں پر نہ کوئی مائل ہو
غار را گشتند آنجا با تفنگ
کردیئے بس اس جگہ توپوں سے غار
تا بآں ہر دو گریزندہ رسید
کانوں میں دونوں فراری کے پڑی
خیر شد گشتیم ازاں منزل جدا
اس جگہ سے ہم الگ ہیں خوب ہوا
جسم ما آمیختے در خون و خاک
تن ہمارا ملتا خون و خاک میں
در وطن اکنوں با طمیناں رسیم
دیس میں اب چین سے پہونچیں گے ہم
با سپاہی گفت کاے غمخوار من
اے مرے ہمدم سپاہی سے کہا
سینہ ام از رنج خواہد گشت چاک
غم سے سینہ میرا ہو جائے گا چاک
کہ نخواہم زیست اندر ہجر و فصل
میں جدائی میں نہیں جاؤں گا مر

toobaa-elibrary.blogspot.com

گفت کردم از برائے وصل تو
بولا میں نے تیرے ملنے کے لئے

لیک چوں عقلت نباشد چہ کنم
پر کروں کیا تجھ میں گر ہووے نہ عقل

ہیچ تدبیرے نماندہ نزد من
کوئی تدبیر اب نہیں باقی رہی

شاہزادہ گریہ وزاری گرفت
شاہزادہ پھوٹ کر رونے لگا

گفت می سازم دگر تدبیر خیر
بولا کرتا اور ہوں تدبیر خیر

یک نقب او ساخت در زیر زمی
سیندھ لسنے ایک زمیں کے نیچے کی (نقب زمین ۱۲)

یک دہانش داشتہ سوئے وطن
دیس کے سمت ایک رخ اس کا کیا

روزنے کہ سوئے چھاتہ کردہ بود
جو بنایا چھاتہ کو دروازہ تھا

اندراں حجرہ بکنجے بسترے
حجرہ کے اک گوشہ میں اک فرش تھا

ہم دنانیر و دراہم بیشمار
اور بہت سے روپیے اور اشرفی

شاہزادہ را فقیرانہ لباس
شاہزادہ کو فقیروں کا لباس

حیلہ ہا سہ بار بر طرز نکو
داؤں تھے تین اعلیٰ درجہ کے چلے

گر شوی محروم از وصل صنم
گر میسر ہو نہ تجھکو اس کا وصل

پس ہمیں بہتر روی سوئے وطن
بس وطن کو چل ہے اس میں بہتری

آں سپاہی سخت ماند اندر شگفت
وہ سپاہی سخت اچنبھے میں رہا

کہ شوی از وصل آں دلدار سیر
وصل سے دلبر کی کر تو خوب سیر

داشت عمقش قدر قد آدمی
جس کی گہرائی تھی قد آدمی

۷۵ سوئے چھاتہ دیگر آں استاد فن
لشکری نے چھاتہ کو منہ دوسرا

حجرہ تعمیر ہم بروے نمود
حجرہ اسپر اک دیا اسنے بنا

کنج دیگر تودہ از خاکسترے
دوسرے کونے میں تودہ خاک کا

اندراں تودہ نہاد آں مرد کار
لشکری نے تودہ کے اندر دھری

کرد در بر خود بپوشیدہ پلاس
سا جا اسنے اور خود پہنا پلاس

toobaa-elibrary.blogspot.com

چوں فقیر انش دراں حجرہ نشاند
اس کو حجرہ میں کیا مرشد بنا
گفت با او گر بیاید سائلے
بولا اُس سے آوے گر کوئی گدا
پس ازیں تودہ بدہ مشتے ورا
مٹھی بھر اس تودہ سے دیدے اُسے
رفت بکشاید چو مشتِ خویش را
جا کے اپنی مٹھی جب کھولے گا وہ
ہمچنیں شہرت بود در خاص و عام
ہر کس و ناکس میں چرچا ہووے گا
ہر کسے را ہمچنیں مشتے دہی
۷۶ ہر کسی کو دے یونہی مٹھی نھتا
رائے راج ہست و ظنِ غالبم
ظن غالب رائے راج ہے مری
چوں بیاید در کنار او را بگیر
آوے جب لے گود میں اس کو اُٹھا
تا بر آئی زاں درِ دیگر کہ ہست
دوسرے دروازہ سے تو بس نکل
الغرض مشہور شد در خاص و عام
ہر کس و ناکس میں یہ مشہور ہوا
تا کہ نیناوتی را صیتش رسید
نیناوتی کو خبر اس کی لگی

ہمچو خادم خود از و بیروں بماند
چیلا بن خود حجرہ کے باہر رہا
یا بہ نزدِ تو بیاید عائلے
پاس آ کر کوئی مفلس ہو کھڑا
ہم بگوئیش کہ در خانہ اش کشا
کہنا اپنے گھر میں جا کھولے اُسے
یابد اندر درہم و دینارہا
روپئے اور اشرفی پاوے گا وہ
تا کہ آیندت کرام و ہم عظام
پاس تیرے آوے گا چھوٹا بڑا
ہم کشا در خانہ در گوشش نہی
کان میں دے ڈال گھر میں کھولنا
کہ ہم آید نیناوتیِ صنم
آوے نیناوتی بھی رشک پری
زود رو اندر نقب تو مثلِ تیر
سینددھ میں جا جلدی سے تو تیر سا
سوئے ملک خویشتن ای حق پرست
اور خدا کے بندے اپنے ملک چل
آمدند آنجا امیرانِ عظام
مجمع سرداروں کا واں ہونے لگا
گشت مشتاقش چو احوالش شنید
حال اس کا جب سنا مشتاق ہوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تا ازاں شہزادۂ درویش کیش | ہمنے خواہد پئے حاجات خویش
وہ بھی اس سے فقیرانہ ہے تا | اپنے مطلب میں کراوے کچھ دعا
ہست جملہ خلق محتاج دعا | باعمرؓ لی ادع گفتہ مصطفیٰ[1]
سب کو ہے حاجت دعا کی اے فتا | بولے حضرت دے عمر مجھکو دعا
خلق محتاج اند جملہ اے فتا | چہ فقیر و چہ امیر و چہ گدا
خلق ہے محتاج بے چون و چرا | کیا فقیر اور کیا امیر اور کیا گدا
ایں خلائق جملہ از حاجت پرست | کس بعقبیٰ کس باین سیم و زر ست
ہے تمامی خلق حاجت میں پھنسی | مال میں کوئی ہے عقبیٰ میں کوئی
کس بہ فرزند و کسے با دولت ست | کس بہ رزق و کس بجاہ و صولت ست
بچوں میں کوئی ہے دولت میں کوئی | روزی میں کوئی ہے شوکت میں کوئی
کس بوقر و آبروئی ننگ و نام | کس بہ سرداری و جاہ و احترام
آبرو عزت میں غیرت میں کوئی | سروری اور شان و حرمت میں کوئی ۷۷
الغرض جملہ خلائق ہمچناں | ہست محتاج و فقیر و مستہاں
الغرض سب لوگ ہیں یونہی اسیر | طالب امداد و محتاج و فقیر
ہست بے حاجت خدائے ذوالجلال | کہ منزہ ہست ذاتش از زوال
غیر محتاج ہے خدائے ذوالجلال | ہے اسی کی ذات بیشک لازوال
قل ہو اللہ احد اللہ الصمد[2] | لم یکن لذاتہ کفواً احد
کہہ دو اللہ ایک ہے اور بے نیاز | اوس کا ہمسر ہے نہیں سمجھو یہ راز

[1] یعنی برائے من دعا کن اشارہ است بحدیثیکہ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال استاذنت صلی اللہ علیہ وسلم فی العمرۃ فاذن لی وقال اشرکنا یا اخی فی دعائک ولا تنسانا فقال کلمۃ ما یسرنی ان لی بہا الدنیا ۱۲ منہ مدظلہ۔

[2] گو آں اللہ واحد ست اللہ بے نیاز ست نیست شریک ذاتش اشارہ است بہ سورۂ اخلاص قل ہو اللہ احد الخ ۔ ۱۲ منہ ۔

اشرفا آں گلبدن را زود آر
جلد اشرف لاؤ اُس کا دلربا

باپرستارانِ چنداں عقل فرد [illegible]
اس عقیلہ نے کنیزوں کو لیا

چوں بیامد از سپاہی اذن خواست
لشکری سے اذن مانگا آئی جب

ذکر ایں کامل شنیدہ آمدیم
سنکر ہم آئے ہیں اس کامل کا ذکر

از لقایش دیدہ ہا روشن کنیم
آنکھیں اس کی دید سے روشن کریں

گفت از مرشد بپرسم بہرتاں
پوچھوں مرشد سے تمہارے واسطے

ایں بگفت و آمدہ نزدِ پسر ۷۸
یہ کہا اور آیا شہزادہ کے پاس

پس بزودی در کنار او را بگیر
لے جھپٹ کر گود میں اُسکو اُٹھا

پس بروں آمد بنزدِ آں صنم
باہر آکر اس پری سے یوں کہا

کہ ہمہ یکبار نآیند اندروں
دفعۃً آویں نہ اندر مجمع سے

پس ز جملہ تاں رود اندر یکے
جملہ مستورات سے اک جائے ابھی

شاہزادہ ہست اندر انتظار
شاہزادہ انتظار ہے کر رہا

قصدِ رفتن سوئے آں درویش کرد
قصد اس درویش کی جانب کیا

کاے مریدِ خاص پیرِ راہ راست
پیرِ برحق کے خلیفہ دوست رب

دہ تو مارا اذن تا اندر رویم
دے اجازت جائیں اندر کر نہ فکر

در زیارت با مرادِ خود رسیم
اور زیارت سے مرادِ دل کو لیں

اذن گر باشد روید اندر زماں
ہو اجازت جاؤ ساتھ آداب کے

کہ کنوں نزدِ تو آید آں قمر
بولا اب دلبر ہے آتا تیری پاس

اندرونِ ایں نقب رو مثل تیر
سینہ کے اندر چلا جا تیر سا

گفت ایں ارشاد کردہ مرشدم
میرے مرشد سے ہے یا ارشاد ہوا

کہ مجمع دردِ سر باشد فزوں
دردِ سر بڑھتا ہے مجمع سے مجھے

چوں بروں آید رود پس دیگرے
جب وہ نکلے جائے تب پھر دوسری

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہمچنیں ہر یک شود زو فیضیاب
اس طرح ہر ایک ہووے فیضیاب

اتفاقِ جملہ گشتہ بر ہمیں
سب نے ایکا بس اسی پر کر لیا

گفت بسم اللہ پا اندر نہاد
کر کے بسم اللہ اندر گھس گئی

بود آں درویش حیلی سرنگوں
تھا بنا درویش سر نیچا کئے

دیدش و برداشت سر باز و روفن
دھوکے بازی سے اٹھا سر دیکھ کے

گفت حضرت از برایم کن دعا
بولی میرے حق میں تم کر دو دعا

گفت بابا خیر باشد بہر تو
ہو بھلا بابا ترا اس نے کہا

ایں بگفت و خاستہ از جائے خود
کہکے یہ اپنی جگہ سے وہ اٹھا

سخت حیراں گشت زن زیں ماجرا
ملکہ کو اس حال سے سکتہ ہوا

می نمودے غور اندر شکلِ او
اس کی صورت دیکھتی تھی غور سے

بود در گردن ورا یک مرسلہ[1]
تھا گلے میں ہار اس کے نو لکھا

منبعِ فیض ست آں عالی جناب
فیض کے چشمہ ہیں وہ عالی جناب

کہ رود پیش از ہمہ آں مہ جبیں
سب سے پہلے جائے بس وہ مہ لقا

دست بستہ پیش درویش ایستاد
ہاتھ جوڑے جا کے استادہ ہوئی

لب ہمی جنباند با مکر و فسوں
ہونٹھ ہلاتا تھا وہ مکر و حیل سے

گفت بابا چہ ہمی خواہی زمن
بولا بی بی مجھ سے کیا مطلب تجھے

کہ برآرد ایزدم ہر مدعا
حق مرا پورا کرے ہر مدعا

۷۹ در دو عالم تو بمانی سرخرو
دو جہاں میں خوش رہے بس دل ترا

در نقب اورا گرفتہ زود شد
سینده میں لیکر وہ اس کو چل دیا

کایں چہ اسرار ست پنہاں ای خدا
ہے یہ کیا اسرار پوشیدہ خدا

تا ورا بشناخت با عقلِ نکو
عقل سے پہچانا اس کو ملکہ نے

لیک[2] پس دست خود در وے زدہ
مار ہاتھ اپنا وہیں اس میں دیا

[1] اے مرسلہ کہ دہ برندلیش نو لکھا ہار کو گویند ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

پس شکست و ریخت گوہر ہائے او
ٹوٹ کر موتی بکھر اُس کے گئے

کُن درنگ اکنوں بہ قبضِ تو شدم
رُک میں اب قبضہ میں تیرے ہوگئی

تو ہمی دانی کہ او عقلے نداشت
جانتے ہو تم کہ وہ بدعقل تھا

دخت شد مشغول در چیدنِ گہر
موتی چُننے میں کی اُس نے ابتدا

شاہزادہ را چو غافل یافت او
پایا اُسنے جوں ہی اُس کو بیخبر

چوں نظر کرد و ندیدہ یار را
دیکھا جب اُسنے نہ دیکھا یار کو

سوئے بابِ آں نقب گشتہ دواں
سینڈھ تک اُسنے لگائی دوڑ بھی

آمدہ بیروں کنیزاں را بگفت
لونڈیوں سے باہر آ اُسنے کہا

بے توقف زود تر زینجا روید
تم رُکو مت جلد یاں سے بس چلو

تا رسید ایں ہمہ جمع زناں
پہونچنے تک عورتوں کے غول وائی

چوں بروں آمد بگفتش لشکری
نکلا تو اس سے سپاہی نے کہا

گفت شہزادی کہ اے مرد نکو
بولی شہزادی کہ اے انسان بھلے

تا بچینم گوہرانم پس روم
چن لوں موتی اپنے پھر ہوں چل کھڑی

کرد افسونش اثر او را گذاشت
چھوڑا اس کو اس کا منتر چل گیا

ہم شدہ مشغول چیدن آں پسر
لڑکا بھی چننے میں مصروف ہوگیا

در نقب اندر گریز آورد رو
سینڈہ کے اندر چلی وہ دوڑ کر

پس نمود آغاز زاری و بکا
بس لگا رونے بہت رنجیدہ ہو

لیک او خارج شدہ بود آں زماں
سینڈھ کے باہر بھی وہ اب ہو چکی

ہست اینجا حیلۂ و مکر نہفت
ہے یہاں پر مکر اور دھوکا چھپا

سوئے خانہ خویشتن واپس شوید
اپنے مسکن کی طرف واپس چلو

قصۂ آں شاہزادہ کُن بیاں
شاہزادہ کا کرو قصہ بیاں

چہ غضب کردی ورا بگذاشتی
ہے غضب تونے کیا اس کو رہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ماجرا گفتہ ز اول تا اخیر
من وعن حال اسنے سارا کہدیا
گفت اے احمق اگر اشکستہ بود
بولا اے نادان ٹوٹا تھا وہ جو
چوں بقول او برفتنی اسگہے
کیسے اُسوقت اُسکے کہنے پر چلا
پس کنوں اینجا درنگے ناورید
اب یہاں تو دیر ہرگز مت لگا
ورنہ در اندک زماں ہر دو کساں
ورنہ تھوڑی دیر میں دونوں کی جاں
پیش ہمی بگریختند از خوف جاں
جان کے خطرہ سے تھے وہ بھاگتی
از بلا جائے اماں تو نیز جو
ڈھونڈھ تو بھی خطرہ سے بچنے کی جا
گشتن اندر خشم ایزد مبتلا
حق کی ناراضی میں ہونا مبتلا
ذلکﹶ راس البلا راس البلا
سب بلاؤں کی ہے جڑ بس یہ بلا
رحم کن بر ما تو اے رحمان و رب
رحم کر ہمپر تو اے رحماں خدا

از شکست مرسلہ گردش خبیر
ٹوٹنے سے ہار کے آگہ کیا
پس چہ پروا بود گوش شکستہ بود
تجھ کو کیا تھی فکر ٹوٹا تھا وہ گو
دیگرے آید بدستت نا درے
ہاتھ تیرے کیا وہ آتا دوسرا
پس ہمیں خیر ست کز اینجا روید
ہے یہی بہتر ہو یاں سے چل کھڑا
زیں جہاں گردند بے نام و نشاں
اس جہاں سے ہوگی بے نام و نشاں
تا کہ یابند از بلا جائے اماں
تا کہ پائیں امن کی جا خطرہ سے
چہ بلا وُ چہ اماں از من شنو
مجھ سے سن ہے کیا اماں اور کیا بلا
ہست صعب و سخت از جملہ بلا
سخت ہر خطرہ سے ہے بس یہ بلا
من علیہ قہرہ یحلل ہوی
جس سے رب ناخوش ہو دوزخ میں گیا
مبتلا ما را مکن اندر غضب
غصہ میں ہم کو نہ کرنا مبتلا

ﹶ ایں اصل بلاست چہ ہر کہ برد قہر خداے عزوجل فرود آید ی افتاد ے در دوزخ اشارہ است بآیۂ کریمہ و من یحلل علیہ غضبی فقد ہوی و تکرار راس البلاء برائے تاکید تحذیرًا است ۱۲ النمونظلہٗ ـ

۸۱

گر ہمی خواہی اماں زیں بلا
اس بلا سے چاہتا ہو گر اماں

باش زاناں کا تقاشانرالباس
اُن سے ہو جا تقوی کوشش اُن کی ہے

عفو کن از مجرمیت تقصیر او
عفو کر تو اپنے مجرم کی خطا

آمدہ یادم سہ بیت مولوی
تین شعر ہیں یاد آئے اب مجھے

گفت عیسےٰ را یکے ہشیار سر
بولا حضرت عیسےٰ سے اک با خبر

گفت ایجاں صعب تر خشم خدا
بولے ہے غصہ خدا کی سخت تر ۸۲

گفت از خشم خدا چہ بود اماں
بولا غصہ سے خدا کے امن ہے کیا

باز گو در خانہ چوں آں عقل فرد
گھر میں جب وہ عاقل سواب بتا

داد فرماں مردماں را کہ روید
حکم لوگوں کو دیا تم یاں سے جاؤ

منہدم سازید و سوزید آں مکاں
تم گرادو اور جلادو وہ مکاں

ضبط کن اے جاں تو خشم خویش را
روک لے اپنے غصہ کو اے جان جاں

کاظمین الغیظ عافین للناس
ضبط غصہ عفو کوشش ان کی ہے

من عفا اصلح علی اللہ اجرہ
عفو و نیکی کرنے کی حق دے جزا

من کتاب المثنوی المعنوی
مثنوی سے معنوی مولانا کے

چیست در ہستی ز جملہ صعب تر
کیا ہے سب سے دنیا میں دشوار تر

کہ از و دوزخ ہمی لرزد چو ما
جس سے دوزخ کانپتی ہے سر بسر

گفت ترک خشم خویش اندر زماں
بولے اپنے غصہ کو ہے تھامنا

یا کنیزانش رسیدہ پس چہ کرد
لونڈیوں کے ساتھ بیوی کیا کیا

زود ہر دو حیلہ سازاں را کشید
جلد دونوں حیلیوں کا سر اڑاؤ

کہ نماند ہیچ زو نام و نشاں
اُن کا رہ جاوے نہ کچھ نام و نشاں

۱؎ خشم فرو خورندگان و در گذر ندگان از گناہائے آدمیاں اشارہ است بآیۃ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ۱۲ منہ

۲؎ ہر کہ در گذرد و نیکی کند بر خدائے بزرگ ست مزد او ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

نیز انبپارید با خاک آں کمیں
اس جگہ کو مٹی سے تم دو پٹا
پس بفورِ حکمِ او مردانِ کار
حکم اس کا پاتے ہی سردار کا
چوں باین ہر دو رسید آوازِ او
توپوں کی آواز دونوں کو ملی
شکر للہ کہ از انجا آمدیم
شکر اللہ کا کہ واں سے نکلے ہم
نا گہاں آغاز شہزادہ نمود
شاہزادہ رو کے یہ کہنے لگا
ورنہ خواہم گشت بس زار و نزار
سوکھ کر کانٹا ہی ہوں گا ورنہ میں
بار دیگر ہیچ تدبیرے نما
فکر اک بار اور کچھ کر اے حبیب
گفت من تدبیر ہا تا کے کنم
فکر میں کب تک کروں اُس نے کہا
ہیچ تدبیرے نیاید در خیال
ذہن میں آتا نہیں کچھ مکر و فن
نخلِ عقلت بارِ ہجر آوردہ است
فہم نے تیری ہے فرقت پھل دیا
گر شدے عقل و حواس تو بجا
عقل گر رہتی تری قائم حبیب

غار سازید از تفنگے آں زمیں
اس زمیں کو توپ سے تم دو اُڑا
با تفنگ آنجا بیفگندند غار
وہ زمیں توپوں کے ماری دی اُڑا
گفت با شہزادہ آں مردِ نکو
بولا شہزادہ سے اچھا لشکری
در وطن اکنوں ہمی بہتر رویم
اچھا ہے اب لیں جائیں اپنے ہم
باز کن تدبیرِ صلحِ ہیچ زود
جلد کر پھر فکر میرے وصل کا
تا کہ خواہم مُرد اندر ہجرِ یار
اُس کی فرقت میں تو مر جاؤں گا میں ۸۳
کہ شود وصلش میسر مر مرا
وصل اُس کا تا کہ ہو مجھ کو نصیب
پس کنوں از حیلہ ہا عاجز شدم
اب تو میں فکروں سے عاجز آ گیا
در وطن رو دست بردار از وصال
ہاتھ اُٹھا تو وصل سے اور جا وطن
عقلِ تو محروم وصلت کردہ است
وصل سے محروم تجھ کو کر دیا
می شدے وصلش میسر مر ترا
وصل اس کا تجھ کو ہو جاتا نصیب

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیچ میدانی کہ آں شہزادہ را
جانتا ہے بھی کہ اس شہزادہ کی

عشق دلبر کردہ بودش ہمچناں
عشق نے اس کے کیا تھا یہ اثر

زانکہ عاشق نیست زندہ مردہ است
ہوتا عاشق مُردہ ہے زندہ نہیں

گم شود عاشق بمعشوق اے فتا
ہوتا ہے دلدادہ دلبر میں فنا

جملہ معشوق ست و عاشق پردۂ
سب ہے معشوق اور عاشق پردہ ہے

عاشقاں را ہوش ماند نے حواس
رہتے عاشق کے نہیں ہوش و حواس ۸۴

گر ہمی خواہی کز و آگہ شوی
اوس سے واقف ہونا گر منظور ہو

کہ بجسب وسعت خود گفتہ ام
میں تو استعداد بھر ہوں کہہ چکا

آں سپاہی چوں جواب صاف داد
کو راجب نے جواب اسکو دیا

حال او از بس تبہ گشت و زبوں
حال بالکل اس کا پتلا ہو گیا

آں سپاہی گشت در حیرت غریق
وہ سپاہی غرق حیرت ہو گیا

عقل و ہوش و رائے گم گشتہ چرا
فہم و عقل اور رائے کیوں جاتی رہی

می ندانستے زمین از آسمان
تھا زمین و آسماں سے بےخبر

نیست مُردہ آگہ از بالا و پست
مردہ واقف اونچے نیچے سے نہیں

خوان تو شعر مولوی روم را
شعر پڑھ تو مولوی روم کا

زندہ معشوق ست و عاشق مردۂ
زندہ معشوق اور عاشق مُردہ ہے

شان ہائے عشق بیروں از قیاس
غیر ممکن حال عاشق کا قیاس

پس بہ بیں دیباچۂ ایں مثنوی
زیر و بم کے دیکھئے دیباچہ کو

گوہرے کز غیب آمد سفتہ ام
بیدھا موتی غیب سے جو آگیا

آہ سردے برکشید و او فتاد
سانس ٹھنڈی کھینچکر وہ گر پڑا

گفت مردم ساز تدبیرے کنوں
بولا کچھ تدبیر اب کریں مرا

کز پئے وصلش چہ سازم من طریق
اُس سے ملنے کی کروں تدبیر کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

آخرش گفتا کہ برخیز و شنو
بولا آخر اُٹھکے سن آقا مرے
لیک ہست ایں آخر تدبیرہا
پر یہ سب فکروں میں ہی پچھلی تھا
پس بپوشیدہ بخود آں کارواں
پہنے اس عاقل نے اپنے جسم پر
شاہزادہ را بپوشانید آں
اس سپاہی نے پہنایا لڑکے کو
پس بگفتش رو بہ ہمراہیِ من
اس سے بولا دہ تو چل ہمراہ مرے
دخترِ خود کردہ ظاہر من ترا
اپنی بیٹی کہکے اُس سے میں تجھے
چونکہ ہست آں بادشاہِ نیکذات
چونکہ ہے وہ بادشاہِ نیک ذات
مثل دختِ خویش ہم پندارد ت
اپنی بیٹی سا وہ سمجھے گا تجھے
چوں رسی در قصرِ شاہی نزد آں
قصرِ شاہی میں پہونچکر اسکے پاس
تا نہ رازِ تو کشاید بر کسے
راز کو تیرے نہ جانے کوئی بھی
دختِ شہ را ہم بسے خدمت کنی
شاہزادی کی بہت خدمت تو کر
چوں کنی خدمت شوی محبوب او
کرنے سے خدمت کے پیارا تو بنے

ہیچ تدبیرے نمایم بہر تو
میں کروں گا فکر کچھ تیرے لئے
عقل و ہوش خویش را داری بجا
ہوش حواس اپنے ذرا رکھنا بجا
جامہا چوں جامہائے جوگیاں
کپڑے جیسے جوگیوں کے ہوں مگر
جامہا چوں جامہائے دختراں
جوڑہ جیسے لڑکیوں کا جوڑہ ہو
در حضورِ والداں سیم تن
پاس اُس رشکِ پری کے باپ کے
پس بدو بسپارم اے مردِ خدا
سونپ دوں گا اسکو میں پیارے مرے
عادل و اہلِ کرم نیکو صفات
منصف اور اہلِ سخا اور خوش صفات
ہم بنزدِ دخترِ خود دارد ت
اپنی بیٹی پاس رکھیگا تجھے
احتیاطِ تام داری اے جواں
لڑکے رکھنا احتیاط ہر اسکے پاس
ورنہ آید بر تو آفت ہا بسے
ورنہ تجھپر آفتیں آجائیں گی
تا ز مقبولان و منظوراں شوی
تا ہو پیارا اور منظور نظر
پس نگاہِ لطف بنماید بہ تو
مہربانی کی نظر تجھ پر کرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہم مرا معلوم گشت اے نیک خو
ہے ملی مجھکو خبر تحقیق سے
چوں نیامد خاطرش را کس پسند
جب نہ کوئی اُس کی نظروں میں جچا
با فلاں شہزادہ منسوبش نمود
نسبت ایک شہزادہ سے اسکو کیا
پس فلاں تاریخ از شہرِ (یعنی بلد) فلاں
سو فلاں تاریخ کو اک شہر سے
خواہد آمد شاہزادہ با برات
شاہزادہ لیکر آوے گا برات
وقتِ رخصت گو کہ ہمرہ می روم
رخصتی پر کہہ کہ مجھکو ساتھ لے ٨٦
چوں ز خدمتہا تو محبوبش شوی
اُس کا پیارا جب تو خدمت سے بنے
در محفہ سازدت با خود سوار
تجھکو بھی پینس میں کرلے گی سوار
پس رواں گردند جملہ مردماں
سو روانہ ہونگے سب ہی لوگ تو
ہست اندر رہ فلاں بحرِ عظیم
اک بڑا دریا ہے رستہ میں حضور
از محفہ حیلہ کن بیروں بشو
کچھ بہانہ کر قفس سے تو نکل

ق کہ بحسب شرط آں خورشید رو
شرط پر اس ماہ وش محبوب کے
پس بہ رسمِ عرف شاہِ ارجمند
شہ نے موافق عرف کے تب یوں کیا
زانکہ دختر بکر ماندن عار بود
لڑکی کا رکھنا کنوارا شرم تھا
ق در فلانِ روز در شہرِ (یعنی ماہ) فلاں
اور فلانے دن فلانے ماہ کے
ق بہر عقدِ خود باآں نیکو صفات
اس پری سے عقد کرنے ایک ذات
زانکہ خواہد گشت بے تو وحشتم
کیونکہ لونڈی بن ترے پاگل بنی
نیز او خواہد کہ ہمراہش روی
وہ بھی چاہے گی کہ تو ہمرہ چلے
نزدِ خود موسے (استرہ) یکے پنہاں بدار
استرہ پاس اپنے رکھ پوشیدہ یار
سوئے شہرے کامدہ بودند ازاں
آئے تھے جس شہر سے اس شہر کو
استراحت را شوند آنجا مقیم
یہ وہاں کچھ دیر دم لیں گے ضرور
نزد نوشہ آ ببر بینی او
نوشہ پاس آ ناک کاٹ اور دے تو چل

بعد ازاں خود را بدریا در فگن
بعدہٗ دریا میں اپنے کو تو ڈال

باز تدبیرے برائے تو کنم
پھر کروں گا فکر میں تیرے لئے

خوب فہمانیدہ آں شہزادہ را
خوب اس شہزادہ کو سمجھا دیا

بُردِ در آں بادشاہِ کامراں
در پہ اس اقبالمندشہ کے گیا

درجہاں باشی ہمیشہ باخوشی
تو ہمیشہ دنیا میں شاداں رہے

دوستانت زندہ باد درجہاں
دوست تیرے دنیا میں زندہ رہیں

حاجتِ ایں مفلسِ مسکیں برآر
مطلب اس نادار عاجز کا نکال

ناتوانی حاجتِ مسکیں برآر
ہو سکے عاجز کی حاجت پوری کر

ہم تو محتاجی بآں شاہِ شہاں
تو ہے محتاج اُس حقیقی شاہ کا

بر خلائق گر کنی رحم و کرم
لوگوں پر رحم اور کرم گر تو کرے

ہمدریں معنٰے بگفتہ مصطفٰےؐ
ہے اسی معنی میں قولِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

اندراں موجود باشم آں زمن
اس میں اس دم میں ہونگا نیک فال

کہ میسر باشدت وصلِ صنم
جس سے تجھکو تیرا وہ دلبر ملے

ایں مراتب زابتدا تا انتہا
من و عن اول سے لے تا انتہا

داد آوازے کہ اے شاہِ جہاں
دنیا بھر کے بادشاہ۔ دی یہ صدا

با فراغ و خرمی عشرت کنی
چین اور آرام سے خوشیاں کرے

دشمنانت در زمیں باد انہاں
اور زمیں میں تیرے اعداء دھنس پڑیں

تا برآرد حاجتِ تو کردگار
تا نکالے تیرا مطلب ذوالجلال

تا برآرد حاجتت پروردگار
تا کرے حاجت تری پوری وہ بر

رحم کن بر حالتِ ایں ناتواں
حال پر اس ناتواں کے ترس کھا

بر تو آں راحم نماید رحم ہم
رحم تجھپر بھی وہ حق اور ہو کرے

ارحموا[1] اہل الارض یرحم ذو السماء
ترس کھاؤ رحم فرماوے خدا

[1] اشارہ است بحدیث ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء او ترس آرید برآں کہ در گیتی ست رحم خواہد نمود برشما آنکہ در آسمان ست اے

toobaa-elibrary.blogspot.com

چونکہ آوازش شنیدہ بادشاہ
نزد خود بنواند و بگفت ایمرد راہ

بادشہ نے جب سنی اس کی صدا
بولایا پاس اپنے بلاکرا ے گدا

کیستی و حاجتِ تو چیست گو
تا برآرم حاجت و مقصود تو

بول کون ہے تو ہے مطلب تیرا کیا
تاکروں میں تیری حاجت کو روا

گفت اے سلطان مرد جوگیم
ہست ایں دختر کہ بینی دخترم

بولا اے شہ میں تو جوگی شخص ہوں
ہو جو لڑکی دیکھتی ہے میرا خوں

پس ہمی خواہم کہ سازم جفت وے
زادہ جوگی کہ باشد نیک پے

اس کی شادی کرتا ہوں میں چاہتا
لڑکا جوگی زادہ ہو اور ہو بھلا

جستجو ہا میکنم ز ایام پیش
لیک محرومم ہنوز از کام خویش

میں تلاش اک عرصے سے ہوں کر رہا
ابتک اپنا کام تو ابتر رہا

در سفر ایں بچہ را تکلیفہا ست
ہم مرا ز آفاتہا تخویفہا ست

ہے سفر میں بچہ کو کلفت حضور ۸۸
مجھکو بھی خطروں سے ڈر ہے بالضرور

پس ہمی خواہم کہ تفویضش کنم
چوں ودیعت با کسے اہلِ کرم

سونپنا اس کو ہوں میں بس چاہتا
یہ ودیعت اس کو جو ہو پارسا

تا پسر را جستہ آرم واسگہے
دخترِ خود را ستانم من ز وے

جب میں لڑکا ڈھونڈھ لاؤں تب جناب
لڑکی اپنی اس سے میں لیلوں شتاب

لیکؔ از عالم امانت رفع شد
رایت زور و خیانت رفع شد

پر امانت اُٹھی دنیا سے صنم
مکر دھوکے کا بلند ہے اب علم

نیز در ذکرِ فتن گفتہ نبی
اَلْاَمَانَۃُ تُقْبَضُ مِنْ قَلْبِہٖ

ہے بیاں میں فتنوں کے قولِ نبی
ہے امانت دل سے اس کے چھینتی

نیست ایماں بے امانت اے فتا
ہمچنیں فرمود احمد مجتبےٰ

بے امانت کے نہیں ایمان ہے
احمد مرسل کا یوں فرمان ہے

لہ اے امانت باز گرفتہ خواہد شد از دل او ونشانہ است بحدیث ینام الرجل النومۃ فتقبض الامانۃ من قلبہ ۲ ، منہ عفہ لا ایمان لمن لا امانۃ لہ

باقی آیندہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

شاہ شاہاں لاتخونوا گفتہ است[1]

تم خیانت مت کرو حق نے کہا

زیں سبب در خدمتت حاضر شدم

اس لئے خدمت میں تیری آیا ہوں

زانکہ نام فرخ شاہ زماں

ہے مبارک نام نامی آپ کا

پس اگر تا واپسیِّ ایں غلام

واپسی تک آپ اس ناچیز کے

پس بغایت لطف و شفقت باشدت

ہو نہایت مہر و شفقت آپ کی

بے درم سلطان را باشم غلام

بیدرم میں شاہ کا ہونگا غلام

چوں شنید احوال آں ذو سلطنت

سن چکا جب شاہ اس کا ماجرا

بے تکلف دخترت اینجا گذار

اپنی لڑکی بے خطریاں چھوڑ دے

جوگی جعلی دعاہایش بداد

دیں دعائیں فرضی جوگی نے اُسے

شہ فرستادش درونِ قصرِ خویش

شہ نے اُسکو اپنے گھر بھجوا دیا

دخترِ جوگی ست ایں نزدت بدار

پاس رکھو اس کو ہے یہ جوگی بچی

منکرش را دین و ایماں رفتہ است

دین و ایماں اس کے منکر کا گیا

تا کہ ایں دختر بہ تفویضت دہم

تا کہ یہ لڑکی تجھے میں سونپ دوں

در امانت ہست مشہور جہاں

چار سو مشہور امانت میں ہوا

ایں امانت را بداری اے ہمام

یہ امانت رکھ لیں جو آقا مرے

ہم نہایت رحم و منت باشدت

ہو بہت ہی رحم و منت آپ کی

حاجتم ایں ست و باقی والسلام

مطلب اپنا یہ ہے باقی والسلام

گفت بہتر خانۂ من خانہ است

بولا خیر ہے گھر ہمارا آپ کا

کرد خواہم مثل دخت خود شمار

سمجھوں گا میں مثل اپنی لڑکی کے

کرد تسلیم و برفت آں اوستاد

مجرا کر رخصت ہوا وہ شاہ سے

دخترِ خود را بگفت اے عقل کیش

اپنی لڑکی سے کہا اے عاقلہ

ہمچو اختِ خویشتن اورا شمار

دوسری تجھکو بہن گویا ملی

[1] اشارہ است بہ آیت کریمہ لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا امانٰتکم وانتم تعلمون ای ذزدی مکنید از خدا و رسول او و ذزدی مکنید در امانتہائے خود دانستہ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الغرض آں دلبرِ شکر دہاں
الغرض وہ مہ لقا شیریں زباں

نیز ایں خدمت نمودش آنچناں
اسنے بھی اس طرح کام اس کا کیا

خدمتِ بسیار او را مے نمود
اس کی یہ خدمت بہت کرتی رہی

آخر گشتہ چناں محبوب او
آخر اس کی ایسی پیاری ہوگئی

ہر کہ خدمت کرد او مقبول شد
جسنے خدمت کی وہ پیارا ہوگیا

اے پسر کن خدمت اہل اللہ را — ۹۰ خدمت اہل اللہ
خدمت اللہ والوں کی کر اے عزیز

زانکہ خدمت کردن اہل اللہ را
کیونکہ خدمت کرنا اہل اللہ کی

خدمتِ شاں خدمتش اے نیکخو
ان کی خدمت اُس کی خدمت ہی فنا

در حدیث آمد کہ در روز جزا
ہے خبر میں آیا کہ روز جزا

کہ طعامے خواستم از تو ولے
میں نے تجھ سے تھوڑا کھانا مانگا پھر

پس بگوید بندہ زار و حزیں
تب کہیگا بندہ ناچار و ذلیل

می شمرد او را مثالِ خواہراں
تھی بہن اس کو سمجھتی بے گماں

کہ شدہ مقبول آں جانِ جہاں
کہ پری کو کام اس کا بھا گیا

تا کہ بیش از جملہ قدرش می فزود
سب سے زیادہ اس کی قدر ہونیلگی

گوئیا یک روح ہست و جسم دو
گویا اک جاں کالبد ہو دو گئی

۹۱ خود بینی

ہر کہ خود بیں گشت او مخذول شد
اپنے کو دیکھا تو رسوا ہوگیا

تا کنی حاصل رضائے شاہ را
شہ کی خوشنودی ملے اے باتمیز

در حقیقت ہست خدمت شاہ را
دراصل خدمت ہے شاہنشاہ کی

زانکہ گم کردند ہست خود را
کیونکہ اس میں یہ ہوئے بالکل فنا

بندۂ خود را الغرض باید خدا
ہوگا بندہ سے یہ ارشاد خدا

۹۲ [illegible]

ایہا العبد ندا دی اے مگہے
بندہ تو منکر ہوا اسدم مگر

کیف اطعمکم انت رب العالمین
کیسے دیتا تو تو ہے رب جلیل

---

[1] اے خواہر گفت من ترا چگونہ می خورانیدمی حالانکہ تو پروردگار جہانیان ہستی پس بگوید طعام خواست از تو بندہ من فلاں اگر میخورانیدے نزد ما فتی الخ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قال استطعمک ذا عبدی فلاں
بولے کھانا تجھ سے بندی نے مرے
باز گوید کز تو آبے خواستم
حکم ہو پانی کی خواہش تجھ سے کی
پس بگوید بندۂ خوار و مہین
تب کہیگا بندۂ خوار اور ذلیل
قال استسقاک ذا عبدی فلاں
بولے پانی تجھ سے بندہ نے مرے
باز گوید از تو جامہ خواستم
حکم ہو کپڑا طلب تجھ سے کیا
پس بگوید بندۂ پست و حزیں
تب کہیگا بندہ ناچیز اور حزیں
قال استکساک ذا عبدی فلاں
بولے کپڑا تجھ سے بندہ نے مرے
ایں چنیناں را بکن خدمت بسے
خدمت ایسوں کی تو کر دل توڑ کر
خاک را سازند اکسیر نظر
دیکھکر مٹی کو کر دیں کیمیا

لو رزقت یافتے نزدیک ما
مانگا جو دیتا کہتے ہم سے لے
لیک ننمودی مرا سیراب ہم
تو نے مجھکو پیاس سے تسکین دی
کیف[۱] اسقی انت رب العالمین
کیسے دیتا تو ہے بس رب جلیل
لو سقیت یافتے نزدیک ماں
مانگا گر دیتا تو کہتے ہم سے لے
لیک مارا تو ندادی جامہ ہم
تو نے کپڑا بھی نہیں ہم کو دیا
کیف[۲] اکسوا انت رب العالمین
کیسے دیتا تو ہے رب العالمین
لو رزقت یافتے نزدیک ماں
مانگا تو دیتا تو کہتے ہم سے لے
بو کہ بنماید نظر تو بر کسے
ممکن ہے تجھپر کرے کوئی نظر
دید شاں دیدے خدائے دادگر
دیکھنا ان کا خدا کا دیکھنا

[۱] اے اے چساں آب منخورانیدم ہرگاہ تو پروردۂ عالمیاں ہستی بگوید باری تعالیٰ آب خواست از تو بندۂ من فلاں پس اگر منخورانیدے یافتی ۱۲ منہ [۲] اے چگونہ پوشانیدم حالانکہ تو رب عالمہا ہستی پس بگوید باری تعالیٰ پوشش خواست از تو فلاں بندۂ من اگر می پوشانیدی یعنی از طلبیدن خدائے تعالیٰ پوشش و آب و خورش مراد این ست کہ یکے از خاصان و مقربان خداوندی طلبیدہ بود پس خدمت او عین خدمت خداوندی بود ہمچنانکہ اگر فرماندہی نائب خویش جائے بفرستد پس تعظیم او تعظیم ملک خواہد شد و در تحقیر او تحقیر ۱۲ منہ

۹۱

سامانِ شادی شاہ

جائے نازک ہست لب بند اشرفا
ہے جگہ نازک بس اشرف چپ ہو
گشت چوں نزدیک روز شادیش
جب زمانہ شادی کا پاس آگیا

عقد

کرد سامانِ مہیا بے شمار
خوب ہی تیاری کی جس کا شمار
طرفِ ثانی نیز در سامان ہا
لڑکے والے بھی بڑے سامان میں
تا کہ تاریخ مقرر رو نمود
شادی جس دن ٹھہری تھی وہ آگیا
شاہزادہ با براتے بے شمار
شاہزادہ مع بڑی بارات کے

۹۲ آمدن برات چھاتہ

چوں قریب شہر چھاتہ آمدند
چھاتہ کے نزدیک جب یہ آگئے
پس باستقبال شاں گشتہ سوار
پیشوائی کرنے کو ان کی چلے
تا بہ عز و حرمت و تعظیم ہا
ان کو عزت حرمت اور تعظیم سے
اندرون شہر آوردند شاں
شہر کے اندر لے آئے آپ ہی
در مکان بس وسیع و بس بلند
ایک عالیشان عمارت میں فتا

ساز سامان شادی آں ماہ را
اس قمر کی شادی کا ساماں کرو
شاہ شد مشغول در سامانِ خوش
شاہ تب سامان میں مصروف ہوا
کہ نتانندش شمردن صد ہزار
گر نہیں سکتے کریں گر دہ ہزار
شاغل و مصروف بودندا ے فتا
تھے لگے اپنے دلی ارمان میں
سوئے چھاتہ قصد خود کردند زود
چھاتہ کا جھٹ پٹ ارادہ کر لیا
با شکوہ و فروشاں گشتہ سوار
آیا کر و فر سے اور اک شان سے
شاہ و ارکانش ہمہ آگہ شدند
شاہ اور اس کے وزیر آگہ ہوئے
شاہ با ارکان خویش و ہم تبار
شاہ مع اپنے وزیرا ور فوج کے
ہم بہ وقر و وقعت و تکریم ہا
نیز وقر اور وقعت اور تکریم سے
عزت و توقیر ہا کردند شاں
اور بڑی توقیر و عزت ان کی کی
داد شاں جائے کہ کردندش پسند
ان کی مرضی پر انھیں ٹھہرا دیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

این ہمہ را نزد مہمانان گذار
چھوڑ مہمانوں میں ان سب کو میاں
کل زناں در قصر مشغولش شدند
عورتیں گھر کی ہوئیں مصروف سب
چوں وراعریاں نمودند آں زماں
اس کے تن سے جب کئے کپڑے جدا
چوں نمودند آں بدن را شست وشو
عورتیں جب اس کو بس نہلا چکیں
چونکہ پوشانیدہ شد آں سیمبر
جبکہ پہنائی گئی وہ مہرلقا
از خجالت شد بمغرب آفتاب
شرم سے پچھم میں سورج چھپ گیا
چونکہ مالیدند خوشبو بر بدن
جب بدن پر اس کے خوشبو کو ملا
جلوہ دادندش چو بر تخت عروس
جب اُسے چوکی پہ تھا بٹھلا دیا
الغرض در زینت و زیب عروس
اک پہر رات اسمیں گذری اے فتا
بعد ازاں تیاری شادی شدہ
عقد انتظام اب شادی کا ہونے لگا
مرد ماں در محفلے گشتند جمع
ایک محفل میں ہوئے سب لوگ جمع

عروس شدن نیناونتی

حالِ نیناونتی زیبا نگار
(صیغہ امر) کر تو نیناونتی کا قصہ بیاں
تا عروسِ مہ لقا آراکنند
تا دلہن مہ وش بنادیں اس کو اب
گوئیا از ابر مہ گشتہ عیاں
(از ابر مراد لباس واز مہ بدن) چاند گویا بدلی سے ظاہر ہوا
فوق از خورشید شد آں ماہرو
بڑھ کے سورج سے ہوئی وہ مہ جبیں
جامہ ترصیع کردہ از گہر
موتیوں سے تھا جو جوڑہ بس جڑا
روز افگندہ بروئے خود نقاب
93 (یعنی شب آمد) دن نے بس اپنا لیا تھا منہ چھپا
پس معطر گشت جملہ انجمن
جلسہ کا جلسہ تھا سارا بس رہا
ماہ و خور آمد برائے پائے بوس
چاند سورج اسپہ ہوتے تھے فدا
آمدہ پیدا سے شب رشک شموس
رات کیا تھی دن سا تھا اک چاندنا
یعنی ساز خانہ آبادی شدہ
خانہ آبادی کا بس ساماں ہوا
شاہزادہ در حرم پیرا عالی ہمچو شمع
نوشہ تھا جیسے چراغوں میں ہو شمع

toobaa-elibrary.blogspot.com

عقد شاں چوں عقد گوہر بستہ شد
عقد ان کا ہار سا باندھا گیا
بود در محفل مبارک بادھا
غل تھا محفل میں مبارک باد کا
بعد ازاں سفرہ بیا وردند شاں
بعد اس کے لائے دسترخواں وہاں
بود مطعومات بوقلموں بر آں
ہر طرح کے کھانے اس پر چن دیئے
چوں فراغت یافتند از خوردنش
اس ضیافت سے وہ فارغ جب ہوئے
چوں سحر گشت و بر آمد آفتاب
نکلی سورج کی کرن جب صبح ہوئی ۹۸
حاضری خوردند ہر گہ مردماں
حاضری سب لوگ جس دم کھا چکے
داد مرداں را تو مشغول متاع
لوگوں کو مصروف رکھ تو مال میں
حال مادر را چہ سازم من بیاں
ماں کی حالت کو بیاں میں کیا کروں
از فراق دختر خود مے گریست
بیٹی کی فرقت میں روتی جاتی تھی
ہمچناں بد حال آں جملہ زناں
حال جملہ عورتوں کا یوں ہی تھا

دوست شاد و دشمن شاں خستہ شد
دوست خوش اور دشمن ان کا خستہ تھا
بارک اللہ بارک اللہ فیہما[1]
دونوں میں برکت دے برکت دی دعا
پیش مہمانانِ خود با عز و شاں
پر تکلف اپنے مہمانوں کے یاں
نیز مشروبات گوناگوں بر آں
پینے کے اقسام تھے ہر طرح کے
پس بر فتند آں ہمہ در خواب خوش
اپنی میٹھی نیند وہ سب سو رہے
حاضری تیار کرد آں عرش باب
بیٹی والے نے کی تیار حاضری
کرد ندر شاں جہیز بیکراں
تب جہیز ان کو ملا افراط سے
گو چہ شد حال زناں وقت وداع
عورتیں رخصت میں تھیں کس حال میں
بود ہر دو چشم او گوہر فشاں
دونوں آنکھوں سے تھا جاری سیل خوں
نیز می گفت اے چگوں خواہیم زیست
کہتی تھی کیسے ہو اپنی زندگی
بر لب ہر یک بدہ شور و فغاں
رونے سے ہر اک کے تھا کہرام سا

[1] برکت دہد برکت دہد ایزد تعالیٰ میان ہر دو ۱۲ منہ مدظلہ۔

بود حال نیناوتی ہمچناں
حال نیناوتی کا تھا ویسا ہی

الغرض آں قصر ماتم خانہ بود
الغرض گھر کیا تھا ماتم خانہ تھا

چوں نبوده چاره جز صبر و قرار
چونکہ چارہ تھا نہ جز صبر و قرار

دختر جوگی بگفت اے خواہرم
بولی لڑکی جوگی کی باجی مری

گر بفرمائی بہمراہت روم
حکم ہو ساتھ آپ کے میں بھی چلوں

نیناوتی گفت بہتر چیست زیں
بولی نیناوتی اس سے اچھا کیا

ہمرہ او در محفہ شد سوار
ہوگئی ساتھ اس کے فینس میں سوار

الغرض باگریہ و زاری بکا
الغرض رو پیٹ کر اور ہائے کر

چوں بروں آمد محفہ زرنگار
پالکی جب باہر آئی زرنگار

آں محافہ پیش پیش و در پس‌ش
آگے آگے پالکی اُس کے عقب

از پئے پدر و دختر شاہ ہم
باپ بھی بیٹے کے رخصت کیلئے

ہائے ہو می کرد ہم شور و فغاں
ہائے و ہو کرتی تھی اور تھی چیختی

در زمین و چرخ ظلمت می نمود
تھا اندھیرا ارض سے تا آسما

لاجرم اندر محفہ شد سوار
ہوگئی فینس میں مجبوراً سوار

بے تو خواہد گشت دل را وحشتم
بے ترے میرا بہت الجھیگا جی

ہم ترا من کار خدمتہا کنم
آپ کا میں کام اور خدمت کروں

کہ دل من نیز می خواہد ہمیں
چاہتا یہی ہے بس دل بھی مرا

داشت یک موسا بخود آں مردکار
استرہ بھی رکھ لیا اک باڑھ دار

آں زناں کردند رخصت مرورا
اس کو رخصت کردیا سب نے مگر

نیز نوشہ شاہزادہ شد سوار
ہوگیا نوشہ بھی شہزادہ سوار

بود نوشہ شاد شاد و خوش بجوش
نوشہ تھا خوش خوش بصد جشن و طرب

شد سوار مرکب صرصر قدم
اک سمند بادپا پر چڑھ لئے

۹۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

در عقب جملہ برات و مرد ماں
سب برات اور لوگ پیچھے پیچھے تھے

بر محفہ گشت چنداں زر نثار
اتنا فینس پر ہوا روپیہ نثار

الغرض گشتند آں جملہ رواں
الغرض وہ سب روانہ ہو گئے

ہیچ دانی چیست شہرے کہ ازاں
جانتے بھی ہو کہ ہے وہ کیا مقام

عالمِ ارواح داں آں شہر را
اس جگہ کو عالم ارواح جان

ہست ایں دار السفر بیت الفنا
یہ سفر خانہ ہے اور خانہ خراب

تا کجا افتادہ باشی در سرا
تو سرا میں کب تلک ٹھیرے گا یار

نیست نیکو ماندن اندر ایں سفر
اس سفر میں رہنا اچھا ہے نہیں

اے مسافر از برائے ایں سفر
اے مسافر اس سفر ہی میں مگر

معنی موعود ایں ست اے فتا
مطلب اصلی یہ ہے اے پیاری مری

رفتہ رفتہ آمد آں بحر عظیم
چلتے چلتے آیا وہ دریا بڑا

با وقار و کر و فر و عز و شاں
شان و شوکت آن و بان اور ٹھاٹھ سے

مفلساں گشتند جملہ مالدار
جتنے مفلس تھے ہوئے سب مالدار

سوئے شہرے کامدہ بودند ازاں
اُس جگہ کو جس سے وہ سب آئے تھے

آمدند ایں جملہ خلق و مرد ماں
جس سے کل مخلوق آئی خاص و عام

کہ وطن اصلی ست ما را اے فتا
ہے وطن اصلی ہمارا اے جوان

چوں مسافر خانہ و مہماں سرا
ہو بہو ہوٹل سرا سمجھو جناب

کن بسوئے شہر خود پرواز ہا
اڑ چل اپنے دیس کو ہو برقی تار

سوئے شہرِ خویشتن آ زود تر
جلد اپنے دیس میں آ جا کہیں

مصطفےٰ گفت السفر مثل سقر
قول احمد ہے سفر گویا سقر

قصہ می گویم کنوں بشنو ورا
باقی قصہ کہتا ہوں سن لے اسے

از پئے راحت شدند آنجا مقیم
ٹھیرے واں سستانے کو اور دم لیا

حاشیہ: وطن اصلی عالم ارواح ہے۔

96

ك اے معنی کہ وعدہ کردہ بودم دریں شعر است و آنچہ فرمودہ السفر مثل سقر معنیش آئندہ گویم ای لیبرز و ایں نکتہ است تفسیر ...

دختر جوگی جبلی ذو فنوں
جبلی لڑکی جوگی کی چلتی ہوئی
نزد نوشہ آمدہ آں حیلہ جو
چل کے نوشہ پاس مفسد آگئی
باز خود را زود در دریا فگند
جھٹ سے بس دریا میں وہ کودی پڑی
دست او بگرفت و غوطہ زد شتاب
ہاتھ اس کا پکڑا اور غوطہ لگا
مطمئن چوں گشت پس آمد بدر
باہر آیا جب کہ اطمینان ہوا
گفت الحمد لستار العیوب
بولا ہے صد شکر اس ستار کا
لیک چندے کن توقف بعد ازاں
پر ابھی رک جائے تو اتنا اگر
پس بخواہم کرد تدبیر وصال
فکر تیرے وصل کی کردوں گا اب
چند بگذارید در سیر و شکار
کچھ دنوں کر لو تم اب سیر و شکار
درمیان سیرہا بگذارشاں
ان کو تو سیروں میں تم چھوڑو میاں
دختر جوگی چو بینیش برید
جوگی بچی نے جو کاٹی اس کی ناک
حیلہ کرد و از محفہ شد بروں
پالکی سے جل کر باہر چلی
پس بموسے بینیش ببرید او
استرے سے ناک اس کی کاٹ لی
بود آنجا لشکری ارجمند
واں پہ تھا موجود ساتھی لشکری
رفت تا دور دور از زیر آب
نیچے نیچے دور تک وہ بہ گیا
خشک کردہ جامۂ خویش و پسر
اپنے اور لڑکے کے کپڑے کو سکھا
کہ بر آمد مقصدت بر طرز خوب
کام تیرا پورا اور چوکس بنا ۹۷
با تو سوئے شاہ خواہم شد رواں
پاس شہ کے تجھ کو لیجاؤں مگر
گر بخواہد آں خدائے ذوالجلال
گر خدا چاہے گا جو ہے سب کا رب
پس کنم تدبیر وصل آں نگار
پھر کروں محبوب سے تمکو دوچار
قصۂ بینی بریدہ کن بیاں
حال نکٹے کا کرو اب تم بیاں
شور و غل در مرد ماں گشتہ پدید
چیخے چلائے اڑائی سب نے خاک

شد مبدل بالم شادی او
غم سے بدلی اس کی اب ساری خوشی
سوئے ملکش باالم واپس شدہ
دیس کو مغموم وہ واپس ہوا
آمد و بنشست اندر رنج و غم
غمزدہ شہ آکے بیٹھا دل جلا
نیز اندیشہ نمودے در ضمیر
سوچتا تھا دل میں بھی روشن ضمیر
پس چہ خواہم داد من اورا جواب
تو کہوں میں دونگا اُس کو کیا جواب
گر بہ پیشِ او بگویم ماجرا
۹۸ سامنے اس کے کہونگر ماجرا
شاہ را در فکر و رنج و غم گذار
شہ کو رنج اور فکر و غم میں چھوڑ جاؤ
سیر کردہ کردہ در ماندہ شدند
تھک گئے ہونگے وہ کرتے کرتے سیر
آں سپاہی کاوستادِ کار بود
وہ سپاہی جو بڑا ہشیار تھا
شاہزادہ را بپوشانید آں
اُسنے اب شہزادے کو پہنا دیئے
پس بیامد نزد سلطاں شاد شاد
خدمتِ شہ میں ہوا حاضر تبھی

گشت ویراں جملہ آبادیٔ او
اس کی سب آبادی ویراں ہو گئی
شاہ با دختر بخانہ آمدہ
شاہ بیٹی ساتھ چھاتہ آگیا
ہم گذشت از سینہ اش تیر الم
دل سے اس کے تیر غم کا پار ہوا
چوں بخواہد دخترِ خود آں فقیر
لڑکی اپنی مانگے گا جب وہ فقیر
الغرض می خورد صدہا پیچ و تاب
الغرض کھاتا بہت تھا پیچ و تاب
پس یقیں خواہد نمود آں را چرا
تو یقیں اس کو وہ کیوں کرنے لگا
لشکری و شاہزادہ را بیار
تم سپاہی اور شہزادہ کو لاؤ
آرایں جا تا کہ ارامے کنند
یاں لے آ ستالیں کچھ دیر اگلے پیر
آں لباسِ اولیں در بر نمود
اُسنے اپنا پہلا جوڑہ ڈٹ لیا
جامہا چوں جامہائے جوگیاں
کپڑے جیسے جوگیوں کے ہوں پھٹے
کرد تسلیم و دعا ہایش بداد
دیں دعائیں اوس کو اور تسلیم کی

گفت از اقبال شاہ دادگر
آپ کے اقبال سے اسنے کہا
نیک خوئے و مرد خوب ست و حلیم
اچھی عادت اچھا لڑکا بُردبار
منتِ تو ہست بر من بیشمار
آپ کا مجھپر بہت احسان ہے
لیک زیں بندہ چہ آید بندگی
پر ہو اس ناچیز سے کیا بندگی
بر غلام احسان و منت شاہ راست
فدوی پر احساں بہت ہی شاہ کا
دخترم شاہا حوالت کن بمن
مجھ کو واپس دیجئے لڑکی مری
شاہ عاجز گشت و حیراں در جواب
شاہ حیراں اور پریشاں ہو گیا
کن قیام و گیر آرام و بپائے
ٹھہرو اور آرام لو کچھ دن یہیں
عجلۃ[1] من جانب الشیطان داں
جلدی کرنا کام ہے شیطان کا
ہست از شیطان عجلت اے پسر
جلدی ہے شیطاں کی جانب سے دلا

دست یابم شد بکوشش ایں پسر
مجھ کو کوشش سے یہ لڑکا ہے ملا
پارسا و صالح و نیک و کریم
ہے بزرگ و نیک اور پرہیزگار
دخترم را داشتی اے شہریار
لڑکی میری آپ کی مہمان ہے
ہست پیش تو مرا شرمندگی
مجھکو اسدم ہے بڑی شرمندگی
بیش ازیں تکلیف دادن ناروا ست
زیادہ اب تکلیف دینا ناسزا
۹۹ دار دت شاد آں خدائے ذوالمنن
آپ کو خوش رکھے وہ قادر قوی
آخرش گفتا کہ اے پُر اضطراب
بعد میں کہنے لگا جلدی ہے کیا
کہ نیاید کار در عجلت بجائے
کام جلدی میں کبھی بنتا نہیں
والتانی را من الرحمٰن خواں
دیر کرنا کام ہے رحمٰن کا
ہست اناۃ از جانبِ آں دادگر
ہے توقف حق سے سمجھو برملا

[1] در حدیث شریف ست العجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمٰن اے زودی از شیطان ہست و درنگی از رحمٰن ۱۲ منہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مصطفیٰ فرمود در حلم و انات
بردباری اور توقف ہیں رسول

باوجود قدرت کامل خدا
رب قادر نے بنائے بیکماں

ورنہ از کن آفریدے ایں جہاں
ورنہ کن کہنے سے بنجاتا جہاں

گفت بہتر حکم عالی بر سرم
بولا اچھا حکم شہ سر پر مرے

باز گفت بعد دو سہ چار روز
چند دن کے بعد پھر اُسے کہا

گفت چندے دیگرے آرام کن
بولا کچھ روز اور بھی آرام کر

گفت ارشادت براس و عین من
بولا سر آنکھوں پہ ہے حکم آپ کا

باز گفتا کن حوالت دخترم
پھر کہا دیدیجے لڑکی مری

چونکہ گفتش شاہ چوں چارہ ندید
جب بتانے ہی پہ شہ مجبور ہوا

آن سپاہی گفت اے شاہِ جہاں
وہ سپاہی بولا اے شاہ زمیں

بر زباں آری چگوں قولِ دروغ
آپ کیسے کہتے ہیں قولِ دروغ

کہ خدا محبوب دارد ایں صفات
بولے حق کو وصف ہیں دونوں قبول

ساخت در شش روز ایں ارض و سما
چھ دنوں میں یہ زمین و آسماں

ایں جبال و ایں زمین و آسمان
یہ پہاڑ اور یہ زمین اور آسماں

چوں تو فرمودی قیامے میکنم
آپ نے فرمایا چندے رک گئے

کن حوالت دخترِ من دلفروز
لڑکی میری ہو عنایت اب شہا

کن قرار و صبر اے شیریں سخن
ٹھہر جا اور صبر کر نیکو سیر

من غلامت ہستم اے شاہ زمن
عالیجاہا میں غلام ہوں آپ کا

بے نہایت باشدت بر من کرم
مہربانی ہوگی مجھ پر آپ کی

کرد جملہ ماجرا بروے پدید
اسپہ سارا حال ظاہر کردیا

نیست لائق مر ترا مرے چناں
آپ کو یہ بات تو زیبا نہیں

کذب را ہرگز نمی باشد فروغ
جھوٹ کو ہوتا نہیں ہرگز فروغ

لے اشارہ است بحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاشج عبد القیس ان فیک لخصلتین یحبہما اللہ الحکم والاناۃ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کذب از عامہ نباشد خوب تر
جھوٹ تو سب ہی کے حق میں ہے برا

ہیبتِ شاہی کند زائل دروغ
رعب شاہی کو گھٹا دیتا ہے جھوٹ

دخترم را بود با دریا چہ کار
لڑکی کو دریا سے میری کام کیا

چوں نگوئی کہ پسند آمد مرا
کیوں نہیں کہتے پسند آئی مجھے

آہ واویلا دریغا حسرتا
ہائے افسوس آہ اب میں کیا کروں

ہر کرا دانستہ بودم من امیں
جس کو میں سمجھا امانت دار تھا

خیر کردم صبر لیکن یاددار
یاد رکھنا صبر تو میں نے کیا

نزد شاہان و رئیسان زماں
بادشاہوں اور رئیسوں پاس جا

شاہ شد خاموش و گفتا با وزیر
چپکا ہو شہ بولا اے میری وزیر

گفت با جلاد گو قتلش کند
بولا کہہ جلاد اسے کردے تمام

گفت نے ظلم و ستم خواہم نکرد
بولا میں تو ظلم کرنے کا نہیں

لیک از شاہاں بود معیوب تر
پر ہے شاہوں کے لئے بس ناسزا

شوکت و فر را کند باطل دروغ
شان و شوکت کو مٹا دیتا ہے جھوٹ

کہ فتادہ در میانش آں نگار
کہ گری یکبارگی اس میں وہ جا

دخترت را زیں سبب ندہم ترا
لڑکی اس باعث نہیں دونگا تجھے

کہ امانت از جہاں رفتہ کجا
کہ امانت اُٹھ گئی دنیا سے یوں

او بر آمد اے دریغا ایں چنیں
101 ہائے وہ ہی ایسا نکلا یا خدا

بد کنم نامِ ترا در روزگار
نام بد کردونگا دنیا میں ترا

قصۂ بے عہدیت سازم بیاں
تیری بد عہدی کہوں گا اور دغا

چہ کنم تدبیر اکنوں اے مشیر
کیا کروں تدبیر میں اب اے مشیر

شاہ قلب خویشتن را خوش کند
آپ خوش دل ہوں باطمینان تام

ظلم شاہی را کشد اے نیک مرد
ظلم سے شاہی نہیں رہتی کہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہر کہ بر مسکیں کند ظلم و ستم
جو کہ کرتا ظلم ہے مسکین پر
باشد اہلِ ظلم رسوا و خجل
ظالم ہو جاتے ہیں بدنام اور خجل
از ہمیں فرمود آں خیر الانام
ہیں اسی سے کہتے وہ خیر الانام
آخرش گفتا بجوگی بادشاہ
آخرش جوگی سے شہ کہنے لگا
احلف[۲] باللہ واللہ العظیم
ہوں قسم کھا کر خدا کی کہہ رہا
لیک دارم دخترے بس بےنظیر
پر ہوں رکھتا ایک لڑکی بے بدل ۱۰۲
گفت آں جوگی بسلطان ودود
جوگی نے اس دم قسم کھا کر کہا
من نگیرم جز بدختِ خویشتن
میں نہ لونگا اپنی لڑکی کے سوا
دخترِ من را حوالت کن بمن
مجھ کو اب دیدیجے لڑکی مری
گفت شہ دخت تو آرم از کجا
تیری لڑکی کیسے لاؤں بولا شاہ

گم شود نامش زعالم یک قلم
دنیا سے نام اُس کا مٹتا ہے مگر
ظلم سازد تیرہ و تاریک دل
ظلم سے ہو جاتا ہے تاریک دل
ظلم[۱] را ظلمات در یوم القیام
ظلم کو تاریکیاں روز قیام
راست گویم کن یقیں اے مرد راہ
سچ ہوں کہتا کر یقیں مردِ خدا
دخترِ تو غرق گشتہ اے کریم
لڑکی تیری ڈوبی ہے اے خوش ادا
میدہم اندر عوض او را بگیر
دیتا ہوں بدلے میں اسکو لے اور چل
دخترت را من چہا خواہم نمود
میں کرونگا آپ کی لڑکی کو کیا
گرچہ سازی صد فسون و مکر و فن
گو کرو تم کتنی تدبیریں سوا
ترک کن ایں حیلہ و ایں زور و فن
چھوڑیے یہ چال اور حیلہ گری
کس نمی آید ازاں دار البقا
کوئی اُس گھر سے نہیں آتا ہے آہ

ـــــــــــ

[۱] لفظ حدیث شریف این ست الظلم ظلمات یوم القیامۃ۔ اے ستم تاریکیہاست بروز حشر ۱۲ منہ
[۲] سوگند می خورم بخدائے بزرگ ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لے عجب آنست شہر خامشاں
شہر خاموشاں میں ہے وصف عجیب
دختر تو غرق گشتہ اے فتے
جوگی لڑکی تو گئی ڈوب ہے تری
نام ما را بد مکن اندر جہاں
نام دنیا میں نہ کرنا بد مرا
گفت خیر از بہر پاس خاطرت
بولا خیر اب آپ کی خاطر سے شاہ
پس بوقت نیک و آوانِ حمید
اچھی ساعت بھی تھی اور تھی سبھ گھڑی
آں پسر شد در دل خود شاد شاد
لڑکا اپنے دل میں خوش تھا اور شاد
آں سپاہی نیز گشتہ باغ باغ
لشکری بھی دلمیں تھا خوش خوب ہی
گر کسے گوید چگوں شد ایں نکاح
گر کہے کوئی ہوا کیسے نکاح
پس بگویم مذہب و قانون شاں
تو کہوں گا ان کا رسم اور ان کا دیں
کہ چہ باشد نزد شاں رسم فراق
کیا تھا ان کے پاس دستور فراق
پس جہیز بیکراں دادہ ورا
سو دیا لڑکی کو بیحد تھا جہیز

کہ نمی آید کسے واپس ازاں
لوٹ کر آتا نہیں کوئی غریب
دختر بستاں تو از بہر خدا
لے خدا کے واسطے لڑکی مری
ماجرائے خویش را داری نہاں
اور چھپائے رکھنا اپنا ماجرا
می ستانم دخت توائے خوش صفت
لیتا لڑکی آپ کی ہوں عالی جاہ
عقدِ دختر بستہ شد با آں سعید
شادی شہزادہ کیساتھ اس کی ہوئی
کہ بر آید شکر للخالق مراد
۱۰۳ کہ خدا کا شکر بر آئی مراد
کہ شدش حاصل ز رنج و غم فراغ
فکر و غم سے اس کو فرصت ملگئی
بستہ بد عقدش شدہ اینک سفاح
عقد پہلے ہو چکا یہ ہے سفاح (زنا)
نیست معلوم خدا میداند آں
رب ہی جانے مجھکو معلوم ہے نہیں
احتمالے ہست ہم دادن طلاق
ممکن ہے یہ بھی کہ دیدی ہو طلاق
اُشتران و اسپہا و فیلہا
اونٹ گھوڑے ہاتھی اور سونیکی میز

toobaa-elibrary.blogspot.com

آمدن شہزادہ در وطن بخیر و عافیت

الغرض شہزادہ با معشوقہ اش
الغرض نوشہ نے دولہن کو لیا
چونکہ آمد شہر او نزدیک تر
جب کہ اس نوشہ کا گھر پاس آ گیا
آمد استقبال را با شوقہا
شوق سے وہ پیشوائی کو چلا
آں سپاہی را بگفتہ مرحبا
اس سپاہی سے کہا شاباش جی
ہم ز جذب عشق نیناوتی را
نیناوتی کو بھی جذب عشق سے
الغرض با عشرت و با خرمی
الغرض وہ چین اور خوشیوں کے ساتھ ۱۰۴
والدِ دختر چو شد آگہ ازیں
باپ لڑکی کا ہوا واقف جوں ہیں
ہر یکے شد خرم و شاداں بسے
تھا بہت خوش اور شاد ہر ایک شخص

سوئے شہر خود رواں شد شاد و خوش
خوش خوش اپنے دیس کو راہی ہوا
والد شہزادہ را گشتہ خبر
باپ شہزادے کا واقف ہو گیا
دیدہ اش بوسید با صد ذوقہا
پیار سے بوسہ لیا آنکھ کا
کرد نصف ملک خود بادے عطا
آدھی اپنی سلطنت بھی اس کو دی
شد باآں شہزادہ انس و حب بسا
خوب ہی الفت ہوئی شہزادہ سے
می نمودندے براحت زندگی
لطف سے کرتی گذر دن اور رات
می نگنجید از خوشی اندر زمیں
مارے خوشیوں کے سماتا تھا نہیں
بامراد خود رسیدہ ہر یکے
پا گیا اپنی مراد ہر ایک شخص

تطبیق قصہ برحال عارف باید کہ افسانہ را افسانہ نہ بینید بلکہ با تامل فکر صحیح

قصہ کو عارف کی حالت پر منطبق کرنا قصہ کو قصہ نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ اپنے اس خیال سے کام لیکر اس کام

ازو گوہر معنے بچیند کہ گفتہ اند خذ ما صفا ودع ما کدر و ہو الموفق

کی بات چھانٹ لیجئے کہ کہہ گئے ہیں۔ صاف لے لو اور گدلا چھوڑ دو اور مدد کرنے والا وہی ہے

قصۂ ارباب ظاہر ختم شد
اہل ظاہر کا تو قصہ ہو چکا

حصۂ اصحاب باطن ماند خود
اہل باطن کا فقط حصہ رہا

اے گدا آنچہ پاک ست وگذار آنچہ تیرہ است (باقی آئندہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اہل ظاہر حظّ خود بر داشتند ۔ حصّۂ اہل بطون بگذاشتند
اہل ظاہر نے ہے حصہ لے لیا ۔ اہل باطن کا ہے حصہ رکھدیا
ہست افساں حصّۂ اہل ظہور ۔ حظِّ اہل باطناں عرفان و نور
اہل ظاہر کا ہے حصہ قصہ ہی ۔ اہل باطن کا ہے عرفاں حصہ ہی
نور و عرفاں ساز حاصل اے پسر ۔ تو مکن بر قصّۂ ظاہر نظر
نور عرفاں کر تو حاصل اے جوان ۔ ظاہری قصہ پہ مت رکھ تو دھیان
ہست باطن گوہر و ظاہر صدف ۔ گیر گوہر کن صدف را بر طرف
موتی ہے باطن و ظاہر ہے صدف ۔ موتی لے لے سیپ کو کر برطرف
چوں ز گوہر میل کردی با صدف ۔ داں کہ عمرِ خویشتن کردی تلف
موتی کی خواہش نہ کر کر سیپ لی ۔ عمر اپنی بس سمجھ برباد کی
ہست ظاہر پوست و باطن ہمچو مغز ۔ پوست افگن مغز گیر اے مرد نغز
چھلکا ظاہر اور باطن گودا ہے ۔ چھلکا پھینک اور گودی لے گر دانا ہے
مغز قوت مید ہد مغزِ ترا ۔ پوست آید در چہ کار اے باخدا
مغز قوت دے گا تیرے مغز کو ۔ چھلکا ہے کس کام کا تم ہی کہو
ہست باطن روح ظاہر چوں بدن ۔ چوں حجر ماند چو روح آید ز تن
روح باطن اور بدن ظاہر ہوا ۔ روح نکلی جسم سے پتھر بنا
تربیت کن روح را تن را گذار ۔ تا نیفتی در بلا و در فشار
تن کو چھوڑ اور روح کا ستھرا کر ۔ الجھنوں سے ہو نہ تجھکو تا خطر
ہست باطن عطر و ظاہر ہمچو گل ۔ عطر چوں آید بروں ماند ثُفل
عطر باطن پھول ظاہر جیسے ہے ۔ عطر نکلا تو فقط پھسی بچے
عطر را بوئے و بیفگن فضلہ را ۔ تا بہ بخشد فرحتِ روحِ تر
عطر کو سونگھ اور پھسی پھینکدے ۔ تاکہ تیری روح کو فرحت ملے

۱۰۵ نسبت درمیان اہل ظاہر و باطن

toobaa-elibrary.blogspot.com

ظاہرت انگور و باطن ہیچو مَیل

ظاہر ہے انگور باطن جیسے مُل

ہست ظاہر دیو و باطن ہیچو حور

ظاہر ہے بھوت اور باطن جیسے حور

تا کجا باشی بدیجور ظہور

ظلمتِ ظاہر میں ہے تو کیوں پھنسا

چوں شدی فارغ ز ظاہر داستاں

قصہ کے ظاہر سے تو فارغ ہوا

داں مثالِ شاہزادہ ایں بشر

شاہزادہ سا تو اس انساں کو جان

باغ را داں عالمِ ملکِ عدم

باغ کو جان عالمِ ملک عدم ۱۰۶

درعدم ایں رنجہا و غم کجاست

ہیں عدم میں رنج اور یہ غم کہاں

درعدم آلام و وحشتہا کجاست

ہیں عدم میں رنج اور وحشت کہاں

درعدم ایں حزن و کلفتہا کجاست

ہے عدم میں حزن و کلفت یہ کہاں

درعدم ہا راحتے بُد بے نظیر

تھا عدم میں سکھ بڑا اور بے نظیر

بیں دریں عالم مثالِ او منام

نینداس عالم میں ہے اس کی مثال

درعدم راحت است

ہست چوں جز ظاہر و باطن چو گل

جز ہے ظاہر اور باطن جیسے گل

ہست ظاہر ظلمت و باطن چو نور

ظاہر ہے تاریکی اور باطن ہے نور

سوئے باطن آو بیں اشراق و نور

دیکھ آ باطن میں ہے کیا انجلا

آ بسوئے باطنش سازم بیاں

آ میں کرتا اس کے باطن کو ادا

زانکہ ہست ایں نائب آں دادگر

ہے خلیفہ حق کا اسکو لے تو مان

بد بشر خفتہ درو بے رنج و غم

اس میں سویا تھا بشر بے رنج و غم

درعدم ایں فکرہا و ہم کجاست

ہے عدم میں فکر اور یہ ہم کہاں

درعدم اندوہ و آفتہا کجاست

ہیں عدم میں رنج اور آفت کہاں

درعدم ایں درد و محنتہا کجاست

ہے عدم میں درد و محنت یہ کہاں

درعدم ہا بود آرام کثیر

چین بیشک تھا عدم ہی میں کثیر

نیستش گرچہ باآں تشبیہ تام

بالکل اس کا سا نہ ہو گو اس کا حال

toobaa-elibrary.blogspot.com

بین چہ راحت مے شود اندر مقام
یعنی میں تو دیکھ لے ہے کیا مزا
از ہمیں گویند در روزِ حساب
حشر میں افسر کہیگا اس سے ہی
زانکہ آنجا علم آں کامل شود
چونکہ پورا علم اُس کا ہوگا واں
ورنہ گفتے[۲] لیتنی کنت فی النعیم
ورنہ کہتا کاش ہوتا جنتی
آمد ملکہ ارادہ آں خدا
ملکہ کا آنا مشیت حق کی تھا
رمزِ کنت[۴] کنزاً مخفیا بداں
چاہا پیدا کرکے خود کو دوں دکھا
چوں کسے باشد جمیل اندر جہاں
خوبرو دنیا میں ہوتا ہے کوئی
بلکہ می خواہد کہ بینندم ہمہ
چاہتا ہے دیکھ لیں سب ہی مجھے
گردنش بیدار پیدا کردن ست
ہے جگانا اس کا پیدا کرنا جان

گوئیا رفتہ ست در دار السلام
گویا سیدھا جنت ہی میں ہوگیا
کافرانِ[۱] یا لیتنی کنت تراب
کاش میں تو خاک ہوجاتا ابھی
زیں سبب سوئے عدم مائل شود
اس سے خواہش عدم کی ہوگی میل
یا وقیت[۳] ہٰذہٖ نار الجحیم
یا کہ بچتا آگ سے دوزخ ہی کی
کہ کنم پیدا ہمہ مخلوق را
کردوں پیدا ساری خلقت کو ذرا
سرِ احببت ان اعرف را بخواں
چاہا پہچانیں مجھے یہ رمز تھا
می نخواہد کو بماند در نہاں
چاہتا چھپکر نہیں رہنا کبھی
گل ز باغ حسن چینیدم ہمہ
دیکھ میرے حسن کو ہر ایک لے
بعد ازاں بر خویش شیدا کردن ست
بعد کو اپنے پہ شیدا کرنا ماں

۱۰۷ [illegible]

[۱] اے کاشکے من خاک شدمے اشارہ است بآیۂ کریمہ۔ یلیتنی کنت تراب ۱۲ منہ
[۲] یعنی کاش بودمے در نعیم ۱۲ منہ
[۳] رستمے از آتشِ دوزخ ۱۲ منہ [۴] اشارہ است بحدیث قدسی کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق
اے بودم نہاں گنجینہ پس خواستم کہ شناختہ می شوم پس آفریدم خلق را ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرد شیدائے خود ایں انسان را
آدمی کو اپنا شیدا کرلیا
از ہمیں جا بود کہ چوں آں خدا
بس اسی سے تھا کہ جب رب نے بسر
پیش بنمودہ امانت اے فتے[1]
پیش کی اپنی امانت اے جواں
بود شیدا چونکہ ایں خاکی بشر
چونکہ عاشق تھا یہی خاکی بشر
غش نمودن ہست آنجا ماندنش
ہو کے بیہوش اسکا واں رہنا پڑا
چشم واگشتن بما اشتافتن
آنکھ کھلنا ہم میں کرنا اس کی سیر ۱۰۸
طفل گرید از فراق آں جہاں
بچہ روتا ہے وہاں کی یاد سے
جذب آں شہزادہ جذب ایں بشر
جوش شہزادہ کا جوش انسان کا
ہست ایں مضمون در ہر آدمی
سارے انسانوں میں یہ مضمون ہے
ہست ایں جذب قدیمی را اثر
ہے پرانے جوش کا بس یہ اثر
غیر را خالق تصور مے کنند
غیر کو خالق سمجھنے وہ لگے

من لہوب العشق ہم قالوا بلے
عشق کی سوزش ہی سے بولے بلیٰ
بر جبال و ہم زمین و ہم سما
آسمانوں اور زمینوں کو ہوں پر
فأبین ہُنَّ ان یحملنہا
ضمیر تاکید فاعل ستش
سب ہوئے برداشت سے منکر میاں
حملہا الانسان برسر زود تر
لے لیا انساں نے اسکو اپنے سر
بود فی الجملہ ہمانجا شاد و خوش
تھا حقیقت میں مزے واں لے رہا
بے خدا در قلب خود غم یافتن
اپنے دلمیں رنج ہونا حق بغیر
داندش آنکس کہ دارد نور جاں
نور دل جس میں ہو وہ سمجھے اسے
سوئے ملک غیب دانی اے پسر
غیب دانی سلطنت کو بر ملا
کہ کنند خلّاق خود را بندگی
کہ خدا کی بندگی میں دور سے
لیک گہ باشد خطا اندر نظر
ہے خطا کرتی کبھی لیکن نظر
پس زجہل خویش مشرک مے شود
اپنی نا سمجھی سے وہ مشرک بنے

[1] پس انکار کردند کوہہا و زمین و آسمان از برداشتن آں ودیعت ۱۲ سید طاہر علی نگینوی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

زانکہ در ہر چیز نورش لامع ست
اس کا نور ہر شے میں ہے چمکا ہوا
نور او اصل ست و عکسش نور شاں
اصل اس کا نور ہے عکس انکا نور
عکس را ہم اصل بنماید خیال
عکس کو بھی اصل کرتا ہے خیال
ہمچنانکہ فرض سازی یک سراج
جیسے کہ تم فرض کر لو اک دیا
پس دراں قندیل عکس وے فتد
عکس اسکا شیشہ میں پڑ جائے تو
لیک نور ایں چو نقل ست و مجاز
پر ہے اسکا نور ظلی اور مجاز
گر کسے گوید منور شیشہ را
گر کہے شیشہ کو نورانی کوئی
گر مثال شاہزادہ از خطا
چوک سے گر شاہزادے کی مثال
پس ازاں عالم کشند او را طناب
پس ادھر سے باگ اسکی کھینچ لیں
چوں بسوئے خود خدا آنرا کشد
ا؎ اپنی جانب حبیبؑ سے حق کھینچ لے
چوں امیراں مردماں حیراں شوند
ہوں پریشاں جبکہ عالم لوگ سب

اندراں نور ایں بشر بس طامع ست
آدمی اس نور پر شیدا
پس در اصل و عکس نکند فرق آں
اصل میں اور عکس میں فرق ہی ضرور
پس بغیبت در وبال و در نکال
آ کے پڑتا اس کے سر پر ہے وبال
پیش او بنہادہ باشد یک زجاج
سامنے اسکے ہو اک شیشہ دھرا
ہم منور شیشہ از نورش شود
روشن اوس کے نور سے شیشہ بھی ہو
نور آں اصل ست اے اہل نیاز
اصلی ہے نور اسکا سن لے اسمیں راز ۱۰۹
پس یقیں داں ہست از چشمش خطا
ہے خطا بیشک یہ اس کی آنکھ کی
مانند محفوظ و مصون اے باوفا
صاف اور کورا بچا اے نیک فال
می شود در قلب پیدا اضطراب
دلمیں اس کے ایک تڑپن ڈالدیں
قلب آنرا خود بخود وحشت شود
خود بخود دل اس کا گھبرانے لگے
کہ برائے او چہ تدبیرے کنند
کیا کریں اس کے لئے تدبیر اب

toobaa-elibrary.blogspot.com

زانکہ محبوبش نمی دانند شاں
دوست کو اسکے نہیں وہ جانتے

چوں کسے تدبیر نتواند نمود
جب کوئی تدبیر کر سکتا نہیں

حاجت خود را برو در خدمتش
اپنا مطلب اسپہ تو ظاہر کرے

او بگوید ہست محبوبت فلاں
وہ کہیگا دوست تیرا ہے فلاں

پس بگوید دستگیریم کنی
یہ کہیگا تم مددمیری کرو

یعنی بیعت کن مرا اے یا خدا
یعنی بیعت کر مجھے اے یا خدا

چوں سپاہی سازد اُ کار کثیر
لشکری انکا رجب بجد کرے

تا کہ طالب را نماید امتحاں
امتحاں طالب کا تا کرلے ولی

طالب صادق اگر باشد مرید
سچا خواہشمند گر ہووے مرید

پس شود ہمراہ او اندر طریق
پس ہو رہ میں ساتھ اسکے او شفیق

پس منازلہائے اول طے نمود
ابتدائی منزلیں طے کیں ابھی

رہ چہ بنماید خود شاں گمرہاں
رہ بتائیں کیا ہیں خود کھوئے ہوئے

چوں سپاہی مرشدے آید بزود
لشکری سا رہبر اک آوے وہیں

او نماید حل مشکل عقدتش
مشکل آساں وہ تری بالکل کرے

یعنی آں ربِّ قدیم مستعاں
یعنی وہ ربِّ قدیم انس جاں

در طریق وصل ہمراہم روی
وصل کی رہ میں مرے ہمرہ چلو

وصل دہ با من تو محبوب مرا
دوست کو مجھ سے مرے دے تو ملا

ہمچنانکہ مے شود از داب پیر
پیر کا دستور چلنا چاہیے

کہ طلب ہست ش از دل یا از زباں
ہے طلب اس کی زبانی یا دلی

رحمتِ مرشد شود بروے مزید
ہو عنایت پیر کی اسپر مزید

چوں سپاہی باشد او با وے رفیق
لشکری سا ساتھ اس کے ہو رفیق

یعنی شغل و ذکر و تسبیح و درود
ذکر و تسبیح و صلوٰۃ و شغل کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہمچنانکہ آں سپاہی اولاً
ابتدائی جس طرح وہ لشکری

تا پس از طے کردن ایں راہہا
تاکہ ان راہوں کو جب طے کر چکے

ہیچ دانی چیست شہر آں خدا
جانتے بھی ہو کہ کیا ہے شہر رب

یعنی آرد مرشدش در کار دل
کام میں دل کے لگائے اسکو پیر

پس رسد با قلب تا محبوب خویش
دل سے اپنے دوست تک پہونچو وہ جا

مثل شہزادہ کہ او حیراں شدہ
جیسے شہزادہ کہ ہو چکا ہوا

نیز[1] عارف ہمچناں حیراں شود
یوں ہی عارف بھی ہو شندرای میاں

خاص[1] جائے بد چنانکہ ملکہ را
جیسے ملکہ کا مقام اک خاص تھا

ہست گرد و پیش نور دیگراں
آس پاس ہے دوسری لوگوں کا نور

بردہ بودش منزلاً فالمنزلاً
لے چلا منزل بمنزل اس کو جی

آورد در شہر محبوبش ورا
شہر میں لائے اُسے محبوب کے

قلب مومن ہست میدان ای فتے
دل ہے مومن کا سمجھ لے اسکو اب

بے نہایت ہست کار و بار دل
کام کاج ہے دل کا بیحد اور کثیر

ہمچنانکہ شاہزادہ رفت پیش
سامنے جس طرح شہزادہ گیا

عقل و ہوش ورائے او پراں شدہ
عقل ورائے و ہوش ہر اک چلتا بنا

نورہا وقتیکہ پیش آں شود
نور جب ہو سامنے اس کے عیاں

ہمچنیں بر سر شود نور خدا
ایسے ہی سر پر ہو بس نور خدا

چوں شود حیراں بود محروم از آں
گر ہو بھو چکا ہو محروم اور دور

[1] چنانچہ حضرت مولانا شیخ محمد صاحب حقانوی در کتاب انوار محمدی بصفحہ ۴۳ می نگارند کہ نور بر زانو چپا نور شیطان ست و نور منکب چپا نور فرشتہ کاتب سئیات و نور منکب راست نور فرشتہ کاتب خیرات ست و نور زانوئے راستین نور مرشد مربی ست و نوریکہ از مجاری چہرہ نمایاں باشد نور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ست و نوریکہ از بالائے سر باشد نور الٰہی ست جل شانہ انتہی ۱۲ منہ مدظلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرشدِ او چونکہ تعلیمش کند
پیر اس کا جب کہ دے اس کو بتا

باز باشد او مراقب در خیال
سوچنے اپنے وہ دل میں پھر لگے

لیک حیرت گشت بر قلبش دوتا
لیکن حیرت اسکے دلپر چھا گئی

کایستادہ بر کنار حوض آب
کہ کنارے حوض کے وہ رک گیا

باز مرشد کرد ارشادی ورا
پھر کی مرشد نے اسے تلقین اب

ہمچناں کاں پور شہ بار سُوم
جس طرح شہزادہ کہ بار سوم 112

لیک چوں در دل گذشتہ غیر را
پر جو دل میں غیر کا آیا خیال

باز با فرمودنِ مرشد نشست
بیٹھا پھر وہ پیر کا فرمان پا

تا تجلی کرد نورِ او بر آں
نور اس کا اسپہ بس ظاہر ہوا

ہمچنانکہ آں پسر را وصل شد
جیسے اُس لڑکے کو وصل حاصل ہوا

ہمچنیں کوشش نماید در طریق
راہ میں ایسی وہ سرگرمی دکھائے

کایں فلاں ہست آں فلاں نورِ صمد
اے فلاں تو ہے فلاں نورِ خدا

تا نظر آید ورا نورِ جلال
دیکھ اس کو نورِ حق کا تا پڑے

ہمچناں کافتاد آں شہزادہ را
جسطرح شہزادے کی حالت ہوئی

باز بر دل اوفتاد آں را حجاب
دلپر اس کے پھر حجاب اک پڑ گیا

تا رسیدہ تا بداں نورِ خدا
یا تنگ اسنے پا لیا اب نورِ رب

گشتہ بُد واصل بآں یارِ صنم
ملگیا تھا اس کو اسکی وہ صنم

باز شد محجوب آں نورِ خدا
پھر ہوا محجوب وہ نورِ جلال

از دو عالم بر فشاند ہر دو دست
دو جہاں سے کچھ نہ رکھکر واسطا

لیک از غفلت ازو گشتہ نہاں
اس سے غفلت کے سبب پر چھپ گیا

باد از غفلت فراق و فصل شد
پھر ملا غفلت سے فرقت کا صلا

تا کہ در بحرِ فنا باشد غریق
تا کہ دریائے فنا میں ڈوب جائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

خویشتن را چوں فنا فی اللہ کند
اپنے کو جب وہ فنا فی اللہ کرے

یسمع بی یبصر بی مے شود
سنتا مجھ سے دیکھتا مجھ سے ہے تو

قولِ او قولِ الٰہ ذو الجلال
بول اس کا بول ہے رب تعال

گر انا گوید انا نی ہوست او
میں کہے گر ہے نہیں میں وہ ہے یہ

چہ انا چہ ہو چہ نحن جملہ ہو
کیا وہ کیا ہم میں سب کچھ ہے وہی

ہیچ میدانی تو آں شہزادہ را
ہے خبر کچھ تجھکو اس شہزادہ کی

ہست آں بے پیرو بے مرشد بلاں
ہے وہ بس بے رہرو بے رہنما

لیک چوں آفت رسد شد بیعلاج
پر مصیبت میں ہوا وہ لا دوا

ہمچناں کاعمی رود اندر طریق
ایسے ہی اندھا چلے رہ میں کوئی

بر نشاں نا کے رود آخر ورا
کب تک اٹکل پر چلے آخر اسے

بے رفیق اصلا مرو اندر سفر
تو سفر میں بے رفیق ہرگز نہ چل

پس شود واصل بآں ذات احد
تب وہ اُس ذات احد میں جا ملے

یبطش بی ینصر بی مے شود
مجھ سے لیتا کرتا یاری مجھ سے تو

فعلِ او فعلِ خدائے بیمثال
فعل اس کا فعل خالق بے مثال

ہست اما گوید اگر ایں لفظ ہو
گر کہے یہ لفظ وہ ہو میں تو یہ

نیست جملہ ہست ہست ذاتِ او
کچھ نہیں ہے بس یہ ہستی ذات کی

کہ بریدہ شد ورا بینی فنا
ناک جس کی تھی ابھی کاٹی گئی ۱۱۳

گرچہ واصل می تواند شد چناں
گو کہ واصل ہونا یوں بھی ہو سکا

دستگیرے نیست اورا در فجاج
رہ میں کوئی دستگیر اسکا نہ تھا

بر نشانِ راہ ولیکن بے رفیق
رہ کی اٹکل پر مگر بے ہمرہی

آفت آید ماند از مقصد جدا
صدمہ پہونچے کام سے جاتا رہے

مرشدِ کامل طلب کن اے پسر
مرشد کامل طلب کر پھر تو چل

toobaa-elibrary.blogspot.com

تا کہ اندر راہہائے پیچ پیچ
پر خطر راہوں میں ہو تا دستگیر
مشنو از بطال گو گوید مرا
تو نہ سن نادان کی کہتا ہے مجھے
بگذر از جدل و مقالاتِ اے مرید
چھوڑ قصوں اور قصوں کو مرید
گر ہوائے ایں سفر داری دلا
اس سفر کی تجھکو خواہش گر ہے یار
در ارادت باش صادق اے فرید
تو عقیدوں میں ہو پکا اے فرید
دامنِ رہبر بگیر اے راہ جو
پیر کا دامن پکڑ اے راہ جو 114
گر روی صد سال در راہِ طلب
سو برس اس راہ میں گر تو چلے
بے رفیقے ہر کہ شد در راہ عشق
عشق کی رو میں چلا جو بے رفیق
پیر خود را حاکم مطلق شناس
پیر کو اپنے سمجھ فرمانروا
ہر چہ فرماید مطیع امر باش
جو ہو ارشاد اس کو بس تو لا بجا
آنچہ مے گویم سخن تو گوش باش
اس کی باتو نپر ہمہ تن گوش ہو

دست گیرد آفتت آید نہ ہیچ
کچھ نہ آفت تجھپہ آوے جب ہو پیر
چیست کارے پیر در راہِ خدا
راہ حق میں ہے غرض کیا پیر سے
ہشت شعرے بشنو از شیخ فرید
آٹھ شعر ہیں سن لے کہتے ہیں فرید
دامن رہبر بگیر و پس بر آ
پیر کا دامن پکڑ ہو بیڑا پار
تا بیابی گنج عرفاں را کلید
تا کہ پائے گنج عرفاں کی کلید
ہر چہ داری کن نثارِ راہِ او
پاس جو ہو کر دے قرباں اوسپہ تو
راہبر نہ بود چہ حاصل زاں طلب
گر نہ ہو رہبر تو کچھ تجھکو ملے
عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق
عمر بھر پایا نہ الفت کا طریق
تا براہِ فقر گردی حق شناس
ہو گا راہ فقر میں حق دیکھتا
طوطیائے دیدہ کن از خاک پاش
دھول کا پاؤں کی سرمہ تو بنا
تا نگوید او بگو خاموش باش
وہ جب تک کہے حب تک نہ بولو چپ رہو

toobaa-elibrary.blogspot.com

پیچ در پیچ ست ایں دشوار راہ
یہ کٹھن اور سخت پیچیدہ ہی راہ
گر نہ طالب را بود تائید او
ہو نہ شامل اس کی طالب پر مدد
پس بخواہ از مستعاں تائید او
پہلے حق سے کر طلب اس کی مدد
یا خدا ایں اشرفِ بیچارہ را
اشرف ناچار کو یا حق احد
سوئے خود راہم نمایا ذوالجلال
اپنی جانب رہ دکھا مجھکو خدا
ریز عشقِ خویشتن در قلبِ من
اپنی الفت دلمیں میرے ڈالدے
نور و رحمت ریز بر من الخدا
نور و رحمت مجھپہ نازل کر کرم
بر طریق او مرا قائم بدار
ان کی رہ پر رکھ مجھے قائم تو یوں
ہم سرِ موئے نباشد زو خلاف
میں نہ ہوں انکے خلاف اکبال بھی
نیز حب و عشق احمد مصطفےٰ
تو محمد مصطفےٰ کا عشق بھی
بخش حب آل و اصحاب کبار
دے محبت آل اور اصحاب کی

بگذرد آنکس کند تائید شاہ
جائے وہ جس کی کرے تائید شاہ
پس ہمہ بے سود و جدّ و جستجو
تو ہے سب محنت اکارت بے عدد
بعد ازاں کن راہ او را جستجو
بعدہ کر تو طلب راہ احد
سوئے خود کش نیز تائیدش نما
اپنی جانب کھینچ کر اس کی مدد
دہ مرا باذاتِ پاک خود وصال
اپنی ذات پاک سے مجھکو ملا
باز دیدارم نمایا ذوالمنن
پھر دکھا دیدار اپنا تو مجھے
رحم کن حقِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۱۵
واسطے احمد کے کر رحم اے رحیم
تابع سنت شوم لیل و نہار
رات دن میں پیرو سنت رہوں
از گناہانم بداری در عفاف
تو گناہوں سے مجھے رکھنا بری
در دلِ من ریز یا قادر خدا
دل میں میرے ڈالدے قادر قوی
بر طریق شاں مرا قائم بدار
ان کی رہ پر رکھ مجھے قائم غنی

toobaa-elibrary.blogspot.com

نیز با اتباع و تبع تابعین
تابعین اور تابعیں تبعوں سے بھی

ہم قدم ثابت بہ تقلید[1] م بدار
تو مقلد ہی مجھے رکھنا سدا

ہم ز من شیطان رانما تو دور
دور رکھنا مجھ سے شیطان کو خدا

نفس و شیطاں می برندم یا خدا
نفس و شیطان مجھ کو لیجاتے ہیں ہاں

از تو حاجب میشوند ایں دو لعیں
تجھ سے ہوتے حاجب ہیں یہ دونوں لعیں

بر دلِ من اوفتادہ صد حجاب
دل پہ میرے ہیں پڑے صدہا حجاب ۱۱۶

رحم فرما دور کن از من غطا
رحم فرما دور کر مجھسے خطا

ہم نگہدارم ز عصیان و خطا
مجھکو عصیاں اور خطا سے بھی بچا

دہ مرا توفیق طاعات ای خدا
دے مجھے طاعت کی توفیق اے سلام

نیز از رحمت تو مقبولم کنی
اپنی رحمت سے مجھے مقبول کر

دہ مرا حب و عقیدت اے متین
دے مجھے حب اور عقیدت اے ولی

ہم براہِ حق تو تائیدم بدار
راہ حق میں تو مدد کرنا خدا

ہم نگہدارم ز نفس پر شرور
نفس امارہ سے بھی مجھ کو بچا

کز نباید رفتنی آنجا مرا
کہ نہ جانا چاہیئے مجھ کو جہاں

دور کن حاجب ز قلب ایں کہیں
دل سے اس احقر کے حاجب دور کر

کز وصلت می شود چوں سد باب
وصل سے تیرے ہیں ہوتے سد باب

ساز پیدا در دلم نور و جلا
پیدا کر دل میں مرے نور اور جلا

عفو کن جملہ گناہان مرا
سب گناہوں کو مرے دے تو مٹا

بندگی سازم ترا صبح و مسا
بندگی تیری کروں میں صبح و شام

ساز ہم مقبول خود ایں مثنوی
کر پسند اس مثنوی کو بھی تو بر

---

[1] تقلید حضرت امام الائمہ محی السنۃ قاطع شرک و بدعات ماحی کفر و محدثات امامنا الاعظم ابو حنیفۃ النعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ وادخلہ فی روضۃ الرضوان والے برحال کسانے کہ دامن اتباع ائمہ از دست داد و بہ پیروی نفس افتادہ اند و من یضلل اللہ فمالہ من ہاد ونسئلہ الہدایۃ والرشاد والصواب والسداد ۱۲ منہ مدظلہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

از بلائے دین و دنیا دور دار — کن مراد ہر دو عالم کامگار
دین و دنیا کی بلا سے دور رکھ — دونوں عالم میں مجھے مسرور رکھ

از مرض[۱] ز آفاتہا محفوظ دار — تندرستی دہ مرا اے کردگار
تو مرض اور آفتوں سے دے بچا — تندرستی مجھ کو دے میرے خدا

دہ اماں از شرِ حسّاد و عدو — در جہاں داری تو مرا سرخرو
دشمن اور حاسد کے شر سے تو بچا — سرخرو دنیا میں رکھ مجھ کو خدا

ہم ز ذل و خواریم داری نگاہ — در جہاں رسوا مسازم اے الٰہ
ذلت اور خواری سے بھی مجھ کو بچا — مجھ کو دنیا میں نہ کر رسوا خدا

زندہ داری یا خدا با عزتم — در جہاں دہ آبروئے و حرمتم
ساتھ عزت کے تو رکھ زندہ مجھے — مجھ کو عزت آبرو دنیا میں دے

ہم ز فقر و فاقہ مصئونم کنی — از طمع و ز حرص ما مونم کنی
فقر و فاقہ سے بھی مجھ کو تو بچا — ہاں طمع اور حرص سے رکھنا جدا ۱۱۷

ہم نباشم در جہاں محتاج کس — جز بذاتت اے مرا فریاد رس
میں کسی کا ہوں نہ حاجتمند بھی — ذات کا تیرے سہارا ہو غنی

دہ غنائے ظاہری و باطنی — دہ مراد دینی و ہم دنیوی
ظاہری اور باطنی دے تو غنا — دین و دنیا کی مرادیں کر عطا

رنج و غم را دور کن از قلبِ من — خرم و شادم بدار اے ذو المنن
رنج و غم کو دور کر دل سے مرے — یاالٰہی شاد و خوش رکھنا مجھے

ہم عزیزان و قریبان مرا — دار خرسند و خوش اے ربّ العلیٰ
میرے رشتہ داروں اور پیاروں کو بھی — اے مرے مالک تو رکھ با صد خوشی

---

[۱] اعلیٰ حضرت قبلہ و کعبہ مرشدی و مولائی قدس اللہ سرہٗ ایں مثنوی حرفاً حرفاً استماع فرمودہ خوشوقت شدہ دعا یافرمودند چوں بریں اشعار رسیدم متبسم شدہ فرمودند کہ کتاب عاشقانہ است اما دعا زاہدانہ۔ عرض کردم کہ اگر ارشاد شود تبدیل کنم فرمودند نے ایں ہم خوب است ۱۲ منہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوستان و نیز احباب مرا
دوست اور احباب کی بھی تو مرے

نیز استادانِ با فیض مرا
میرے ہیں استاد با فیض ان کا بھی

نیز اخوان و ہم اخوات مرا
میرے بھائی اور سب بہنوں کو بھی

ہم بہ بخشی مادرم را یا خدا
بخش دے ماں کو مری تو اے خدا

یا خدا ایں اشرف بیچارہ را
اشرف ناچار کو تو یا سلام

از عذاب و قہر خود مامون دار
اپنی دھمکی اور غصہ سے بچا ۱۱۸

نفع و سود از من خلائق را شود
فائدہ خلقت کو مجھ سے ہو سدا

ہمچنیں زندہ بدارم یا خدا
یوں ہی زندہ رکھ مجھے میرے خدا

زندہ دارم تا کہ بہ باشد حیات
زندہ رکھ جب تک کہ بہتر ہو حیات

کن با یماں خاتمہ شاہا مرا
خاتمہ ایمان پر کرنا مرا

آنکہ از من دور شیطاں را بدار
مجھ سے شیطاں کو الگ رکھ اس گھڑی

نیز یاران و ہم اصحاب مرا
یار اور اصحاب کی بھی تو مرے

در دو عالم دہ مراد و مدعا
دو جہاں میں مدعا بر لا غنی

والدم را دار ہم خوش ای خدا
باپ کو بھی میرے رکھ با صد خوشی

جنۃ الفردوس کن او را عطا
جنت الفردوس کر ان کو عطا

در جوار رحمتِ خود بخش جا
اپنی رحمت میں جگہ دے اور مقام

باش راضی از من اے پروردگار
رہنا خوش مجھ سے تو اے میری خدا

انقطاع از من عوائق را شود
مجھ سے کجیاں دور کر دے ای خدا

دار محفوظم ز آفات و بلا
مجھ کو ہر آفت بلا سے تو بچا

دہ وفات آنگہ کہ بہ باشد ممات
موت دے جس دم کہ بہتر ہو ممات

وقت نزع روح تائیدم نما
جانکنی میں تو مدد کرنا خدا

بارش رحم و کرم بر من ببار
رحم اور بخشش کی کر مجھ پر جھڑی

toobaa-elibrary.blogspot.com

همچنیں در قبر کن آساں جواب
کہ بگویم من جوابِ باصواب

ایسے ہی کر قبر میں آساں جواب
کہ میں دوں اُس دم جواب باصواب

روزِ حشرم سایہ دہ در رحمتت
ہم گناہانِ مرا کن مغفرت

حشر میں سایہ دے رحمت کا مجھے
میرے سب جرموں کو بھی تو بخش دے

آبِ حوضِ کوثرم ہم کن عطا
رو سفیدم ہمچو روشن خور نما

آبِ کوثر بھی مجھے کرنا عطا
منہ چمکتا میرا سورج سا بنا

یا خدا سختم مگیر اندر حساب
دہ بدستِ راستم شاہا کتاب

مجھ سے تو سختی نہ کر وقتِ حساب
میرے دائیں ہاتھ میں دینا کتاب

پلۂ اعمالِ من سازی گراں
کن مرا از ناجیان و مصلحاں

نیکیوں کا پلہ بھاری کر خدا
مخلصوں اور نیکوں میں حشر ہو مرا

کن مدد بر پل صراط اے مستعاں
بگذرانم از وے چوں برق تپاں

کر مدد پل پر میری میرے خدا
کوندھتی بجلی سا اس سے کر جدا

باز دیدارِ خودم سازی نصیب
کن مرا اے جانِ جاں باخود قریب 119

پھر مجھے دیدار اپنا کر نصیب
کر مجھے اے جانِ جاں اپنے قریب

در لقایت محو سازی تو مرا
ذا مراد القلب ذاک المدعا

دید میں اپنے مجھے تو محو کر
ہے دلی منشا یہی میرا اگر

ذاک مقصودی و ذاک مشہدی
ہے مرا مطلب یہی مقصد یہی

ذاک مشہودی و ذاک مقصدی
ہے غرض میری یہی اور کام بھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

قطعہ تاریخ طبع اول مثنوی زیر و بم از ابو تراب محمد یعقوب صاحب حسب علی عفی عنہ

یکے از زلہ ربان جناب مصنف مدظلہ

شیخ اشرف علی مرشد ما   آنکہ فخر جہانیان آمد
بحر زخار علم ربانی   رتبہ اش برتر از بیان آمد
شد زلیخائے فضل عاشق او   یوسف عصر بیگمان آمد
ماہر فن و ماہ چرخ علوم   مہر تحقیق خاوران آمد
روح او در حقائق و اسرار   طائر عرش آشیان آمد
قلب او کعبہ معانیہا   روئے او قبلہ جہان آمد
ذہن او در معانی قرآن   قلزم گوہر بیان آمد ۱۲۰
آں محیط وراثت نبوی   در احادیث دُرفشان آمد
طبع او در علوم عقلیہ   شاہد معنے نہان آمد
دقت فکر او چہ گویم بات   بس تن عقل را روان آمد
بلبل خامہ اس کہ پردہ سرا است   زمزمہ سنج داستان آمد
از نشید رباب فکرت او   زیر و بم نظم دلنشان آمد
پُر ز اسرار و نکتہائے خفی   معدن رازہائے وکان آمد
سالکاں را طریق حب خدا   مرہم زخم عاشقان آمد
عندلیب سروش گفتہ بمن   ذکر طبعش چو در میان آمد

نغمہائے طرب شنو یعقوب
۱۳۱۴ھ
زانکہ ایں قصہ دلستان آمد

27 دسمبر 1950

toobaa-elibrary.blogspot.com

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com